







مفید صبیان

# HINDUSTANI READER.

---

VOL. I.

---

BEING

A SELECTION

OF

EASY SENTENCES

AND

MORAL AND ENTERTAINING ANECDOTES.



CALCUTTA.

PRINTED AND PUBLISHED BY ORDER OF THE CALCUTTA SCHOOL-BOOK  
AND VERNACULAR LITERATURE SOCIETY, AND SOLD AT THEIR  
DEPOSITORY, 12, LALL BAZAR.

1861.





# مفید صبیان

## پہلا باب

*Common Easy Sentences.*

بات چیت کے جملوں میں

کیسا ہوا؟ ابھی ہی \* چپ رہ \* جاری  
لاؤ \* کھانا لاؤ \* روٹی لاؤ \* دودھ لاؤ \*  
مصری دیو \* کھانا کھاؤ \* دودھ پیو \* چراغ  
جلاؤ \* بٹی جلاؤ \* فانوس لاؤ \* بٹی بجھاؤ \*  
فانوس آٹھاؤ \* بھولیو مت \* ادھر آؤ \*  
نزدیک آؤ \* کہاں سے آئے؟ کدھر جاؤ گے؟  
چاہناؤ \* دھنمے پھرو \* بائیں پھرو \* جلدی  
جاؤ \* جلدی چلو \* مٹیونکو بلاؤ \* میز لگاؤ \*  
اسباب لیجاؤ \* میز آٹھاؤ \* خبر دار ہو \* حکم  
لگاؤ؟ گاری تیار کرو \* کچھ مضائقہ نہیں \*

تُمکو فُرست ہی ؟ ہمکو مُعاف کیجئے \* تھوڑی  
 روتی لاؤ \* بچھونا بچھایا ہی ؟ دروازہ بند کرو \*  
 دے بورھے ہیں \* یہہ کم بختی ہی \* دے  
 جاہل ہیں \* میری کتاب لاؤ \* میری جوتی  
 لاؤ \* تم بازار جاؤ \* تھوڑا گوشت لاؤ \* تم کون  
 ہو؟ کس واسطے آئے ہو؟ مجھے کچھہ کہو گے؟  
 دق مت کرو \* میرے خاںسامان کو بلاؤ \* کھانے کا  
 حکم دو \* میں باہر جاؤنگا \* میرا کپڑا لاؤ \*  
 تم جلد آئیو \* راج مستری کو بلاؤ \* کوتھی  
 مرمت کرو \* خبر کا کاغذ لاؤ \* یہہ وہی ہی \*  
 وہاں سبھی ہیں وہ کون ہی؟ وہاں کوئی  
 ہی؟ وہ پھر کہو \* تم کیسے ہو؟ ہم کل  
 جاوینگے \* ادھر چلو \* ادھر چلو \* توپ  
 کیوں چھوٹی؟ پالکی جلدی منگاؤ \* صاحب  
 آتھے ہیں؟ گھوم کر آؤ \* ذرا آہستہ چلو \* آؤ  
 موزے اتارو \* گھر سے نکلو \* وہ بیوقوف ہی \*

اپنے ہاتھ دھوؤ \* اپنا منہ دھوؤ \* بہت گرمی  
 ہی \* تھنڈا پانی لاؤ \* تھوڑی شربت لاؤ \*  
 گھٹا نمون ہوئی \* آج پانی برسے گا \* اُسکے بہت  
 دوست ہیں \* اُسہیں کیا فائدہ ہوگا ؟ اُنہوں نے  
 بہت رنج اُٹھایا \* یہہ اچھا موسم ہی \* اُسکی  
 بڑی داری ہی \* یہہ کونسی چڑیا ہی ؟ یہہ  
 اُنکا تماشا ہی \* وہ بڑا متوالا ہی \* اُنکا بڑا گناہ  
 ہی \* یہہ میدان کسکا ہی ؟ اُسکا مقدمہ آج  
 ہوگا ؟ یہاں بہت مکھیاں ہیں \* اُنکو بڑی  
 دوراندیشی ہی \* کتنے آدمی حاضر ہیں ؟ چراغ  
 میں تیل نہیں \* ہمکو ایک نمونہ دیجئے \* یہہ  
 فقط حیلہ ہی \* اُسکی دوکان کہاں ہی ؟ تمہارے  
 پاس رسی ہی ؟ بادشاہ تخت پر بیٹھا \* اُسکی  
 آواز اچھی ہی \* توپی اور کرتی جھاڑو \* یہہ  
 گونساجانور ہی ؟ تمہاری کیا صلاح ہی ؟ تمہاری  
 مہر کیا ہی ؟ پالکی میرے پاس بھیجو \* چاہک

اور تو پی دو \* ہاتھ دھونیکا پانی لاؤ \* مسواک  
 اور منجن دو \* ایک جورا کپڑا لاؤ \* دوات قلم  
 کاغذ لاؤ \* وہ گورا کون ہی ؟ وہ کسکا گھوڑا ہی ؟  
 یہہ کسکا گھڑا ہی ؟ تمہارا نام کیا ہی ؟ وہ بہت  
 چالاک ہی \* یہہ زمین لونی ہی \* اُترو نہین  
 تو گر گئے \* وے بڑے طامع ہیں یہہ سطر  
 بہتر ہی \* یہہ روپیہ میخی ہی \* اُسکی شکل  
 بد ہی \* انگریزی زبان مشکل ہی \* یہہ بہت  
 اچھا ہی \* یہہ عجیب خبر ہی \* ہم بھوکھے  
 پیاسے ہیں \* وہ ہُشیار آدمی ہی \* وے بڑے  
 جھوٹے ہیں \* جہل اُتھاؤ برتن لیجاؤ \*  
 سب زمین برابر ہی \* اُسکا دل رنجیدہ ہی \*  
 اُسکی دلیل مضبوط ہی \* وہ بڑا بے ادب ہی \*  
 آسمان خوب عاف ہی \* وے لڑکے شوخ ہیں \*  
 اُسنے بڑی سزا پائی \* وے سب چپ رہے \*  
 اُسکا دل بیقرار ہی \* یہہ کاغذ تر ہی \* کون

شور کرتا ہی ؟ تُم کہا کہتے ہو ؟ تُم کیا کھاتے  
 ہو ؟ سلیس ہندی تو کھو \* کہاں سے آئے ہو ؟  
 چلے جاؤ رخصت ہو \* وہاں پھر مت جاؤ \*  
 ہمکو کنارے پر اُتارو \* وہاں کون رہتا ہی ؟  
 سیدھے اگے چلے جاؤ \* کچھ شرب پانی لاؤ \*  
 پانی خوب تھنڈا کرو \* کھانا میز پر لاؤ \* ہمکو  
 بری فجر جگاؤ \* آج دن پھر چاہی \* آج کچھ  
 اُبر ہی \* اُسنے اقرار کیا ہی \* یہاں اُنیکا اشارہ  
 کرو \* ایک ذرہ صبر کرو \* اُنکو ہمارے گھر بھیج  
 دو \* تُم تھوڑا پانی چھڑکو \* اُس ورق کو اُلتو \*  
 اُنکے ہاتھ پانو باندھو \* وہ بڑا عاقل ہی \* یہ  
 بہت خوب میوہ ہی \* تمہارا کام اب تمام ہوا \*  
 اِن روپیوں کو تھیلی میں بھرو \* دروازے پر ایک  
 فقیر ہی \* یہ بہت اچھی روٹی ہی \* مکتی کا  
 جالا چھڑا ڈالو \* اُسنے کہا تقصیر کی ہی ؟  
 گھاس پر بہت شبنم ہی \* اب دے بہت لاچار

ہیں \* تم کہا کلم کرتے ہو؟ اُسکے بکنے کا تھکانا  
 نہیں \* ماباپ اُنکے مر گئے ہیں \* ہمارے سر میں  
 درد ہی \* تُم نے کہاں یہ خبر سُنی؟ دیر ہوئی  
 ہم رخصت ہوں \* اُسکو جگر کی بیماری ہی \*  
 اُسکا برا نقصان ہوا ہی \* اُسکے دانت میں درد  
 ہی \* بازار میں بہت کھانے ہیں \* تمہارا کیا  
 کاروبار ہی؟ یہ ترجمہ بہت خوب ہی \* تمہاری  
 گھڑی اچھی چلتی ہی \* یہ بٹی موم کی ہی \*  
 ناؤ کا کتنا بھارا ہی؟ کی گھڑی دن چڑھا ہی؟  
 ایک دنکا بھارا کہا ہی؟ ہماری گھڑی میز پر رکھو \*  
 یہ پھل برا کتنا ہی \* کہا تم غصے ہوئے ہو؟  
 یہ برا مشکل کام ہی \* دے برے حیلہ باز ہیں \*  
 وہ بہت خوب صورت باغ ہی \* یہ کپڑا برا موٹا  
 ہی \* تم کام کے لائق ہو \* اُسکا دل برا غمگین  
 ہی \* وہ گونگی اور بھری ہی \* یہ قصہ تمام  
 جھوٹہ ہی \* یہ بہت خوب کشمش ہی \* اسکا

بہت بُرا مکان ہی \* یہہ کمرِ خوب روشن ہی \*  
 یہہ کپڑا کتنا لنبا ہی ؟ وے بہت خراب لڑکے  
 ہیں \* اُسکا مزاج بے رحم ہی \* وے اور غافل  
 ہیں \* وے برے تندر مزاج ہیں \* یہہ قلم  
 بہت نرم ہی \* یہہ کاغذ بہت موٹا ہی \* یہہ  
 حرف بد صورت ہی \* یہہ سب سے بہتر ہوگا \*  
 تم بہت آہستہ بولتے ہو \* تم انگریزی بول سکتے  
 ہو ؟ ہمارے ساتھ تمہیں جانا ہوگا \* اس  
 گھڑی کو لے چلو \* دیکھو آسمان کچھ کھلا  
 ہی ؟ ہم سب کچھ جانتے ہیں \* وے بہت  
 کچھ جانتے ہیں \* اُس نے ہم کو بڑی تصدیع دی \*  
 بے سبب کیوں ہنستے ہو ؟ اُنہوں نے ہم کو بہت  
 گھبرایا \* یہہ گھر ہمارا نہیں ہی \* وہ پھول ہم کو  
 سونگھنے دو \* اُس چوکی میں روغن ملو \* اُس  
 دروازے کا قفل کھولو \* جیسا اُستاد ویسے شاگرد  
 ہونگے \* بعض سپاہی ہمارے زخمی ہوئے \* یہہ



پتھر کتنا بھاری ہوگا ؟ اِس سُست لڑکے کو مارو \*  
 تم خُشکی جاؤ گے یا تری ؟ اِس جنگل کو کھود  
 دالو \* وے پے خبر سوتے ہیں \* کہا احتیاج  
 اتنی خبر داری کی \* اُس باغ میں پھل بہت  
 ہیں \* اُس بیچ کو باغ میں بو \* کل سے آج  
 سردی زیادہ ہے \* بدلی ہے بلکہ کچھ برستا ہے \*  
 کہا جمع ہے تمہارے حساب کی ؟ ہم کو ایک برنی  
 نے دَنک مارا ہے \* رشوت لینا یا دینا بُرا ہے \*  
 کہا قیمت ہے اِن چیزوں کی ؟ اِس تالاب کا  
 کہا عُق ہے ؟ کہا فرق ہے اِن دونوں میں ؟  
 یہ فوج قواءِ نہیں جانتی ہے \* تم دونوں میں  
 کیسی لڑائی ہے ؟ اِس کتاب میں کتنی فصلیں  
 ہیں ؟ اِس اسباب پر کچھ دستوری ہے ؟ تنہور  
 قلعہ میں ہر روز بجتا ہے \* یہ لڑکا ہمارا بہت پیارا  
 ہے \* اِس تالاب میں کچھ مچھائی ہے ؟ یہاں  
 زمیں میں ایک سوراخ کرو \* ہمنے بنسی سے ایک

مچھائی پکڑی \* اِس گائے کے سینگہ نہیں ہیں \*  
 کس قسم کا یہ کپڑا ہی ؟ ولایت جانے کو تمہارا  
 ارادہ ہی ؟ یہ چراغ دالان میں لٹکا دیو \* اُس  
 زنجیر میں کتنی کڑی ہیں ؟ تم مقناطیس کی  
 خامیت جانتے ہو ؟ تمہارے صندوقچے میں قفل  
 نہیں ہی \* دریا کے کنارے بڑی کچڑ ہی \*  
 کتنے مسافر اِس جہاز میں تھے ؟ چہ مہینے ہوئے  
 کہ ولایت گئے \* سارا کمر خشبو سے مُعطر تھا \*  
 تم اِس گھر کے مالک ہو ؟ اِس مہینے میں پانی  
 بہت برسا \* ایک نوکر کو یہاں بھیج دیو \* اِس  
 درخت کے سائے میں بیٹھو \* اِن موتیوں کی کہا  
 قیمت ہی ؟ وہ ایک دوسرے پر گر پڑے \*  
 اِس پتھر کی قیمت کتنی ہی ؟ سواری کے  
 گھوڑے کو حاضر کرو \* اِس لڑکے کا مربی کون  
 ہی ؟ مسہری خوب جھارو جو مچھر نہرے \*  
 جوتی اچھی طرح صاف کرو \* ہم کو چاہئے کہ

رَحْمِ دِلِ هُوئیں \* تُمہارا جانا وہاں کُچھ ضرور نہیں \*  
 عِلْم سے وہ خوب واقف ہی \* وہ بڑا دانا اور عقلمند  
 ہی \* کہو تو وہ کیا کہتا ہی ؟ وہ ہر روز تازہ  
 دودھ پیتا ہی \* سائیس سے کہو گھوڑا تیار کرے \*  
 طوفان سے بہت جہاز مارے پڑے \* میں بھی  
 باہر جایا چاہتا ہوں \* چپکے بیٹھنا بہتر ہی لڑنے  
 سے \* درخت پر کھے کو چڑھتے ہو ؟ تم کب تک  
 چل سکو گے ؟ چکّی میں ان کیہوں کو پیسو \*  
 گھوڑے پر زین بندھا ہی یا نہیں ؟ کوئی دم  
 میں ہم پھر آوینگے \* جو کھانا تیار ہو تو لاؤ \*  
 ہمارا سلام اپنے صاحب سے کہو \* اس آدمی کو  
 تم جانتے ہو ؟ اسنے بہت عِلْم حاصل کیا ہی \*  
 اسنے بہت دولت جمع کی ہی \* ایک گھوڑا اتنا  
 بوجھ کھیچ سکیگا ؟ ہم بڑی مُشکلوں میں پڑے  
 ہیں \* تم آگے جاؤ ہم آتے ہیں \* پانی برستا ہی  
 ہمکو پناہ دیو \* یہ چیزیں ولایت سے آئیں ہیں \*

آج کی رات ہم کہاں رہیں گے ؟ پُکار کے بولو تو ہم  
 سُنیں گے \* لڑکے تمام دن چلایا کرتے ہیں \* ہم  
 اُسکو تمام دن دھونڈتے ہیں \* اوّ ہم کچھ بات  
 چیت کریں \* ہمیں ابھی کھیانے کی فرصت  
 نہیں \* اِسکا پانوں گرم پانی سے جل گیا \* اُن  
 چھریوں میں تمام زنگ لگ گیا \* میں تَجھسے  
 کام لونگا اور اِسے دونگا \* وہاں برّہ کے جاؤ اور  
 کھڑے رہو \* پالکی میں سے یے چیزیں اُٹھا  
 لاؤ \* اُس کو ہندی زبان میں کہا کہتے ہو ؟  
 دھوپ کی آر کے واسطے کچھ کھڑا کرو \* اُسنے  
 اِسی وقت ہماری بات قبول کی \* تم لکھنے اور  
 پڑھنے کی مشق کرو \* یہہ خبر سُنکے بہت در گئے  
 ہیں \* کتنا نیل اِس صندوق میں سمائیگا ؟  
 دے سب ایک دوسرے سے خفا ہیں \* گازیباں  
 سے کہو کہ اتنا جاں نہ ہانکے \* ہم دُشمن کے ہاتھ  
 سے بھاگ گئے \* تمام شہر میں سیلاب ہو گیا ہی \*

- ان دونوں کشتیوں کو ایک ساتھ ملاؤ \*  
 اُس سے ہماری خوشی بہت زیادہ ہوگی \*  
 ہم نے اپنا خرچ بہت کم کیا ہی \*  
 یہ روپی اُسکو پھیر دینے ہونگے \*  
 فوجدار نے ایک سپاہی کو انعام دیا \*  
 اپنے کاغذ برِ مسطر کرو تب لکھو \*  
 تمہے خط پر عہر کی ہی ؟  
 ہمارا گھر درختوں سے سایہ دار ہی \*  
 تم جانتے ہو اُسکا گماشتہ کون ہی ؟  
 دو شمع دان ہمارے واسطے مول لو \*  
 اس بلی کے بڑے بڑے پنچے ہیں \*  
 دوسرے کمرے میں اس پلنگ کو لیجاؤ \*  
 پہہ جگہہ کلکتے کے ضلع میں ہی \*  
 ہم تمکو ایک خوب صورت تصویر دکھاؤینگے \*  
 اس تُمسک پر تمہاری صحیح ضرور ہی \*  
 آج اُنکے گھر میں ایک مہمان ہی \*

بات چیت کے جملوں میں

- بہت دیر ہوئی ہم کو گھر جانے دو \*  
 اس کالم میں برّی بے سروّتی سی \*  
 وے ہر طرح کا ظالم کرتے ہیں \*  
 ہم اسوقت دور کا سفر رکھتے ہیں \*  
 تمہارے پاس شیشی دوائی رکھنے کی سی \*  
 عقل آدمی کو سی جانور کو نہیں \*  
 ایک سفارش کا خط ہم کو عنایت کیجئے \*  
 تم کس واسطے برّے قلم سے لکھتے ہو؟  
 ان دونوں میں سے کون اچھا سی؟  
 یہاں سب آدمی مارے بھوک کے مر گئے \*  
 ان دونوں رسیوں کو ملا کر بتو \*  
 وے برّی محنت سے گذران کرتے ہیں \*  
 اُسنے گنگا کے کنارے پر ایک مکان بنایا \*  
 دو کوس گاری کو ہنکایا ایک پہیا توت گیا \*  
 ہم کہوں بھاگیں وہاں کچھ خوف نہیں \*  
 اُسنے اپنے پچھلے دوستوں کو چھوڑ دیا \*

- پہیل کے درخت تلے وہ سُوتا ہی \*
- اسطرح کی بات سُنکے وے ہنسنے لگے \*
- وے گھوڑے سے جو گرے تو چوٹ بہت آئی \*
- مالی اس پھول کا بیج باغ میں بو \*
- اُسنے گلہاری سے لکڑی کا کُندہ کاٹ دلا \*
- اِسنے بڑی محنت سے ہمکو سکھایا ہی \*
- ایک دھیلہ کھا کر کُٹا بھاگ گیا \*
- خدا کی مہربانی سے ہمنے آرام پایا \*
- بڑا ابر ہوا ہی شاید پانی خوب برسے \*
- اُسنے بہت مال اور متاع جمع کیا ہی \*
- کتنے دن ہوئے کہ تُم نے یہہ خبر پائی ؟
- اُسے دانت سے چبا کر دو تکرے کر دلا \*
- وے اپنے ما باپ کے ساتھہ رہتے ہیں \*
- تُم جانتے ہو یہہ مُقدمہ کب تمام ہوگا ؟
- ہم نے دریا کے کنارے سیر کی ہی \*
- ایک چنگاری سارے گانوں کو جلا دیتی ہی \*

- کتنے کو میرے خاوند کے ہاتھ بیچو گے ؟  
 وہاں کچھ کھانے پینے کی چیز ملتی ہی ؟  
 تمکو کچھ معلوم ہی کہ کہاں گئے ہیں ؟  
 یہیں رہو جب تک کہ ہم پھر آویں \*  
 بے چیزیں صاف کرو اور جہاز پر لیجاؤ \*  
 ہمارے ہاتھ سے چھڑی دریا میں گر پڑی \*  
 اگر تم جلد آتے تو ہماری مدد ہوتی \*  
 تم کہو اپنا وقت غفلت میں کاتتے ہو ؟  
 یاد نہیں کہاں ہم نے اپنی کتاب رکھ دی ہی \*  
 اُسکے مرنے سے سارے شہر کو غم ہوا \*  
 بہتر ہی کہ تم اُسکی تقصیر معاف کرو \*  
 تم جو جو چیزیں چاہتے ہو نکال لو \*  
 تمہیں کیا سردی ہوئی ہی جو تم چھینکتے ہو ؟  
 وہ تر کے اٹھ کر اپنی راہ چلا گیا \*  
 او ہمارے ساتھ ہم دریا پار جاوینگے \*  
 وہ اپنے سرکا بوجھ پہنک کر چلا گیا \*



- تمہارے کپڑے پر گرد پڑی ہی جہازِ دالو \*  
 اُس نے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لیا \*  
 وہ اپنے خصم کے مرنے سے بہت روئی \*  
 تم کیوں باہر کھڑے ہو؟ گھر میں آؤ \*  
 اس گھر کا ایک دالان ہی اور تین کوٹھری \*  
 بڑے بڑے بے ہوش نادان اور سُست ہیں \*  
 کس واسطے ایسا کرتے ہو؟ تم کو کچھ رحم نہیں آتا ؟  
 اس کام میں ہم کچھ حلاقہ نہیں رکھتے ہیں \*  
 ہم کو کچھ کام تھا اس واسطے دعوت قبول نہ کی \*  
 اس مال اور متاع کا کوئی وارث نہیں ہی \*  
 وہ قید خانے میں تھے لیکن اب چھوٹے ہیں \*  
 ہم کو مناسب ہی کہ مصیبت میں صبر کریں \*  
 تم جانتے ہو ان کی دوا کون حکیم کرتا ہی ؟  
 ان سوڑ کے بچوں کو باغ سے نکل دو \*  
 تم نے سفر کے واسطے سب جنس تیار کی ہی ؟  
 تم بہت جلد بولتے ہو میں نہیں سمجھتا ہوں \*

- اگر تم جانتے ہو تو کیوں نہیں جواب دیتے ہو؟
- اُس نے اپنے ما باپ کو برا رنج دیا ہی \*
- ہمارے ساتھ ہی ساتھ سب چیز بست بھجوا دو \*
- وے اپنی اوقات ناچنے گانے میں صرف کرتے ہیں \*
- ہم نے سب چیزیں تیار کرنے کا حکم دیا ہی \*
- کتنے دن ہوئے کہ یہ کتاب چھاپہ ہوئی ہی؟
- اگر اُس میں کچھ غلطی ہو تو تم درست کرو \*
- یہ گھوڑا ہم نے دو سو روپی کو مول لیا ہی \*
- جب تک وہاں رہا تب تک وے ناخوش رہے \*
- ہمارے پہلو میں درد معلوم ہوتا ہی کہا کریں؟
- جو ہم کہتے ہیں سُنو بعد اُسکے جواب دو \*
- اُس نے سب اپنا کام سرکار پر چھوڑ دیا ہی \*
- وہ اپنے سب روپی قرض دیکر غریب ہو گیا \*
- وہ اتنے دور پالکی پر سوار ہو کر تھک گیا \*
- یہ بہت خوب بلی ہی اور اُسکے دو بچے ہیں \*
- خدا کی عنایت سے یہ دوا کھا کر ہم بچے \*

وہ یہہ کام فقط ہمارے رنج دینے کو کرتا ہی \*  
 ہمارے اس کام میں تم کچھہ عدد کر سکتے ہو ؟  
 وہ اپنے گھوڑے سے گر پڑا اور پانوں توت گیا \*  
 آسنے طوطے کے پرکات دالے تاکہ وہ آر نچائے \*  
 وہ مَغْت میں غُرّبا کو دوا دیتا ہی اور علاج کرتا ہی \*  
 ہم نے اُسکو دوا دی پر دوائے کچھہ فائدہ نہ کیا \*  
 وہ سب روپی خرچ کر کے اب بھیکھ مانگتا ہی \*  
 بڑھی سے کہو کہ اس تختے کو آرے سے دو کر دے \*  
 اپنا کام جو بہتر نہ کرو گے تو میں تمہیں جواب دونگا \*  
 آگے دُور کے جا خبر لے کہ صاحب گھر میں ہیں یا نہیں \*  
 وہ رہ کر بول اور جدا کر کر تو ہم تیری بات سمجھینگے \*  
 ہماری یہہ مصلحت ہی کہ تم تھوڑے دن صبر کرو \*  
 تم گھوڑے پر خبر داری سے چڑھنا ایسا نہ ہو کہ گر پڑو \*  
 وہ ننگوں کو کپڑا پہناتا ہی اور بھوکوں کو کھانا  
 کھلاتا ہی \*

یہہ خط صاحب کے پاس لیجاؤ اور جواب کے لئے بیٹھے رہو \*

کل ایلک روئی کی بھری ہوئی ناو گنگا میں توب گئی \*  
 کہا اسکا رنگ سیاہ سفید لال سبز خاکی آسمانی یازد ؟  
 اس صاحب کے مال پر تم اور بھی کچھ دعوی رکھتے ہو؟  
 ہم صاحب کے یہاں کھانا کھاؤینگے تمہیں سپہری کو  
 وہاں جانا ہوگا \*

ہمیں اچار نمک مرچ رائی شراب پانی گوشت اور  
 صاف باسن دو \*

ہمیں ایلک پیالہ دودھ کا اور مصری اندا مکھن روٹی  
 مولی ہالم مربّا اور چمچہ دو \*

اتنی بات کہنے سے کہا حاصل ؟ آسکی ادھی بھی  
 میں نہیں سمجھتا ہوں \*

اس چٹھی کو بی بی کے یہاں لیجاؤ اگر باہر گئی ہی  
 تو دربان کو دے آؤ \*

سائیس کے پاس جا کر یہہ دانا اُسکے آگے رکھ کر دیکھو  
 کہ وہ گھوڑے کو کھلاتا ہی \*

## دوسرا باب

*Easy Moral Sentences.*

### حکمت و نصیحت کے جملوں میں

#### پہلی فصل

سُستی سے زیاں ہی \* دُنیا فریب کا گھر ہی \*  
 جیسا کریگا ویسا پائیگا \* علم کی آفت بھول ہی \*  
 بہتر ساتھ تو فیک ہی \* جلدیکا پھل ندامت ہی \*  
 بردباری اچھی خصلت ہی \* پرہیز بڑی دوا ہی \*  
 سنا بہتر ہی کہنے سے \* محنت سے بڑائی ملتی ہی \*  
 جو سویا سو کھویا \* زبان شیریں ملک گیری \*  
 جیسا کہیگا ویسا سنیگا \* صبر کُشائش کی کنجی ہی \*  
 منطق سارے علموں کا خادم ہی \* دُنیا آخرت کی  
 کھیتی ہی \* اچھی خواہمی کی سپر ہی \*

نقصان \* اللہ کی مہربانی \* شرم \* خو \* بُرا کام نہ کرنا \* کھوانے کی \* نوکر \*

- طمع ذلت کی گنجی ہی \*  
 قناعت آرام کی گنجی ہی \*  
 زندوں کی موت جاہل ہوتا ہی \*  
 کبر دانا کے واسطے آفت ہی \*  
 زمانہ خوب ہی سکھانے والا ہی \*  
 بےچ ہر چیز کا بہتر ہی \*  
 نقد بہتر ہی وعدے سے \*  
 اقل کو اشارہ بس ہی \*  
 کم سونا مرتبہ بڑھاتا ہی \*  
 موت ہنستی ہی اُمیدوں پر \*  
 اپنے بھائی مظلوم کی مدد کر \*  
 اکثر اوقات دوا بیماری ہی \*  
 خدا راست اور پاک ہی \*  
 سنا نہیں مثل دیکھنے کے \*  
 آدمی معاملے سے پہچانا جاتا ہی \*

- \* منع کرنے سے چاہ بڑھتی ہی \*
- \* دانائی سے روزی نہیں بڑھتی \*
- \* بکنے سے خرابی اُٹھتی ہی \*
- \* بہت اختلاط فساد لاتا ہی \*
- \* قرض سے محبت قطع ہوتی ہی \*
- \* بندگی بڑی خواہشوں کو کھوتی ہی \*
- \* حیا رزق سے محروم رکھتی ہی \*
- \* کریم اپنے وعدے کو پورا کرتا ہی \*
- \* بہت جگہ چپ رہنا بھی جواب ہی \*
- \* ہر ایک نئی چیز مزیدار ہوتی ہی \*
- \* اگلوں کا حال پچھلوں کو نصیحت ہوتی ہی \*
- \* تھوڑے پر قناعت کرنا ٹونگری ہی \*
- \* خدا کا خوف دانش کی اصل ہی \*
- \* دنیا میں کوئی بے غم نہیں \*
- \* بغیر عقل کے دولت کس کام کی ؟

- سوال سے پہلے دینا بخشش ہی \*
- وقت پر بھاگنا فتح مندی ہی \*
- بہت تجربے سے عقل بڑھتی ہی \*
- جو بوتل ہی سو کاٹتا ہی \*
- اگر تلوار نہ ہوتی تو برا ظلم ہوتا \*
- بري عبادت دنیا کا چھوڑنا ہی \*
- بد کو نیک جاننا بد کرنا ہی \*
- جس کا خدا حامی اس کا سب کوئی \*
- عمل سے ثواب ہوتا ہی \*
- ۳ فروتنی سے اللہ مرتبہ بڑھاتا ہی \*
- ۴ تنہائی بہتر ہی بد صحبت سے \*
- بہت بھائی تیرے بیمات ہیں \*
- دوست ایک جان دو قالب ہیں \*
- اپنے دشمن سے دشمنی ظاہر مت کر \*
- ۷ انصاف سے خلق کو آرام ہوتا ہی \*



- جُو کوشش کرتا ہی وہ پاتا ہی \*
- جُو صبر کرتا ہی سو فتح مند ہوتا ہی \*
- راہِ آخرت کا بہتر توشہ پرہیز گاری ہی \*
- حکمت شریف کی شرافت کو بڑھاتی ہی \*
- جب غرض درمیان آئی تب بصیرت کہاں ؟
- باز رہنا خواہشوں سے دولت وری ہی \*
- دُنیا وسیلوں سے ملتی ہی نہ کمال سے \*
- ہر روز مت اور محبت بڑھیکگی \*
- بڑی بے بصیرتی دالکی بے صبری ہی \*
- دانش مندوں کے سینے رازوں کی قبریں ہیں \*
- سرداروں کی عادت سب عادتوں کا سردار ہی \*
- حکمت اور قدرت خدا کی بے قیاس ہی \*
- خواہش کی پیروی ندامت کی کنجی ہی \*
- حُسن لوہے کی بیڑی سے سخت ہی \*
- خدا پناہ دے حریص کے فقر سے \*

- دوستِ حادثے کے وقت پہچانا جاتا ہی \*  
 سارے گناہوں کا سردار دنیا کی مُحَبَّت ہی \*  
 گناہ کا چھوڑنا عذر خواہی سے بہتر ہی \*  
 جسے قناعت نہیں اُسے سیرِی نہیں \*  
 فساد سے بُہت مال برباد ہوتا ہی \*  
 آدمی لباس میں چھپے پھرتے ہیں \*  
 قلم وہ درخت ہی جس کا پھل معافی ہی \*  
 تارِ ہی کے بڑھنے سے عقل کمتی ہی \*  
 اپنے نفس کی پہچان دُشوار ہی \*  
 جس میں ادب نہ ہو وہ سکوت اختیار کرے \*  
 نحو کلام میں جیسے نہِک طعام میں \*  
 آدمی مال کے لئے پہاڑ اُتھاتا ہی \*  
 عالم بلا عمل جیسے گدھے پر کتابیں \*  
 اچھے لوگ جلدی بدلا نہیں لیتے ہیں \*  
 مغلس دانا جاہل تو نگر سے بہتر ہی \*

- دانا گونگا نادان گویا سے بہتر ہی \*
- دانا دشمن بہتر ہی نادان دوست سے \*
- کتنا زندہ بہتر ہی شیر مردے سے \*
- بعضے وقت یا قوت ابقدر ہوتا ہی \*
- مال اندیش آفت سے بچا رہتا ہی \*
- دلکا کساد کلام سے کھلتا ہی \*
- دنیا گزرگاہ ہی نہ قرار گاہ \*
- تھوڑا کھانا بہت بیماری سے بچاتا ہی \*
- دانشمندان بے سبب کام نہیں کرتا ہی \*
- گونگی زبان بہتر ہی جھوٹی زبان سے \*
- جلدی سے ندامت اور توقف سے سلامت \*
- تواضع شرافت برہاٹی ہی اور راستی نعمت \*
- علم کے چرچے سے عقل صاف ہوتی ہی \*
- سردار قوم کا وہ ہی جو اُنکا خادم ہی \*
- بڑا عالم وہ ہی جو علم میں بڑا ہی \*

- انسان جیسا ہوتا ہی ویسا دوسریکو جانتا ہی \*  
 خندہ روئی سے دل کا حال معلوم ہوتا ہی \*  
 مال کی محبت آخرت کو برباد دیتی ہی \*  
 ہر جنس اپنے جنس کی طرف میل کرتی ہی \*  
 آدمی جسے جانتا نہیں اُسکا دشمن ہی \*  
 جھوٹے کی بات نہ مانی یہی اُسکی سزا ہی \*  
 بُرا وہ شخص ہی جو اکیلا کھاتا ہی \*  
 عقل کے بڑھنے سے آدمی کم سخن ہوتا ہی \*  
 اکثر طمع سبب ہلاکت کا ہوتی ہی \*  
 بخشش وہ بہتر ہی کہ جس سے حاجت روا ہو \*  
 جس نے آرام کی قدر نہ جانی وہ رنج میں پڑا \*  
 نادان ہمیشہ اپنے نفس سے راضی رہتا ہی \*  
 جو بہت بولتا ہی وہ ذلیل ہوتا ہی \*  
 دنیا مُردار ہی اور اُسکے چاہنے والے کتے \*  
 جس کا سچ کام ہوا اُسکے دوست کم ہوئے \*

- جسے حیا نہیں اُس سے گناہ بہت ہوتے ہیں \*
- جو عیب کرتا ہی سو نقصان پاتا ہی \*
- جسکی بخشش بہت ہی اُسکے دشمن کم ہیں \*
- اچھا مال وہ ہی کہ جسے آبرو رہے \*
- تجربہ کار پاس جا طبیب پاس مت جا \*
- طلب کر عالم کو طفلی سے جوانی تک \*
- رعیت کو سونا چاہئے اور بادشاہ کو پاسبانی \*
- عورت بے حیا جیسے کھانا بے نمک کا ہی \*
- جسے تو پہچانتا نہیں اُس سے دور رہ \*
- اگر عقل صورت پکڑتی تو رات روشن ہو جاتی \*
- موت کے پہلے اپنے مال کو تقسیم کر دے \*
- عالم اپنے گھر میں جیسے چاندی کان میں \*
- جو موت سے بھاگا وہ موت میں پڑا \*
- فروتنی مرتبہ برہاتی اور تکبر گھٹاتا ہی \*
- جسنے پڑھایا نہیں اُس نے پایا نہیں \*

- جو بُہت روتھتا ہی اُس سے دوری بہتر ہی \*  
 بخیل اللہ کا دشمن ہی اگرچہ زاہد ہو \*  
 بہتر بخشش عقل اور بدتر مصیبت جہل ہی \*  
 قذاعت کر غنی ہوگا تو کُل کر قوی ہوگا \*  
 یا قوت اور زُمرَد کی چاہِ دل کو تکرارے کرتی ہی \*  
 بہت بات کہنے سے لوگ نفرت کرتے ہیں \*  
 تھوڑی تدبیر بہت منتشر سے بہتر ہی \*  
 پیرا ہن تیرا گھر ہی چاہِ برہاؤ چاہِ گھٹاؤ \*  
 جسکی سواری طمع ہی اُسکا مصاحب فقر ہی \*  
 دنیا کا حال ایسا ہی جیسا مکر کا جالا \*  
 جو کسی کو ہنستا ہی وہ آپ ہی ہنسا جاتا ہی \*  
 شریف وہ ہی جو احسان کرے اور عزیز رکھے \*  
 جو عیب سُننا ہی وہ عیب کرنیوا لے مین گنا جاتا ہی \*  
 محبت ہونے سے نیک بد کی تمیز نہیں رہتی ہی \*  
 بہتر وہ شخص ہی کہ جسے اوروں کو نفع پہنچے \*

- \* بیمار دل کا باطل کی طرف میل کرتا ہی \*
- \* غضب کی اطاعت سے ادب برباد جاتا ہی \*
- \* زبان تسبیح کرتی ہی اور دل ذبح کرتا ہی \*
- \* سن تو بوجھیں گا چپ رہ تو سلامت رہیگا \*
- \* جسکے<sup>۱</sup> اخلاق نیک ہیں اُسکے دوست بہت ہیں \*
- \* نیکی کر جیسے اللہ نے تیرے ساتھ نیکی کی ہی \*
- \* تھوڑا صبر کر کہ بعد رنج کے راحت ہی \*
- \* سوچ کر بات کرنے سے ندامت کم ہوتی ہی \*
- \* باسن سے وہی تپکتا ہی جو اُس میں ہوتا ہی \*
- \* جو بہت بکتا ہی سو بہت خطا کرتا ہی \*
- \* عمر کے بہت ہونے سے دوست کم ہو جاتے ہیں \*
- \* دنیا کے دو مزے ہیں کہیں تلخ کہیں سیریں \*
- \* جب دُوبلا میں پڑو تو آسان کو اختیار کرو \*
- \* دُرا چاہئے ایسا نہ ہو کہ تیری زبان تجھے ہلاک کرے \*
- \* طمع والا محروم رہتا ہی اور قناعت والا آسودہ \*

- سب کا سب چاہنا سارے کا سارا بُرا باں دینا ہی \*  
 وہ بُرا بینا ہی جو اپنے عیب کو دیکھے \*  
 کلام کا زخم تیر کے زخم سے سخت ہی \*  
 جسکے علم سے نفع نہ پہنچے وہ بُرا آدمی ہی \*  
 آدمی بلا ادب کے جیسے جسم بلا روح کے \*  
 عفت بادشاہ کا تاج ہی اور انصاف قلعہ اُسکا \*  
 غصے کی ابتدا دیوانگی اور انتہا ندامت ہی \*  
 تو نگری بلا سخاوت کے جیسے درخت بے پھل کے \*  
 نیک وہ آدمی کہ دوسرے سے پنہاں پندیر ہو \*  
 فقر بلا صبر کے جیسے چراغ بلا تیل کے \*  
 جوانی بلا توبے کے مثل گھر بے چھت کے \*  
 دشمن اگر ضعیف ہو اُسکو حقیر نہ جانا چاہئے \*  
 دُعا کا گمان بہتر ہی نادان کے یقین سے \*  
 بہتر تعریف وہ ہی کہ جسکا دشمن بھی اقرار کرے \*  
 آدمی فریب نہیں کھاتا ہی ایک جگہ سے دوبار \*



- \* نادان کی بندگی سے عالم کی ذہن بہتر ہے
- \* ایک ساعت کی فکر بہتو ہی سب عبادت سے
- \* دانا وہ ہے جو اپنی شہوت پر نگاہبان ہے
- \* پانی کی قید لوہے کی قید سے دشوار ہے
- \* خدا پہناہ دے سختی سے جو بعد آرام کے ہو
- \* قصد کر مارا لینے کا تو راضی ہو تب کا
- \* بخشش میں دیر کرنا اچھوں کی عادت نہیں ہے
- \* دانا وہ ہے جو محل<sup>۲</sup> تہمت سے پرہیز کرے
- \* خدا کے دئے پر قناعت کر غنی ہو جائیگا
- \* رشوت لینے والے اور دینے والے دونوں جہنمی ہیں
- \* بینائی کا نقصان دل کی بصیرت کو<sup>۳</sup> مضر نہیں ہوتا ہے
- \* رعیت کو خوش رکھنا لشکر کے برہانے سے بہتر ہے
- \* گناہ کا عنر کرنا اپنے اوپر گناہ لینا ہے
- \* جو چیز ہونے والی ہے اُسپر صبر بہتر ہے
- \* رنج کے بعد آرام اور بعد راحت کے رنج ہے

- چُپ رہنے سے سلامتی اور سلامتی سے نجات ہی \*
- مرنے کے آگے مرو تو حیاتِ ابدی پاؤ گے \*
- نیکو کار ہی نور اور ناز میں فرق کرتا ہی \*
- اگر جہل صورت پکرتا تو دِن تاریک ہو جاتا \*
- حسد نیکی کو کھا جاتا ہی جیسی آگ لکڑی کو \*
- بیماری قیدِ بدن کی اور غم قیدِ روح کی ہی \*
- جاہل طلب کرتا ہی مال کو اور عاقل کمال کو \*
- رعیت پر عدل کرنا بہتر ہی لشکر کی کثرت سے \*
- عالم دو ہین ایک عالم دین کا دوسرا عالم بدن کا \*
- عدل اور بخشش اور نرمی سے ملک کی حفاظت ہوتی ہی \*
- جس نے ایک بات پر صبر نہ کیا اُس نے بہت باتیں سُنیں \*
- عدل کا ثمرہ سلامتی اور ظلم کا ثمرہ ندامت ہی \*
- دُنیا کی نعمت جیسے بادل کا سایہ یا بجلی کی چمک \*
- موت ایک دن آپکریگی اگرچہ مضبوط قلعہ میں بھی ہو \*
- جس گھر میں مہمان نہیں آتا اُس میں فرشتہ نہیں جاتا \*

آگ اور مرض اور عداوت اگر تھوڑی بھی ہو بہت ہی \*  
 چاندی سوئے کی طلبِ نفس کی خوبیاں کھو دیتی ہی \*  
 تواناؤں سے ہو اور آدمی کے پاس آپکو حقیر مت کر \*  
 جگہ عداوت کی دلیلیں جیسی جگہ آگ کی راکھ میں \*  
 تھوڑے کھانے سے صحت بدن کی اور صفائی قلب  
 کی ہی \*

دشمن کے ساتھ نیکی کرنی بدی کا بدلا ہی \*  
 حکیم وہ ہی جو اپنی شہوتوں پر غالب ہو \*  
 انسان وہی ہی جو اپنے غضب پر غالب ہو \*  
 عالم کا ایک دن بہتر ہی جاہل کی تمام زندگی سے \*  
 بے تامل بات مت کر اور کلم بے تدبیر کے \*  
 مال ایک قحبہ ہی کبھو نیک پاس کبھو بد پاس \*  
 ہر نفس اپنی جنس کی طرف مائل ہوتا ہی \*  
 موت سے فراغت اور زندگی سے مشغولی ہی \*  
 قناعت سے استغنا اور صبر سے مقصود ملتا ہی \*

زنا اور سود اور ریا شیطان کے بھائی ہیں \*  
 جس بادشاہ میں عدل نہیں رعیت اُسکی تابع نہیں \*  
 فروتنی سے منزلت حاصل ہوتی ہی اور تکبر سے  
 ہلاکت \*

### دوسری فصل

جو اپنے بھید کو چھپاتا ہی سو مراد کو پہنچتا ہی \*  
 جو ہوس کی پیروی کرتا ہی وہ ہلاک ہوتا ہی \*  
 دنیا دار غافل ہیں جب مرینگے تب خبردار ہونگے \*  
 انسان جس چیز کو بہت دوست رکھتا ہی اُسے  
 اکثر یاد کرتا ہی \*

خضاب سے جوانی ہاتھ نہیں لگتی ہی اور تمنا سے  
 توانگری \*

دنیا کی خوشی میں غم ملا ہی اور اُسکی شیرینی  
 میں سم \*

جب بدی آدمی کی عادت ہوئی تو اُس کا کھونا  
دُشوار ہی \*

جو کسی پر رحم نہیں کرتا سو اُسپر بھی رحم نہیں  
کیا جاتا ہی \*

سچ بلا کو دور کرتا ہی اور جھوٹہ بلا میں ڈالتا ہی \*

جس نے طاقت سے زیادہ اُتھایا وہ عاجز ہوا \*

خدا تو نگر ہی اور ہم اُس کے دروازے فقیر ہیں \*

راضی کرنے سے جو راضی نہ ہو وہ برا ظالم ہی \*

حظ فقیر کے واسطے مال اور غنی کے لئے جمال ہی \*

خدا جو چاہتا ہی اسباب اُسکا مہیا کر دیتا ہی \*

عالم پہچانتا ہی جاہل کو کبوندکہ وہ بھی جاہل تھا \*

جو اپنے رتبے سے بڑھ نہیں چلتا ہی وہ سلامت رہتا ہی \*

جو کوئی احسان سے انکار کرے اُسپر منت رکھا چاہئے \*

گُذران کرو بھائیوں کی طرح اور معاملہ کرو بیگانوں کی طرح \*

تو اپنے چھوٹوں پر رحم کر بڑے تجھے پر رحم کریں گے \*

جو چاہتا ہی کہ تجھ پر احسان کرے تو اُس پر احسان کر \*  
 جس عالم میں عمل نہیں سو بادل ہی بلا پانی کے \*  
 کسی کام پر اقدام مت کر جب تک تو اُس میں فکر نہ کرے \*  
 دشمن سے دوستی ظاہر کر اگر اُس سے نفع چاہتا ہی \*  
 بلا اُنکا گھر نہ ہونے ہتی ہی جو خدا کے دوست ہیں \*  
 جس بادشاہ میں عدل نہیں سو ایک نہر ہی بلا پانی کے \*  
 جبکہ مال ہو جاتا ہی تب دوست بھی کم ہو جاتے ہیں \*  
 جو بھید کو چہپا تا ہی اختیار اُسکے ہاتھ نہیں  
 جاتا ہی \*

دُنیا ایک سائہ ناپائدار ہی اور جوانی ایک مہمان  
 مسافر ہی \*  
 ظالم کا گھر ویران ہوتا ہی گو تھوڑے دن کے بعد ہو \*  
 جو چیز اپنے واسطے بد جائے وہ دوسرے کے لئے بھی  
 بد جائے \*

کمال حیا کا پہہ ہی کہ آدمی آپسے بھی شرم کرے \*

نیک کے ساتھ <sup>۱</sup>ہمنشین بہتر ہی اکیلے بیٹھنے سے \*  
جو آدمی اپنے سے راضی ہوا اُس پر بدیاں بہت  
ہوتی ہیں \*

دنیا ایک پُل ہی اُسپر گزر جائو اور آبادی کے اُسکے  
درپی مت ہو \*

اکیلا ہونا عقلمند کا بہتر ہی بد کے ساتھ ہمنشین سے \*  
حاسد کی یہی سزا ہی کہ تیری خوشی سے مغموم  
ہوتا ہی \*

دنیا اور اُسکے طالبوں کو چھوڑ اور مُردار کتوں کے  
سامنے ڈال \*

مال کہا ہی مضبوط قلعہ ہی جو ملامت کے تیروں کو  
روکتا ہی ؟

جو عقلمند سے مدد چاہتا ہی وہ کبہو خطا نہیں کرتا ہی  
جس امر کو تو جانتا نہیں اُس میں درمت آ \*  
بہت آدمی دنیا کے لئے آگ کا جانا قبول کرتے ہیں \*

دے اور مَنّت مت رکھ کہ اُسکا فائدہ تجھکو  
پہنچے گا \*

جاہل اپنا ہی دشمن ہی دوسرے کا دوست کب  
ہوگا؟ \*

صبر کنجی ہی خوشی کی اور جلدی کنجی ہی  
ندامت کی \*

اگر جاہل کا جہل نہ ہوتا تو دانا کی دانائی معلوم نہ ہوتی \*

کرامت کا چہپا نا بہتر ہی پر مشک چہپا نے سے  
کہاں چہپتا ہی؟

اللہ کی صفات میں فکر کر اور اُسکی ذات میں اخوض  
مت کر \*

غنا غذا ہی روحوں کی جیسے طعام غذا ہی جسموں کی \*

وقر والا جیسے موتی نیچے بیٹھا ہوا اور جلدی والا  
جیسے مچھلی طیرتی ہوئی \*

جس چیز سے آدمی کی عزّت رہی وہی اُسکا صدقہ ہی \*



نیک بخت وہ ہی جو اپنے باپ کی ریاست کو کمال  
میں پہنچاوے \*

دُنیا دار جیسے سوار کشتی کے کہ وہ اُنکولئے پھرتی ہی  
\* اُوروے سوتے ہیں \*

صبر کرنا کسب پر بہتر ہی دوستوں کے پاس حاجت  
لے جانے سے \*

جو اپنے حق میں بد جائئے وہ دوسرے کے حق میں بھی  
بد جائئے \*

باپ دادے پر فخر کرنے سے ہنر پر فخر کرنا بہتر ہی  
جسنے دینے کا احسان کیا اُسنے ثواب کو برباد کیا \*  
اقرار کرنیوالے کو مُعاف کیا جاتا ہی نہ اِصرار کرنیوالے کو \*  
جسنے غیر کا حال تجھسے کہا وہ تیرا حال غیر سے کہیگا \*  
پرهیزگاری ایک درخت ہی جسکی جرّ قناعت اور  
پہل راحت ہی \*

جب بات مقرر ہوتی ہی تب دِل میں قرار پکرتی ہی

حسد ایک زنگ ہی جب تک اُسے گھاتا نہیں جاتا  
نہیں \*

جو قناعت نہیں کرتا ہی زمانہ اُسے بلامین ڈالتا ہی \*  
کہینہ بڑھنے سے تکبر کرتا ہی اور حاکم ہونے سے ظلم \*  
دو شخص کہو آسودہ نہیں ہوتے طالبِ علم اور طالب  
مال \*

تجربے سے علم بڑھتا ہی اور تردد سے غلطی ہوتی ہی \*  
زینت آدمی کی علم سے اور زینتِ علم کی معرفت  
سے ہی \*

غیر کے کپڑے مت اُتار اور چڑیوں کے پر مت اکھاڑ \*  
ایک ساعت کا عدل ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہی \*  
بہتر آدمی وہ ہی کہ جسکے ہاتھ اور زبان سے کسیکو  
ایذا نہ پہنچے \*

عاقِل اپنی زبان کا مالک ہی اور جاہِل اپنی زبان کا  
مملوک ہی \*

نفس کی تابع داری سے باز رہو اور خدا کے خلاف مت کر \*  
 ہوس کی پیروی سے باز رہو اور خدا کی معرفت سے دور \*  
 جس نے لڑکپن میں علم نہ سیکھا وہ بڑھاپے میں معزز  
 نہ ہوا \*

تونگری کو ہر طور سے طلب کیا پر قناعت سے زیادہ  
 کوئی غنا نہ پائی \*

دو چیزیں آدمی کو ہلاک کرتی ہیں مال کا اسراف  
 اور زیادہ گوئی \*

خوشی کا آنسو سرد اور غم کا آنسو گرم ہوتا ہی \*  
 دین یقین سے ملتا ہی اور یقین خدا کی توفیق سے \*  
 تو اپنے ہاتھ کو کھینچ اور تمنا کے دروازے پر قفل دے \*  
 بہتر بخشش وہ ہی جو بے دیری اور بے احسان  
 کے ہو \*

اپنی عمر کو گناہوں میں مت کھو اور خدا سے  
 خوف کر \*

ہلا کی ہو جیو اُسکو کہ جو عبادت خانے میں دکھلانے  
کے لئی بیٹھا ہی \*

ظلم سے آسائش کہوئی جاتی ہی اور بغاوت سے بدی  
ملتی ہی \*

چپ رہنا وسیلہ نجات کا ہی گویائی بلبل کو پنجرے  
میں ڈالتی ہی \*

اپنی روزی کے لئے غم مت کھا وہ پہلے تیرے مہیا  
کی گئی ہی \*

جو اپنے سے کم رتبے پر ظلم کرتا ہی وہ برا نادان ہی \*

جس نے موت کو بہت یاد کیا وہ دنیا سے تھوڑے پر  
راضی ہوا \*

جس نے اپنے حق کو کھویا وہ دوسرے کے حق کی پروا  
کب کریگا؟

اُمید ایک سراب سا ہی اُسے جو دیکھتا ہی دھوکا  
کھاتا ہی اور مقصود کو نہیں پہنچتا \*

مقصود تیرا جب غیروں سے حاصل ہو تو بھائی سے  
مت طلب کر \*

جو اپنے نفس کو پہچانتا ہی کسی کا کہنا اُسے ضرر نہیں کرتا ہی \*  
تھوڑا کلام جو بوجھا جائے بہتر ہی بہت سے جو  
ملال میں ڈالے \*

اگر انسان فائدہ فرمان برداری کا جانتا تو بادشاہ اُسکا  
غلام ہو جاتا \*

جسم کی صحت کھانے سے اور روح کی صحت فرمان  
برداری سے ہی \*

جو اپنے بھائی کے لئے کوا کھودتا ہی سو آپ ہی  
اُس میں گرتا ہی \*

اپنے بھائی پر طعن مت کر اللہ اُسکو نجات دیگا اور  
تجھ کو مبتلا کریگا \*

نفس کا <sup>۳</sup>محاسبہ کر سالم رہیگا اور <sup>۲</sup>خطروں میں درمت آ  
ندامت کھینچے گی \*

نیک و بد میں جو تمیز نہیں کرتا ہی وہ بھی ایک  
جانور ہی \*

حُب دُنیا کی عقل کو کھوٹی ہی اور دِل کو حکمت  
سے باز رکھتی ہی \*

بہنا وہ ہی جو اپنے گناہوں پر مُعِیط اور اپنے عیبوں پر  
واقف ہو \*

خُدا کے قُرب سے نور اور خُلق کے قُرب سے غم پیدا ہوتا ہی \*  
حسد یا حاسد کے مرنے سے چھوٹتا ہی یا جس پر  
حسد کیا اُسکے مرنے سے \*

کشتی پر سوار ہونا خطرے میں پڑنا ہی اور بادشاہ  
کے پاس جانا اُسے زیادہ \*

جِس نے بَخِشِش کی وہ بزرگ اور سردار ہوا اور جِس نے  
بُخل کیا وہ ذلیل و خوار ہوا \*

جِس نے اپنی اُمیدوں پر تاخیر کی اُس نے پایا اور جِس نے  
جلدی کی وہ محروم رہا \*

خوشی نہیں ہی مگر نیکوں کے لئے اور غم نہیں ہی  
مگر بدوں کے لئے \*

نیک وہ ہی جو دوسرے کو شر سے بچا دے اور  
اچھی راہ بتا دے \*

جو بات نہ کہی گئی وہ اختیار میں ہی اور جب  
کہی گئی تو اختیار سے گئی \*

آدمی آج محلّوں میں کل قبروں میں پرسوں حشر  
میں ہوگا \*

جو جلدی کرتا ہی سو خطا کرتا ہی جو دیرِی کرتا  
ہی سو مراد پاتا ہی \*

عادل کے لئے دو فضیلت ہیں ایک عقل جسے فائدہ  
حاصل کرے دوسری گویائی جسے فائدہ دے \*

جو مُقدّر میں ہی سو پہنچے گا حریص محروم رہتا ہی  
بخیل اور حاسد مذموم اور مغموم \*

گھر لینے کے پہلے ہمسائے کا حال تحقیق کر اور چلنے  
کے پہلے رفیق کا \*

عاقِل کے جو مُنہہ میں سو دِل میں احمق کے جو  
دِل میں سو مُنہہ میں ہی \*

ذکر وہی بہتر ہی جو دِل سے ہو تضرع کے ساتھ نہ وہ  
کہ زبان سے پرہیزگاری کے ساتھ \*

پاک کر نفس کو اُس چیز سے جو اُس میں ہی تو  
اُسکی خوبیاں اور بُرائیاں جانتا ہی \*

دوست سچا وہ ہی جو تیرے عیبوں پر تجھے خبردار  
کرتا ہی اور آپ پر مُقدم رکھتا ہی \*

اگر سچ صورت پکرتا تو شیر ہوتا اور اگر جھوٹہ صورت  
پکرتا تو لومڑی ہوتا \*

ایمان وہ ہی کہ سچ کو جھوٹہ پر اختیار کرے  
جہاں کے سچ ضرر کرے اور جھوٹہ فائدہ دے \*

خدا کا خوف دانش کی اصل ہی \*

گونگی زبان بہتر ہی جھوٹی زبان سے \*

جو علم صلاحیت نہ بخشے وہ گمراہی ہی اور جو مال  
نفع نہ دے وہ وبال ہی \*



بہتر آدمی وہ ہی جو اپنے عیبوں پر بینا اور دوسرے  
کے عیبوں میں اندھا ہو \*

نیکی کرنے والے سے محبت اور بدی کرنے والے سے  
کینہ رکھنا دلوں کی سرشت ہی \*

ہمت کی کوتاہی تدبیر کی کمی فکر کی سُستی برتری  
سے محروم رکھتی ہی \*

دین میں پرہیزگاری حادثوں پر صبر اور معیشت میں  
فکر کرنا کمال عقل ہی \*

اشرف اشraf ہی اگرچہ مُغلس ہو اور کمینہ  
کمینہ ہی اگرچہ تونگر ہو \*

دل کی طرف نگاہ رکھنا نیک بختی ہی اور نگاہ کی  
طرف دل لگانا بد بختی \*

بُخل اور جہل تواضع کے ساتھ بہتر ہیں علم اور  
سخاوت سے جو غرور کے ساتھ ہو \*

جو زمانہ تیرے ساتھ موافقت نہ کرے تو تو زمانے  
کے ساتھ موافقت کر \*

اگر نیکی تجھے پہنچے تو بھی خوشی کر اور اگر  
بدی تجھ سے دور کیجائے تو بھی خوش ہو \*  
جو ہر بات پر ناخوش ہوتا ہی اُسکے دوست اور  
رفیق کم ہونگے \*

جو آپ کو دانا جانتا ہی خدا اور آدمی اُسکو احمق  
جانتے ہیں \*

ظلم کا دین مظلوم پر ایسا سخت نہیں جیسا بدلے کا  
دین ظالم پر \*

شریر کو اپنی شرارت ذکر کرنی آسان ہی آئے کہ  
مغموم اپنے غم کو ذکر کرے \*

بہت سونا اور سستی اللہ سے دور کرتا ہی اور  
غریبی لاتا ہی \*

غلام کا کوئی بھائی نہیں جیسے جھوٹے کو مروت  
اور حاسد کو آرام نہیں \*

عاقِل کی شان سے نہیں کہ فریب کرے اور پھر  
آپ اُس میں پڑے \*

دُولت اور نِعْمت لائقِ اعتبار کے نہیں ہی ایلک ساٹھ

نَپایدار ہی دوسری مہمانِ مسافر \*

دِلوں کی قوتِ حکمت ہی جیسے جِسہوں کی قوت

طعام ہی \*

بیس برس کا گبرو تیس کا جوان چالیس کا ادھیر پچاس کا

بَدھا ہوتا ہی \*

آدمی جب تک بہت سختی پر صبر نہیں کرتا

تھوڑے مطاب کو نہیں پہنچتا \*

بُخلِ مہربانی کے ساتھ بہتر ہی پُخشِش سے کہ

جسکے ساتھ بہت ایذا ہو \*

آدمی کے ذکر سے پرہیز کر کہ وہ بیماری ہی اور

اللہ کا ذکر کر کہ وہ شفا ہی \*

سعید وہ ہی جو گُذرے ہوئے سے پند پذیر ہو اور

بد وہ ہی جو آپ کو بہتر جانتا ہی \*

جو رات اور دن کے تغیر سے خبردار نہ ہو تو ملامت

اور نصیحت سے کب خبردار ہوگا ؟

اخلاص وہی کہ عبادت کرنے میں ثواب کی اُمید  
اور عذاب کا ڈر نہ ہو \*

اگر بُزرگی چاہتا ہی تو عاجزی اختیار کر اور اگر  
دولت چاہتا ہی تو قناعت \*

جو علم کے طلب میں خوب کوشش نہیں کرتا ہی  
وہ اُس علم کے مقصود پر نہیں پہنچتا ہی \*

مت بگاز اُس چیز کو جسکی اصلاح دُشوار ہو اور  
مت بند کر وہ دروازہ کہ جسے کھول نہ سکے \*

جس نے دعویٰ کیا اُس چیز کا جو اُس میں نہیں ہی  
وہ امتحان کے وقت رُسا ہوگا \*

ہر علاقے سے دل کو باز رکھنا اور اللہ کے ساتھ علاقہ  
رکھنا توکل ہی \*

دُنیا میں مُسافر اور راہ چلنے والے کی طرح رہ اور  
آپ کو اہل قبر سے گن \*

کمینوں سے دوستی کرنے میں پرہیز کر کہونکہ  
قریبوں کو تجھ سے دور اور دوروں کو نزدیک کر دینگے \*

ظالم مُردہ ہی اگرچہ زُندوں کے گھر میں ہو اور <sup>۱</sup>مُحسِن

زَندہ ہی اگرچہ مُردوں کے گھر میں ہو \*

بات وہی کیا چاہئے جسکی شہرت سے نیکنامی ہو اور

کام وہی بہتر ہی کہ جسکے کرنے سے ثواب ملے \*

جو تیری بات پر اِعتِماں نہیں کرتا اُسے نصیحت مت کر \*

اور جو کوئی تجھ سے قبول نہیں کرتا اُسپر اِحسان

مت کر \*

جو علم جانتا ہی اور اِظہار نہیں کرتا وہ بہتر ہی اُسے

کہ جو جانتا ہی اور لُاف زنی کرتا ہی \*

احمق وہ ہی کہ جو اِحسان نہیں کرتا اور شکر گزاری

چاہتا ہی اور بدی کرتا ہی اور <sup>۳</sup>تَوَقُّع نیکی کی

رکھتا ہی \*

دُشمن کی اصلاح میتھی بات سے آسان ہی کہ اُسکی

اصلاح اِحسان سے کرے \*

عقل سے بہتر کوئی تدبیر نہیں اور حرام نہ کرنے سے

بہتر کوئی پرہیزگاری نہیں اور خُلق سے بہتر  
کوئی خوبی نہیں \*

آدمی دو قسم پر ہی ایک تو وہ مطلب کو نہیں پہنچتا  
دوسرا وہ جو پہنچتا ہی اور سیر نہیں ہوتا \*

احق سے دو خصلتیں نہیں چھوڑتی ہیں رستے میں  
ادھر ادھر دیکھنا اور بے سوچے جواب دینا \*

جو مال جمع کرنے کا قصد کرتا ہی وہ محزون رہتا  
ہی اور جو زمانے کی موافقت کا گمان کرتا ہی وہ  
محزون ہی \*

جو چیز تیرے ہاتھ سے جاتی رہی اُسپر افسوس  
مت کر کہونکہ تیری اگر ہوتی تو دوسرے کے  
پاس نہ جاتی \*

تین آدمی تین شخص سے نفع نہیں اُٹھاتے - شریف  
دنیا سے نیکو کار بدکار سے دانا نادان سے \*

وزیر کے کھوٹتے ہونے اور نیت کے بد رکھنے اور  
رعیت پر ظلم کرنے اور بد تدبیری سے مُلک جاتا ہی \*

چار چیز کو چار چیز سے سیرجی نہیں۔ آنکھ کو دیکھنے سے  
 کان کو سُننے سے رنڈی کو مرد سے زمین کو پانی سے \*  
 حق دار کبھو ذلیل نہیں ہوتا اگرچہ سارا عالم متفق ہو  
 اور باطل والا کبھو معزز نہیں ہوتا اگرچہ رودار ہو \*  
 جو اپنے حق میں دوست رکھتا ہی سو بھائی کے  
 ساتھ کر اور جو اپنے حق میں بد جانتا ہی وہ  
 اُسکے لئے بھی بد جان \*

تین آدمی معزز ہوتے ہیں ایک بوڑھا بڑھا پے سے  
 دوسرا صاحبِ علم سے تیسرے بادشاہ بادشاہت  
 کے سبب \*

کسینے ایک حکیم سے پوچھا تُم جانتے ہو اُس چیز کو  
 جسپر حسد نہ ہووے اور صاحبِ بلا کو جسپر رحم  
 نہ کیا جاوے؟ کہا ہاں تواضع اور تکبر \*  
 ہوشیاری آدمی کی پہہ ہی کہ کسیکو فریب نہ دے  
 اور کمال اُسکا پہہ ہی کہ آپ بھی کسی سے  
 فریب نہ کھاوے \*

## تیسری فصل

سب کسبیکا دوست رہے \*

اپنے حال کو پرکھے \*

کسیکے ساتھ جگڑا مت کر \*

اچھے کام سے پشیمان مت ہو \*

بہت اندیشہ کرو۔ تِس بعد کہو تِس بعد عمل میں لاؤ \*

نیکمی کا بدلہ کر اور بدیکو چھوڑ دے \*

خدا کو پہچان اور حق اُسکا خبرداری سے رکھے \*

جو کچھ کہ نہ چاہے کرنے آرزو کے ساتھ مت مانگ \*

کسیکو ایذا مت دے کہ دنیا کے کام جائے زوال میں ہیں \*

ہمیشہ موت کو یاد کیا کر اور مردوں سے عبرت لے \*

حکمت کو دوست رکھے اور حکیموں کی بات سن \*

جلد غصے مت ہو جا تا کہ غضب عادت تیری

نہ ہو جائے \*

جو چیز باقی نہ رہے اُس سے پونجی اپنی مت کر \*

ہمیشہ بیدار رہے کہ بدیوں کے سامان بہت ہیں \*



عدل اور ہر ایک نیک کام میں مشغول رہ \*  
 سُستی میں خوش مت ہو اور بخت پر اعتماد مت کر \*  
 دولت میں مغرور مت ہو اور مصیبت سے دلگیر \*  
 غریبوں کو خیرات دینا اُنکے سوال پر موقوف مت رکھ \*  
 یاد کر کہ آگے حیات کے تو کہا تھا اور بعد اُسکے تو  
 کہا ہوگا \*

دُنیا کی خواہش کو اپنے سے دور کر اور پسندیدہ  
 آدابوں سے باز مت رہ \*

یقین کر کے جان کے خدا کی بخششوں میں سے کوئی  
 بہتر حکمت سے نہیں \*

عاجزوں کی مدد کر سوا اُنکے جو اپنی بُری خو سے عاجز ہیں \*  
 حکیم وہ ہی جسکی فکر اور بات اور کلم موافق ہی \*  
 اُس جہان کے بڑے کاموں سے کسی کام میں دلگیری  
 اور کسی وقت میں سُستی مت کر \*

جس میں تو اپنے کو عذر رکھتا ہی اُس میں اپنے  
 بھائی کو ملامت مت کر \*

کسی کے ساتھ رِزالت مت کر لیکن ہر ایک کے  
ساتھ تواضع کر اور تواضع کی حقارت مت کر \*  
نیکمی سے ہمیشہ باز مت رہ اور کسی بدی کو وسیلہ  
نیکمی حاصل کرنے کا مت کر \*

عالموں کو علم کی زیادتی سے بڑا مت جان بلکہ  
اُسکو جو شر اور فساد سے کنارہ پسند کرے \*  
خدا سے وہ چیز مت مانگ کہ جسکا فائدہ نہ رہے بلکہ  
وہ چیز کہ جسکا فائدہ ہمیشہ رہے \*  
ہمیشہ اپنی ہمت کو پڑھنے پڑھانے پر مضبوط رکھ اور  
عالموں سے خوش رہ \*

جان تو کہ بدلہ لینا خدا کا اپنے بندوں سے غضب کے طور سے  
نہیں بلکہ ادب دینے اور در دیکھلانے کے طور پر ہی \*  
بد بخت وہ شخص ہی کہ قیامت کی یاں سے غافل  
ہوتا ہی اور گناہ سے باز نہیں رہتا ہی \*

جو کوئی دنیا کی شادی سے خوش ہووے یا کسی  
مصیبت سے رو دیوے اُسکو حکیم مت جان \*

غریبوں کو خیرات دینی کل پر مت پھینک نہیں جانتا  
ہی تو کہ کل کہا ہوگا \*

کسی کام میں اُسکے وقت سے آکے شروع مت کر اور  
جب شروع کیا تو نے سمجھ کے کر اور نا اُمید  
مت ہو \*

ای لڑکوا پہچانو اور خوب دریافت کرو کہ جو کوئی  
کسیکی بُرائی چاہتا ہی دل اُسکا بُرائی قبول  
کرنے والا ہی \*

جو شخص بے فائدہ بُہت باتیں کرتا ہی یا انپوچھے  
خبر دیتا ہی وہ بے وقربی \*

ہمیشہ کی خوشی چند روز کی خوش وقتی کے لئے  
تو مت چھوڑ وگر نہ ہمیشہ کی شادی کھو دیگا \*  
اگر نیکی میں رنج اُٹھاویگا تو وہ رنج نہ رہیگا اور نیکی  
رہ جائیگی اور اگر بدی سے لذت پاویگا تو وہ لذت  
نہ رہیگی اور بدی رہ جائیگی \*

دوست کے ساتھ ایسا معاملہ کر کہ تو حاکم کی طرف

مُحتاج نہ ہووے اور دُشمن کے ساتھ ایسا سُلوک  
کر کہ اگر حاکم کو عرضی پُہنچے تو تیری جیت  
ہوے \*

جب تک دونوں کی بات نہ سُنے تو اُنکے درمیان حُکم  
مت کر - اکیلا عالم کے ساتھ حکیم مت ہو بلکہ علم  
اور اہل دونوں کے ساتھ ہو کہ حکمتِ علمی اس  
جہان میں رہیگی اور علمی اُس جہان کو پُہنچگی  
اور وہاں ہمیشہ رہیگی \*

لائقِ زِن گانی کی آرزو کے ساتھ صبر کرنے والا مت ہو  
جب تک لایق موت اُسکے ساتھ نہ ملے زِن گانی  
کو لائقِ مت گن مگر اُسے جو کہ توبہ حاصل کر نیکا  
وسیلہ ہو \*

نہن اور آرام کی طرف خواہش مت کر مگر تس بعد  
کہ تین چیز میں نفس کا حساب تو نے کیا ہو -  
ایک وہ کہ اپنے دل میں تو فکر کر کہ اُس دِن کوئی  
خطا تجھ سے ہوئی ہی یا نہیں - دوسرا وہ کہ تو اپنے

دل میں غور کر کہ اُس دِن کوئی نیکی تو نے حاصل  
 کی ہی یا نہیں تیسرا - وہ کہ کوئی نیک کام تیرے  
 ہاتھ سے تقصیر کے سبب رہ گیا ہی یا نہیں \*  
 اُس دِن کو یاد کر کہ تیرے تئیں پُکارینگے تو بولنے اور سننے  
 اور یاد کرنے نہ سکیگا - یقین جان کہ تو اُس جگہ کو  
 چلا وہاں نہ دوست پہچاں سکیگا اور نہ دشمن پس  
 یہاں کسیکو نقصان کا داغ مت دے اور تو ایسی جگہ  
 جایگا کہ وہاں میاں اور غلام برابر ہونگے پس یہاں  
 کسی کے ساتھ تکبر مت کر - اسی لڑکے ! تو شہ  
 تیار کر رکھہ کہا جانتا ہی تو کسوقت کوچ ہوگا ؟

### چوتھی فصل

عالم دین کی پرورش کے واسطے ہی نہ دُنیا کھانے کے لئے \*  
 وہ چیز کہ تو جانتا ہی کہ اُسکے سننے سے دل اُزدہ ہوگا  
 چپ رہ اور اُسے مت کہہ \*

جو کوئی دوستوں کے دشمن کے ساتھ صلح کرتا ہی

دوستوں کی ایذا کا خیال رکھتا ہی \*

دشمن کی عاجزی پر رحم مت کر اگر وہ قابو پاویگا

تجھ پر صرفہ نہ کریگا \*

بات کہنے والے کا جب تک کوئی عیب نہ پکڑے

بات اُسکی صاف نہیں ہوتی ہی \*

ہر کسی کو عقل اپنی کمال کے ساتھ دکھلائی دیتی

ہی اور فرزند اپنا جمال کے ساتھ \*

جو کوئی توانائی کے حال میں نیکی نہ کرے ناتوانی

میں سختی دیکھے \*

جو چیز جلدی جلدی پیدا ہوتی ہی وہ بے قدر

ہوتی ہی \*

کام صبر کے ساتھ بر آتے ہیں اور جلد باز سر کے

بھل تکرر کھاتا ہی \*

جو کوئی بڑوں کے ساتھ بیٹھتا ہی نیکی نہیں دیکھتا ہی \*

اگر سب راتیں شبِ قدر ہوتیں تو شبِ قدر بے قدر ہوتی \*  
 جو کوئی بزرگوں کے ساتھ لڑتا ہی اپنا خون آپ ہی  
 پیتا ہی \*

شیر کے ساتھ پنچہ کرنا اور تلوار پر گھوسا مارنا کام  
 عقل مندوں کا نہیں \*  
 جو کوئی نصیحت نہیں سُنتا ہی خیالِ ملامت سُنیکا  
 رکھتا ہی \*

دُور توں کے ساتھ مشورت کرنی تباہ ہی اور سخاوت  
 فساد یوں کے ساتھ گناہ \*  
 جس کسیکا دشمن دستگیر ہی اگر نہیں مارتا ہی دشمن  
 اپنی جان کا ہی \*

بدکار جواں مرد کہ کھاتا ہی اور دیتا ہی بہتر ہی اُس  
 عابد سے کہ لیجاتا ہی اور دھر چھوڑتا ہی \*  
 تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہی اور ایک ایک بوند سیلاب \*  
 نہ رکھے ہوئے پر ہاتھ نہیں پُہنچتا ہی اور رکھا ہوا  
 جہاں کے ہی ملتا ہی \*

حاسدِ خدا کی نعمت سے بخیل ہی اور بندے  
بیگانوں کو دشمن رکھتا ہی \*

لوگوں نے ایک سے پوچھا کہ عالم بے عمل کسے مانند  
ہی؟ کہا جیسے مکھی بن شہد کے \*

مرد بے مروت زندگی ہی اور عابدِ ساتھ طمع کے دکھیت \*

نفس پرور سے ہنرمندی نہیں آتی ہی اور بے ہنر  
سرداری کے لائق نہیں \*

خداوند تعالیٰ دیکھتا ہی اور چھپاتا ہی اور ہمسایہ  
نہیں دیکھتا ہی اور شور شرارت کرتا ہی \*

جو کوئی زبردستوں پر نہیں بخشش کرتا زبردستوں کے  
ظلم میں گرفتار آتا ہی \*

جواری کو تین چھک چاہئے لیکن تین کانے آتے ہیں  
موسیٰ نے قارون کو نصیحت کی کہ تو احسان کر جیسا کہ  
خدا نے تجھ پر احسان کیا - نہ سنا آخر سنا تو نے  
کہ اُس نے کہا دیکھا؟



بخشش کر اور کسی پر نہ ہوا مت رکھ کہ فائدہ اُسکا  
تیری طرف پھر بگا

دو شخص رنجِ بیہودہ لے گئے اور سعی بے فائدہ کی  
ایک وہ کہ مال بتورا اور نہ کھایا اور دوسرا وہ کہ علم  
پڑھا اور عمل نہ کیا \*

عالم ناپرہیزگار اندھا ہی مشعل دار وہ رہنمائی کرتا ہی  
اور خود آپ گمراہ ہی \*

تین چیز سوا تین چیز کے پایدار نہیں رہتی ہیں مال  
بن تجارت اور عالم بن پٹھانے اور ملک بن سیاست \*

رحم کرنا بڑوں پر ستم ہی نیکوں پر اور معاف کرنا  
ظالموں کو ظالم ہی مظلوم پر \*

جو کوئی کہ چھو تے دشمن کو حقیر جانتا ہی مثال  
اُسکے وہ ہی کہ آگ کی ذرا سی چند ریکو نا چیز  
جانکر چھوڑ دیتا ہی \*

دو دشمن کے درمیان باتِ اسطرح سے تو کہے کہ اگر  
وے دوست ہو جاویں تو شرمندہ نہ ہووے \*

جب ایک کام کے جاری کرنے میں فکر مند ہووے  
 تو وہ طرفِ اختیار کر کہ بہت ہی بربنج ہووے \*  
 جب تک کام زور سے نکلے جانکو خطرے میں آلا  
 نہ چاہئے آخر حیلوں کے تلوار ہی \*

نصیحت دشمن سے قبول کرنی خطا ہی لیکن سن لینے روا ہی \*  
 دو شخص دشمنِ ملک اور دین کے ہیں ایک بادشاہ  
 بے حلم اور دوسرا زاہد بے علم \*

بد خو آپ ہی ایک دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہی  
 جہاں کہیں جاتا ہی اُسکے عذاب کے ہاتھ سے نہیں  
 چھوٹتا ہی \*

جب تو دیکھے کہ دشمن کی فوج میں خلاف اور  
 تفرقہ پڑا ہی تو جمع رہ اور اگر جمع ہووے تو  
 اپنی پریشانی سے اندیشہ کر \*

نادان کے لئے بہتر چپ رہنے سے نہیں اگر یہہ  
 مصلحت جانتا تو نادان نہ ہوتا \*

جو کوئی اپنے سے برے دانا کے ساتھ بحثتا ہی

اِس لئے کہ لوگ جانیں کہ وہ بڑا ہی دانشمند ہی  
جانو تم کہ وہ بڑا ہی نادان ہی \*

لوگوں کے چہرے ہوئے عیبِ تومت ظاہر کر کہ  
آنکھوں سے کریگا اور اپنے کو بے اعتبار \*

بادشاہوں کی دوستی پر نہ چاہئے اعتبار کرنے اور  
لڑکوں کی خوش آوازی پر مغرور ہونے کہ یہہ  
ایک خیال کے ساتھ پھر جاویں اور رے جوانی  
میں بدل جاویں \*

اپنے دلکا بھید دوست کے سامنے مت کہو تو کہا  
جانتا ہی کہ کسی وقت دشمن ہو جاوے ؟ اور  
جو بدی دشمن کے ساتھ کرنے سکتا ہی تو  
مت کر کہا جانے کہ ایک دن دوست ہووے ؟  
وہ دانشمند جس نے کسی جاہل کے ساتھ بحث کی  
امید اپنی آبرو کی نہ رکھے اور کوئی جاہل باتونی  
کسی دانشمند پر غالب آیا تعجب نہیں کہ ایک  
پتھر ہی کہ جواہر کو توڑتا ہی \*

جس عقل مند کی بات ہر طرح آدمیوں کے گروہ میں  
 نہ سُنی جائے تعجب مت کر کہو نہ سارنگی کی آواز  
 کو دھول کی آواز کا غلبہ بند کرے اور غبر کی بو  
 لہسن کی گندی بو سے دب جاوے \*

درویش ضعیفِ حال کو تنگدستی اور قحطِ سالی میں  
 مت پوچھ کہ کیسا ہی تو؟ مگر ساتھ شرط اس  
 بات کے کہ مرہم اُسکے گھاؤ پر تو رکھے اور کچھ  
 نقد اُسکے سامنے تو دھرے \*

خلعت بادشاہ کا اگرچہ پیارا ہی لیکن اپنا پُرانا کپڑا  
 بہت ہی پیارا ہی اور خوانِ سرداروں کا اگرچہ  
 لذت دار ہی لیکن اپنی تحصیل کے تکرے بہت  
 ہی مزے دار ہیں \*

جو کوئی دنیا کے ادب دینے سے رستہ نیکی کا نہیں  
 پکڑتا ہی روزِ قیامت کے عذاب میں گرفتار آتا  
 ہی اللہ چکھائیگا اُسکو تھوڑے عذاب سے سوا  
 بڑے عذاب کے \*

خُدا کی خَلِقت سے از روئے ظاہر کے بہت ہی شریف آدمی ہی اور بہت بُرا ذلیل خُدا کی مخلوقات سے کتنا ہی لیکن باتفاق عقل مندوں کے کتنا حق شناس

بہتر ہی آدمی ناحق شناس سے \*

کسی عقل مند سے لوگوں نے پوچھا کہ باوجود اتنے بڑے مرتبے کے کہ دہنے ہاتھ کو ہی انگو تھی بائیں ہاتھ میں کپڑوں پہنتے ہیں؟ کہا نہیں جانتا ہی تو کہ بڑے مرتبے والے ہمیشہ بے نصیب رہتے ہیں؟ مال واسطے آرام زیست کے ہی نہ زیست واسطے مال بتورنے کے \*

ایک اقل کو لوگوں نے پوچھا کہ نیک بخت کون ہی اور بد بخت کون؟ کہا نیک بخت وہ ہی کہ جس نے کھلایا اور کھایا اور بد بخت وہ ہی کہ مرا اور چھوڑ گیا۔

ملک عقل مندوں سے خوبی پکڑتا ہی اور دین پرہیزگاروں سے کمال پاتا ہی \*

بادشاہ عقل مندوں کی نصیحت کے واسطے زیادہ اُسے محتاج  
 ہیں کہ عقل مند بادشاہوں کی نزدیکی کے واسطے \*  
 زیادہ حد سے غصّے ہونا سبب لوگوں کے بھاگنے کا ہی  
 اور بیوقت مہر بانی در کھوتی ہی \*  
 نہ اتنی سختی کر کہ لوگ تجھ سے بھاگ جاویں  
 اور نہ اتنی مہر بانی کہ تجھ پر لوگ مانند شیر کے  
 حملہ کریں \*

کم زور دشمن کہ تیری فرمان برداری اور دوستی کرنا  
 چاہتا ہی مطلب اُسکا سوا اُسکے نہیں ہی کہ ایک  
 بڑا دشمن ہووے اور عقل مندوں نے کہا ہی کہ  
 دوستوں کی دوستی پر اعتبار نہیں تو دشمنوں کی  
 خوش آمد پر کہا باور ہی ؟

بادشاہ کو چاہئے کہ دشمنوں پر اس حد تک غصّہ نہ کرے  
 کہ دوستوں کو اُسپر اعتبار نہ رہے کہونکہ پہلے آگ  
 غصّہ کرنے والے میں لگتی ہی تس بعد جیبہہ اُسکی  
 دشمن کو پہنچے یا نہ پہنچے \*

جو کوئی کہ علم پڑھتا ہی اور اُسپر عمل نہیں کرتا ہی  
سو اُس آدمی کے مانند ہی کہ اُس نے بیٹلوں کو ہل  
میں جوتا اور بیچ نہ پھینکا \*

بیدل تن سے طاعت نہیں آتی ہی اور پوست بے مغز  
مال کے لئے نہ چاہئے \*

جو کوئی بحث میں چست ہی نہ معاملے میں  
درست ہی \*

بے ہنر ہنرمندوں کو نہیں دیکھ سکتے ہیں جیسے  
بازار و کتے شکاری کتوں کو دیکھ کر دور دور سے  
بھونکیں اور آگے نہ بڑھ سکیں یعنی جب کہ مینہ ہنر کے  
ساتھ کسی ہنرمند کے ساتھ نہیں سکتا ہی اپنی  
خبثت سے اُسکی عیب جوئی کرتا ہی \*

جھوٹہ بولنا مانند نشان گھاؤ کے ہی کہ اگرچہ گھاؤ  
اُسکا اچھا ہوا لیکن نشان باقی رہا - جب یوسف  
کے بھائی جھوٹہ کے ساتھ نامی ہوئے اُنکے  
سچ کہنے پر بھی اعتبار نہ رہا \*

عِشکِ وہِ ہی کہ آپ سے بو دیوے نہ وہ کہ عطار کہے \*  
 دانا مانند صندوقِ عطار کے ہی چُپ چاپ اور  
 ہنر دکھلانے والا اور نادان غازی کے نقارے کی

مانند اُونچی آواز اور اندر سے خالی \*

بادشاہ ظالموں کے دور کرنے کے واسطے ہی - اور  
 کوتوال خونخواروں کے دفع کرنے کے لئے - اور قاضی  
 باتونیوں کی مصلحت جوئی کے واسطے ہرگز دو  
 جھگڑا لو راضی نہ ہونگے جب تک قاضی کے  
 پاس نہ جاویں \*

عالم کو نہ چاہئے کہ عامی کے کہیں پنے سے اپنے  
 حلم سے درگذرے کہونکہ اس میں دونوں طرف  
 کی زیاں کاری ہی کہ اُسکی ہیبت بہت ہی گھٹ  
 جائیگی اور اُسکی جہالت زیادہ مضبوط ہوگی \*  
 جو کوئی بڑوں کے ساتھ بیٹھتا ہی اگرچہ اُنکی  
 صحبت اُس میں اثر نہ کرے لیکن اُنکے کلام سے  
 بد نام ہوگا - اگر کوئی شخص کلال خانے میں



جاوید کوئی نہیں کہیگا کہ نماز پڑھنے گیا ہی لوگ  
یہی کہینگے کہ مقرر شراب پینے گیا ہیگا \*

گناہ جس کیسے ہاتھ سے ہووے ناپسندیدہ ہی اور  
عالموں کے ہاتھ سے بہت ہی ناخوب کہونکہ  
عام شیطان سے لڑائی کا ہتھیار ہی اور جب ہتھیار  
بند کو دستگیر کر کے لے جاوینگے کتنی بڑی  
شرمندگی حاصل ہوگی \*

جان ایکدم کی حمائت میں ہی اور دنیا ایک وجود  
درمیان دو نابود کے ہی - دین کو دنیا کے ہاتھ  
بیچنے والے گدھے ہیں کہونکہ یوسف کو بیچتے ہیں  
تو کہا خرید کرینگے ؟

خدا نے کہا ہی کہ اے فرزند آدم ! اگر تونگری تجھے  
دو میں مشغول ہووے تو مال کے ساتھ اور مجھے  
بھول جاوے تو - اور اگر فقیر کروں میں تیرے  
تئیں دل تنگ بیتھے تو پس حلاوت میری یاد کی  
کہاں پاوے اور میری عبادت میں کب تو دوڑے ؟

جو کوئی کہ اُسکی زندگی میں لوگ روٹی اُسکی نہیں کھا تے ہیں جب وہ مرے نام اُسکا نہیں لیتے ہیں - لذت انگور کی بیوہ جانتی ہی نہ خداوند میوہ - یوسف صدیق قحط سالی میں روٹی پیت بھر کے مصر میں نہیں کھاتا تھا تاکہ بھوکھوں کو نہ بھولے \*  
 جو کوئی خود رائی کی نصیحت کرتا ہی وہ آپ دوسریکی نصیحت کی طرف محتاج ہی \*

فریب دشمن کا مت کھا اور غرور مداح کا مت خرید کر کہ اُسنے دام تھگنے کا لگایا ہی اور اُسنے تالو طمع کا کھولا ہی - احق کو تعریف اپنی خوش آتی ہی \*

دس آدمی ایک دستار خوان پر روٹی کھا نے سکتے ہیں اور دو کتے ایک مردار پر بسر نہیں لیجا نے سکتے حریص ایک جہان ہاتھ میں آنے سے بھوکھا ہی اور صابر ایک روٹی سے آسودہ - اور حکیموں نے کہا ہی فقیر صبر کے ساتھ اور تونگر مال کے ساتھ اچھا ہی \*

جب دشمن سب حیلوں سے درماندہ ہوا سلسلہ دوستی کا ہلاتا ہی یعنی دوست ہونے چاہتا ہی تیس بعد دوستی میں وہ کام کرنے چاہتا ہی کہ کوئی دشمن نہ کر سکے۔ سانپ کا سر دشمن کے ہاتھ سے کچلا کہونکہ ایک دو خوبی سے خالی نہ ہوگا اگر یہہ غالب آیا سانپ کو تو نے مارا وگرنہ دشمن کے ہاتھ سے چھوٹا تو \*

مالدار بدکار ملع ڈھیلا ہی اور نیکذات دھول مٹی لپتا ہوا معشوق - یہہ خرقة موسیٰ کا ہی پیوند در پیوند اور وہ آڑھی فرعون کی جرائو - نیکذاتوں کا دکھہ آخر کو خوشی ہی اور بدوں کی دولت آخر کو دکھہ ہی \* میں کہترے کے اندر ایک گھاؤ رکھتا تھا اور شیخ پوچھا کرتے تھے گھاؤ تیرا کیسا ہی ؟ اور نہ پوچھتے تھے کہ کہاں پر ہی ؟ میں نے دریافت کیا کہ اُس سبب سے احتراز کرتے ہیں کہ نام لینا ہر ایک اندام کا

روا نہیں - اور عقلمندوں نے کہا ہی کہ جو کوئی بات کہے سنجیدہ جواب سے نہ ہورنجیدہ \*

پہلے جس کسی نے کپڑے پر رنک کیا اور انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنی جمشید تھا - لوگوں نے کہا اُسکو کہ تو نے کس لئے زینت بائیں ہاتھ کو دی اور مرتبہ دہنے ہاتھ کو ہی؟ کہا سیدھے کو زینت سیدھے پن کی بس ہی \*

خلاف رائی صواب کے اور نقض عہد عقل مندوں کے یہ بات ہی کہ گمان کے ساتھ کھانا اور اندیکھا رستہ بن قافلے کے چانا \* امام مرشد محمد غزالی سے لوگوں نے پوچھا کہ ان عام کے مرتبوں پر کس طرح سے پہنچا تو؟ کہا جو کچھ میں نہیں جانتا تھا میں نے اُسکے پوچھنے میں شرم نہ کی \*

جواہر اگر چہلے میں گرے تو ویسا ہی نفیس ہی اور غبار اگر آسمان پر جاوے تو ویسا ہی خسیس یعنی

آخر دھول کی دھول ہی - اِسْتِعْدَادِ بَدُونِ تَرْبِیَّتِ کے  
افسوس ہی اور تَرْبِیَّتِ بَدُونِ مُسْتَعِدِّ کے ضائع ہی -  
نسبتِ راکھہ کی بہت بڑی ہی کہونکہ آگ سب  
عنصر سے بڑی ہی لیکن جب اپنی ذات میں ہنر  
نہیں رکھتی ہی خاک کے ساتھ برابر ہی \*

حلمِ اُونٹ کا جیسا کہ جانتا ہی تو معلوم ہی اگر  
ایک لڑکا مہار اُسکی پکڑ کر دوسو کوس جاوے اُسکی  
فرمان برداری سے گردن نہ پھیرے لیکن اگر کوئی  
ہو لڑکا رستہ اُسکے آگے آوے کہ سببِ ہلاکت کا  
ہو وے اور لڑکا نادانی سے اُسی رستے جانے چاہے  
تو مہار اُسکے ہاتھ سے توڑ کر آگے اُسکی پیروی  
نہ کریگا کہونکہ وقتِ سختی کے مہر بانی بڑی ہی \*

### پانچویں فصل

وے جو بیوقوف ہیں عقل اور تربیت کو حقیر  
جانتے ہیں \*

جب تیرے پاس ہو تو اپنے ہمسائے کو پہنچ  
مت کہہ جاؤ پھر آئیو میں کل دینگا \*

اپنے ہمسائے پر بدیکا منصوبہ مت باندھ کہ وہ آرام  
سے تیرے پاس رہتا ہی \*

کسی انسان سے بے سبب جھگڑا مت کر اگر  
اُس نے تجھ سے کچھ بدی نہ کی \*

ظالم پر حسد نہ کر اور اُسکی ساری راہوں کو  
پسند نہ کر \*

دانشمند لوگ شوکت کے وارث ہو وینگے اور  
جاہلوں کی ترقی خجالت ہوگی \*

حکمت کو کہہ کہ تو میری بہن ہی اور دانش کو  
اپنا رشتہ دار جان \*

دانشمند بیٹا باپ کو خوشنود کرتا ہی پر بد دانش  
فرزند اپنی ما کا بارِ خاطر ہوتا ہی \*

کاہلی کا ہاتھ افلاس پیدا کرتا ہی پر چالا کوں کا  
ہاتھ دولت پیدا کرتا ہی \*

جُو تَابِستان میں اِکتھا کرتا ہی وَہ دانشور بِیتا ہی  
 پر وَہ جُو درُو کے وقت سُو رہتا ہی وَہ ندامت حاصل  
 کرنے والا ہی \*

وَہ جِسکا دِل عاقل ہی حُکم مانِیگا پر گُپی جاہل  
 گر پَرِیگا \*

وَہ جُو سیدھی راہ چلتا ہی سلامتی سے جاتا ہی  
 پر وَہ جُو اُلٹی راہ جاتا ہی بدنام ہوگا \*  
 کینہ وری جھگڑا بر پا کرتی ہی پر مُحَبَّت سارے  
 گناہوں کو دھانپ دیتی ہی \*

مالدار آدمی کی دولت اُسکا حصین شہر ہی  
 کنگالوں کی ہلاکت اُنکی تنگ دستی ہی \*  
 جُو تعلیم کو حِفْظ کرتا ہی وَہ زِندگانی کی راہ پر  
 ہی پر وَہ جُو تَنْبِیہ سے بھاگتا ہی گمراہ ہونے  
 والا ہی \*

وَہ جُو جھوٹے باتوں سے کینہ کو چھپاتا ہی اور  
 وَہ جُو تہمت کرتا ہی بیوقوف ہی \*

کلام کی کثرت میں گناہ سے باز نہیں رہتا اور  
وہ جو اپنے ہونٹھوں کو روکے جاتا ہی دانشمند ہی \*  
جیسا سرکہ دانتوں کے لئے اور جیسا دھواں آنکھوں  
کے لئے ہی ایسا ہی سُست آدمی اُنکے لئے ہی جو  
اُسے بھیجتے ہیں \*

وہ جو دانش سے خالی ہی اپنے پڑوسی کو ذلیل  
کرتا ہی پر اہل دانش چپ ہو رہتا ہی \*  
لُترا آدمی بھید فاش کرتا پر وہ جو امانت دار ہی  
بات چھپاتا ہی \*

جہاں مصلحت نہیں وہاں لوگوں کی تباہی ہی  
لیکن مشیروں کی کثرت سے نجات ہی \*  
وہ جو اجنبی کا ضامن ہوتا ہی اُسکے پُرزے  
اُڑا ئے جائینگے اور وہ جو ضامن ہونے سے چرتا  
ہی بیخطر ہی \*

جمال والی عورت عزت حاصل کرتی ہی اور  
پہلوں دولت حاصل کرتے ہیں \*



رحمِ دل آدمی اپنے ہی ساتھ دوستی کرتا ہی  
 پر وہ جو کتر ہی آپ ہی کو دکھ دیتا ہی \*  
 شکیل عورت جو بے امتیاز ہو ایسی ہی جیسے  
 سونیکا موتی سوڑ کے نٹھنے میں \*

کوئی تو ایسا ہی جو کھنڈاتا ہی اور برہتا ہی  
 اور کوئی جو نیکی سے ہاتھ زیادہ کھینچتا ہی پر یہ  
 کنگل ہو جاتا ہی \*

وہ جو دلکشاد ہی موتا ہوگا اور وہ جو سیراب کرتا  
 ہی آپ ہی سیراب ہوگا \*

وہ جو غلّہ مول لے لے رکھتا ہی لوگ اُسپر  
 لعنت کرینگے لیکن اُسپر جو بیچتا ہی رحمت ہوگی \*  
 وہ جو اپنے گھرانے کو ستاتا ہی وہ ہوا کا وارث ہوگا  
 اور جاہل اُسکی چاکری کریگا جسکا دل ہوشیار ہی \*  
 جو کوئی تربیت کو دوست رکھتا ہی معرفت کو  
 دوست رکھتا ہی اور جو کوئی تنبیہ سے کینہ رکھتا  
 ہی حیوان ہی \*

عفیغہ عورت اپنے شوہر کے لئے ایک افسرہی  
اور وہ جو خجل کرتی ہی اُسکی ہڈیوں کی سرنے  
والی ہی \*

انسان کی تعریف اُسکی دانش کے مطابق کی  
جاتی ہی پر وہ جو کجرو ہی رسوا ہوگا \*  
وہ انسان جسکی اِہانت کی جاوے اور اُس  
پاس ایک چاکر ہوئے اُسے بہتر ہی وہ جو آپ کو  
عزت والا جانے اور تکرے مانگے \*

جو اپنی زمین میں کشت کاری کرتا ہی روتی سے  
سیر ہوگا پر وہ جو جاہلوں کا پیروہی دانش سے خالی ہی \*  
انسان اپنے منہ کے پھلون سے خوب سیر کیا جائیگا اور  
انسان کے ہاتھوں کی جزا اُسے دی جائیگی \*

بیوقوف کی روش اُسکی نگاہ میں بھلی ہی پر وہ  
جو مصلحت کا سننے والا ہی خرد مند ہی \*

جاہل کا غصہ فی الغور دریافت ہو جاتا ہی پر دانا  
آدمی رسوائی کو نہانپ دیتا ہی \*

وہ جو سچ بولتا ہی راست بازی کو آشکارا دکھلاتا  
ہی پر جھوٹا گواہ دغا دیتا ہی \*

کسی کی بولی ایسی ہی جیسی تلوار کی ماریں  
پر دانشوروں کی زبان سلامتی ہی \*

سچے ہونٹھے ہمیشہ تک ثابت ہونگے پر جھوٹے  
جیبہ صرف ایک دم کی ہی \*

وے جو بُرے اندیشے کرتے ہیں اُنکے دل میں  
دغا ہی پر خوشی اُنکے لئے ہی جو صلاح اندیش ہیں \*

جھوٹے ہونٹوں سے اللہ کو نفرت ہی پر وے  
جو راستی سے کام رکھتے ہیں اُسکی خوشی ہی \*

دُنا آدمی معرفت کو چہپاتا ہی پر جاہلوں کے  
دل جہالت کی منادی کرتے ہیں \*

انسان کے دل کا غم اُسکو نہورا دیتا ہی پر بھلی  
بات اُسکو خوشنود کرتی ہی \*

جھگڑا صرف تکبر سے ہوتا ہی پر عقل اُنکے ساتھ  
ہی جو نصیحت پذیر ہیں \*

جو دولت کہ بطلت سے حاصل کی جاوے  
گھٹ جاتی ہی پر جو کوئی محنت سے فراہم کرتا  
ہی اُسکی دولت بڑھتی رہیگی

اُمید کی درنگِ دل کا مرض ہی پر آرزو بر آنا  
زندگی کا درخت ہی \*

ہر ایک دانا آدمی ہوشیاری سے کام کرتا ہی پر  
جاہل اپنی جہالت نمود کرتا ہی \*

شریر پیغامبر دھکا کھاتا ہی پر دیا نت دار ایلچی  
تندرستی کے ساتھ ہی \*

افلاس اور رسوائی اُسکی لئے ہیں جو تربیت کو  
پسند نہیں کرتا پروہ جو تنبیہ پر متوجہ ہوتا ہی  
عزت پائگا \*

وہ جو داناؤں کے ساتھ چلتا ہی دانا ہوگا پر  
جاہلوں کا ہم نشین ہلاک کیا جائگا \*

ہر ایک سیانی عورت اپنا گھر بناتی ہی پر نادان  
اُسے اپنے ہاتھوں سے دھا دالتی ہی \*

دیانت دار گواہ جھوٹہ نہیں بولتا لیکن جھوٹا  
گواہ بُہتیری جھوٹہ باتیں بولتا ہی \*

تھتھے بازِ خرد کی تلاش کرتا ہی اور نہیں پاتا  
پر معرفت اُسے میسر ہی جو فہم والا ہی \*

دانا انسان کی حکمت پہ ہی کہ اپنی راہ پہچانے  
پر جاہلوں کی بے شعوری دھوکھا ہی \*

اپنی اپنی جانکاہی کو دل ہی خوب جانتا ہی  
اور اجنبی اُسکی خورمی میں دخل نہیں کرتا \*

ہمنسے میں بھی دل کا غم ہی اور اُس شادی کا  
انجام ماتم ہی \*

نادان ہر ایک سُخن کو باور کرتا ہی پر دانا اپنی  
روش کو دیکھتا بھالتا ہی \*

دانشور انسان دَرتا ہی اور بدی سے بھاگتا ہی پر  
بیدانش غضب آلودہ ہوتا ہی اور بے باک ہوتا ہی \*

کنگال سے اُسکا ہمسایہ بھی بیزار ہی پر مالدار  
کے بہت سے دوست ہیں \*

وہ جواب دے ہم سائے کی رُسوائی چاہتا ہی گناہ کرتا  
ہی پر وہ جو کنگل پر رحم کرتا ہی عذاب کی \*

ہر طرح کی محنت میں ایک فائدہ ہی پر لبوں کی  
زیادہ گوئی صرف مُنہ جی تک پہنچا تی ہی \*

سچا گواہ جان بچاتا ہی اور دغا باز جھوٹا بولا ہی

توجہ کی کثرت میں بادشاہ کی شان داری ہی \*

پر لوگوں کی کمٹی میں میروں کی ہلاکت ہی \*

وہ جو جان غنّے نہیں ہوتا بے فہم ولا ہی پر وہ جو

زرد رنج ہی بیوقوفی کو بلند کرتا ہی \*

طبیعت کی سلیبی بدن کی حسرت ہی پر غرت

ہدیوں کی گندگی ہی \*

وہ جو مسکین پر جفا کرتا ہی اسکے خالق کو ملامت

کرتا ہی پر وہ جو اسکی ستائش کرتا ہی مسکینوں

پر رحم کرتا ہی \*

ملائم جواب غنّہ کھو دیتا ہی پر کرخت باتیں

خشم انگیز ہیں \*

شافی زُبانِ زندگانی کا درخت ہی پر اُسکا بگڑنا  
روح کا نقصان ہی

جاہل اپنے باپ کی تربیت کو حقیر جانتا ہی  
پر جو تنبیہ سے خبر دار ہوتا ہی دانا ہی \*  
تھتھے بازِ ناصح کو دوست نہیں رکھتا اور وہ دانشمند  
کی مجلس میں ہرگز نہیں جاتا \*

خوش دل آدمی کے چہرے کو نور دیتا ہی پر  
دل کی غمگینی سے مزاج اُزدہ ہوتا ہی \*  
آفت زدوں کی عمر مصیبت میں گھٹتی ہی پروہ  
جو آسودہ دل ہی ہمیشہ جشن کرتا ہی \*

تھوڑا جو خدا ترسی کے ساتھ ہو اُس بڑے گنج  
سے جو رنج کے ساتھ ہو بہتر ہی \*

گھاس پات کھا نا اُس جاگہ پر جہاں محبت ہی  
موتے پیل سے جسکے ساتھ بد خواہی ہو بہتر ہی \*  
غصہ ور انسان فتنہ اُتھاتا ہی پروہ جو غصے میں

دھیمما ہی جھگڑا مٹاتا ہی \*

سارے ارادے بغیر مصلحت کے باطل ہوتے  
 ہیں پروے باتیں مشیروں سے استواری پاتی ہیں \*  
 انسان اپنے منہ کے جواب سے مسرور ہوتا ہی اور  
 وہ بات جو وقت پر کہی جاتی ہی کہا خوب ہی \*  
 وہ جو عرص کے مال سے خوش ہوتا ہی اپنے  
 گھرانے کو دکھ دیتا ہی پروہ جو رشوت سے بیزار  
 ہی جیئگا \*

آنکھوں کا نور دل کو خوش کرتا ہی اور خوش  
 خبری ہڈیوں میں فر بھی بخشتی ہی \*  
 وے کان جو زندگانی کی تنبیہیں سنتے ہیں دانشوروں  
 کے درمیان سکونت کرتے ہیں \*  
 وہ جو تربیت کو ناچیز جانتا ہی اپنی ہی جان  
 کی اہانت کرتا ہی پروہ جو تنبیہ کو قبول کرتا  
 ہی دل کا مالک بنتا ہی \*

خرد حاصل کرنا سونے سے کہا ہی بہت بہتر ہی  
 اور فہمید پیدا کرنا روپے سے بہت پسندیدہ ہی \*



ہلاکت سے پہلے تَبُّر اور تھوکر کھانے سے اُگے  
دل کا غُرور ہی \*

فروتنوں کے ساتھ فروتن بنّا اُسے بہتر ہی کہ  
لوت کے مال سرکشوں کے ساتھ بانٹ لیجئے \*

دانشمند کا دل اُسکے مُنہ کو تربیت کرتا ہی اور  
اُسکے لبوں کی فضیلت کو برہاتا ہی \*

دل پسند باتیں شہد کے چھتے کی مانند جی کو  
میتھی لگتی ہیں اور ہدیوں کے لئے شفا ہیں \*

کجرو آدمی فتنہ انگیزی کرتا ہی اور سرکشی  
کرنے والا دوستوں کو جدا کرتا ہی \*

جو غصہ کرنے میں دھیمہ ہی زور آور ہے اور  
وہ جو اپنی روح پر ضابطہ ہی اُسے جو شہر لے لیتا ہی  
بہتر ہی \*

بچوں کے بچے اپنے بوڑھوں کے افسر ہیں اور بچتوں  
کے فخر اُنکے باپ دے ہیں \*

وہ جو قصور کو چھپا دالتا ہی دوستی کا جو یا ہی

پروہ جو گناہ کا چرچا کرتا ہی دوستوں میں جدائی  
کرتا ہی \*

بچے پکتے گئے ریچھہ سے مُقابل ہو نہ احمق سے  
اُسکی حماقت میں \*

وہ جو نیکی کے بدلے بدی کرتا ہی بدی اُسکے گھر  
سے ہرگز جدا نہ ہو جاوے گی \*

جھگڑے کا آغاز پانی تو تھے کے مانند ہی سو اسلئے  
جھگڑے کو بیشتر اُسے کہ تیز ہو جاوے چھوڑ دو \*

وہ جو دوست ہی ہر وقت دوستی رکھتا ہی اور  
بھائی مصیبت کے دن کے لئے پیدا ہوا ہی \*

وہ جسکے دل میں شرمی بھلائی نہ پاویگا اور جسکی  
زبان میں نکتہ چینی ہی وہ نقصان میں گریگا \*

خوش دل اچھی طرح علاج کرتا ہی پر افسردہ دل  
ہڈیوں کو خُشک کر دیتا ہی \*

وہ جو خبردار ہی باتیں کم کرتا ہی تھنڈا مزاج  
آدمی خرد مند ہی \*

جائیل انسان بھی جب تک چپکا ہی دانشور گنا  
جاتا ہی اور وہ جو اپنے لب موندے رکھتا ہی  
دانشمند مرد ہی \*

وہ جو کام کرنے میں سُستی کرتا ہی فُضول خرچ کا  
بھائی ہی

ہلاکت سے پیشتر آدمی کا دل مغرور ہوتا ہی اور  
حِزّت سے اگے فروتنی ہوتی ہی \*

وہ جو اُسے اگے کہ سخن کو تمام سُن لے اُسکا جواب  
دیوے یہ اُسکی حماقت اور خِجالت ہی

آدمی کا ہدیہ اُسکے لئے جاگہ کر لیتا ہی اور اُسے  
بڑے آدمیوں کے حضور لے پہنچاتا ہی \*

وہ جو اپنا حال پہلے کہہ سنا تا ہی نیکو کار معلوم ہوتا  
ہی پر اُسکا ہمسایہ اُسے اُسکا کھوج کرتا ہی \*

رنجیدہ بھائی کو راضی کرنا ایک حصین شہر لے اپنے  
سے مشکل تر ہی اور اُنکے جھگڑے ایسے ہیں جیسے  
قلاع کے قُفل \*

کسی کے بہت یار اُسکے اُچار کے لئے ہیں پر  
ایک دوست ایسا ہی جو بھائی سے زیادہ رفاقت  
کرتا ہی

آدمی کی دنیاوی غصے کو تلاتی ہی اور یہہ اُسکی  
شاندارِی ہی کہ خطا سے گزرے \*

باد شاہ کا غضب شیر کی غرش کے مانند ہی اور  
اُسکی رضا یسی ہی جیسے گھاس پر شبنم ہوتی ہی \*  
بیدارش بیتا اپنے باپ کے لئے بلا ہی اور جوڑو کا  
جھگڑا رگڑ سدا کا تپکا ہی \*

سُستی دل کو نیند میں غرق کر دیتی ہی اور آرام  
طالب کا دل بھوکھا رہتا ہی \*

سُست آدمی اپنے ہاتھ کو برتن میں چھپاتا ہی  
اور اتنا نہیں کرتا کہ انہیں اپنے منہ تک لاوے \*  
شراب مسخرہ بناتی ہی اور مست کرے والی  
ہر ایک چیز غضب آلودہ کرتی ہی - جس نے انکا  
فریب کھایا وہ دانشمند نہیں \*

آدمی کی دُڑت اُسی میں ہی کہ غصہ تال جاوے  
لیکن ہر ایک بیدارنش چھیرتا رہتا ہی \*  
سُست آدمی سردی کے موسم میں ہل نہیں چلاتا  
سو وہ کتنے وقت بھیکھ مانگیگا اور اُس پاس کچھ  
نہ ہوگا \*

آدمی کے دل کی مصلحت گہرے پانی کی مانند  
ہی پر سنجیدہ انسان اُسے کھینچے گا \*  
بہترے ہیں جن میں سے ہر ایک اپنی بھلائی  
مشہور کرتا ہی پر وفادار انسان کو کون پا سکتا ہی ؟  
لڑکے کا حال بھی اُسکے کاموں سے معلوم ہوتا  
ہی کہ اُسکے کام پاک سینے ہیں \*  
بہت سونے سے دل نہ لگا نہ ہووے کہ تو  
کنڈال ہو جاوے اپنی آنکھیں کھول کہ توروٹی سے  
سیر ہوگا \*

مول لینے والا کہتا ہی کہ یہہ بُرا ہی بُرا ہی پر  
جب وہ چل نکلتا ہی تب فخر کرتا ہی \*

سونا بھی ہی اور بہت سے لعل بھی ہیں پر  
 معرفت کے لب پہ بہا لعل ہیں \*  
 دغا کی روٹی آدمی کو میٹھی لگتی ہی پر آخر  
 کو اُسکا منہ کنکروں سے بھرا جاتا ہی \*  
 ہر ایک کام مصلحت سے تھیک ہوتا ہی اور  
 جنگ بڑی تدبیروں سے کر \*

وہ جو اپنے باپ اور اپنی ماں پر لعنت کرتا ہی  
 اُسکا چراغ شدت کی تاریکی میں بجھایا جاویگا \*  
 ہو سکتا ہی کہ ایک میراث ابتدا میں جلد لے لی  
 جاوے پر اُسکا انجام نامبارک ہی \*

جوان آدمی کا زور اُسکے لئے ایک شوکت ہی  
 اور بورہوں کی زینت اُنکے سفید بال ہیں \*  
 چالاکوں کے مُحاسبے فقط فراوانی کے باعث ہیں  
 پر سارے اُتالے لوگ فقط احتیاج کو پہنچتے ہیں \*  
 گھر کے کوتھے پر ایک گوشے میں رہنا انگیز عورت  
 کے ساتھ محبت کے گھر میں رہنے سے بہتر ہی \*

جو مسکین کا نالہ سُنکے اپنے کان بند کر لیتا ہی وہ آپ  
بھی نالہ کریگا اور اُسکا فریاد رس کوئی نہ ہوگا \*

وہ جو کھیل کو دوست رکھتا ہی کنگال آدمی ہی  
وہ جو شراب اور روغن پر مائل ہی ہرگز مالدار نہ ہوگا \*

دانشمند آدمی زبردستوں کی بستی پر چڑھتا ہی اور  
اُس زور کو جس پر اُنکا اعتماد ہی گرا دیتا ہی \*

وہ جو اپنے منہ اور اپنی زبان کی نگہبانی کرتا ہی  
اپنی جان کو تنگیوں سے بچاتا ہی \*

نیک نام بے قیاس خزانے سے زیادہ تر انتخاب کیا  
جاوے اور خیر خواہی روپے اور سونے سے زیادہ \*

ہوشیار انسان برے انجام کو پیش بینی سے دیکھتا ہی اور  
اپکو چھپاتا ہی پر نادان لوگ گذرتے ہیں اور سزا پاتے ہیں \*

لڑکے کو اُس کی راہ کے مطابق سویرے تربیت کر  
کہونکہ جب وہ بورہا ہوا تو وہ اُس راہ سے نہ مڑیگا \*

مالدار مسکین پر ضابطہ ہوتا ہی اور قرض دار قرض  
دینے والے کا چاکر ہی \*

وہ جسکی آنکھیں فیاض ہیں برکت پاویگا کہونکہ  
 وہ اپنی روتی میں سے مسکینوں کو دیتا ہی \*  
 آرام طلب انسان کہتا ہی کہ باہر شیر کھڑا ہی  
 میں گلیوں میں پھارّا جاؤنگا \*

جہالت لڑکے کے دل میں جڑی ہوئی ہی  
 پر تربیت کی لاتھی اُسے اُس میں سے اکھڑ پھینکتی ہی \*  
 غصّہ و آدمی سے دوستی مت کر اور باو لے انسان  
 کے ساتھ مت جا نہ ہو کہ تو اُسکی روشیں سیکھے  
 اور اپنی جان کو پھندے میں پھنساوے \*  
 تو کسی کو اپنے کام میں چالاک دیکھتا ہی وہ  
 شاہوں کے حضور جا کھڑا ہوگا وہ ذلیلوں کے آگے  
 کھڑا نہ ہوگا \*

وے جو برے شرابی اور برے کھاؤ ہیں کنگال  
 ہو جائیں گے اور نیند انہیں چمٹھڑے پہنائیگی \*  
 صداقت کو مول لے اور اُسے مت بیچ حکمت اور  
 تربیت اور خرد سے بھی ایسا ہی کر \*



تو بد آدمی سے حسد مت کر اور اُسکی صحبت  
کی خواہش مت رکھ \*

دانش کے باعث سے گھر بنا کیا جاتا ہی اور فہمید  
کے سبب سے اُسکو قیام ہی \*  
اگر تو مصیبت کے دن آداس ہو جاوے تو تجھ  
میں کچھ زور نہ رہیگا \*

اپنے ہمسائے کے برخلاف پے سبب گواہ مت ہو  
اور اپنے لبوں سے تھگی مت کر \*  
ایسا مت کہہ کہ میں اُسے ایسا کرونگا جیسا اُس  
نے مجھ سے کیا میں آدمی سے اُسکے کام کے مطابق  
سلوک کرونگا \*

### آٹھویں فصل

خدا کی شان پہ ہی کہ بات پوشیدہ کرے پر باد شاہوں  
کی شوکت اُس میں ہی کہ ہر چیز کا کھوج کریں \*  
جھگڑا کرنے کو جلد مت جانہ ہو کہ تو نہ جانے

کہ انجام کار میں کہا کرونگا جب کہ تیرا ہمسایہ تجھ کو  
ذلیل کرے

سُخن جو اپنے پہیوں پر ہو سونے کے سیبوں کی  
مانند ہی جو منقش روپے پر جرے ہوں \*  
جیسے سونے کی مرکبی اور کندن کا گہنا ویسا ہی  
دانشور گوشمال فرماں بردار کے کان کے لئے ہی \*  
وہ جو ایک چھوٹے ہڈئے پر اپنی بڑائی کرتا ہی اُن  
بدلیوں اور ہواؤں کی مانند ہی جنکے ساتھ باران  
نہ ہو \*

اپنے ہمسائے کے گھر کم جانے سے اپنے پانوں کی  
قدر زائد کر نہ ہو کہ وہ تجھ سے سیر ہو اور تیرا کینہ  
پیدا کرے \*

مصیبت کے وقت بے اعتماد انسان کا اعتماد کہنا  
اُس دانت کے مانند ہی جو توتا ہوا ہو اور اُس  
پانوں کے مانند ہی جو بند سے اکھڑ گیا ہو \*  
گیت گانا اُسکے آگے جو بہت غمگین ہی ایسا ہی

جیسے ایک شخص جارے میں ننگا کیا جاوے اور  
جیسے سرکہ شورے پر پڑے \*

بادِ شمالی مینہ کو جانتی ہی اور تُرش رو چُغل  
خوریکو \* جیسا تشنہ کام کے لئے تھندا پانی ویسا ہی  
وہ مُردہ ہی جو دور ملک سے آوے \*

جس طرح بہت شہد کھانا کچھہ خوب نہیں  
اُسی طرح اپنی شوکت کی تلاش کرنا زیبا نہیں \*  
وہ جو اپنے نفس پر ضابط نہیں ایک شہر کی مانند  
ہی جو رخنہ دار و ربے شہر پناہ ہوا \*

بیوقوف کو اُسکی حماقت کی مانند جواب مت  
دے تا نہ ہو کہ تو بھی اُسکی مانند ہو جاوے \*  
جس طرح دروازہ اپنی چولوں ہی پر پھرتا ہی  
آرام طلب آدمی اپنے بستر پر ایسا ہی \*

آرام طلب انسان اپنا ہاتھ برتن میں چھپاتا ہی  
اور اُسے منہ تک پھر لانا اُس پر بڑا دکھ ہوتا ہی \*  
وہ جو گذر کرتا ہی اور اوروں کے جھگڑے کے

بیچ پڑتا ہی اُسکی مانند ہی جو کُتے کا کان پکڑ کے  
کھینچتا ہی \*

جب لکڑی نہیں ہوتی تو آگ بُجھ جاتی ہی  
سو جہان لُترا نہیں وہاں جھگڑا دفع ہوتا ہی \*  
وہ جو گرہا کھودتا ہی آپ ہی اُس میں گرنا ہی  
اور جو پتھر دھلکاتا ہی وہ پات کے اُسی پر پڑتا ہی \*  
تو اُس پر جو کل ہوگا فخر مت کر کہونکہ تو نہیں  
جانتا کہ کل کیا ہوگا \*

ایسا کر کہ دوسرا انسان تیری ستائش کرے نہ کہ  
تیرا ہی منہ بیگانہ کرے نہ کہ تیرا ہی لب \*  
غصہ سخت چیز ہی اور قہر آتش ہی لیکن کون  
ہی جو غیرت کے برا بر کھڑا رہ سکے ؟

وے گھاؤ جو دوست کے ہاتھ سے لگیں وفادار  
ہیں اور مچھلیاں جو دشمن لبوے دغا دینے والیاں ہیں \*  
شکم سیرِ شہد سے نفرت رکھتا ہی پر اُسکے لئے جو  
بھوکھا ہی ہر ایک کڑوی چیز میتھی ہی \*

انسان جو اپنے مکان سے آوارہ ہو وہ مرغ ہی جو  
آشیان سے بھٹک جاوے \*

خوشبو اور عطر دل کی فرحت کے باعث ہیں  
انسان کے لئے اُسکے دوست کی جانی صلاح ایسی  
ہی فرحت ہی \*

دانا آدمی پیش بینی سے بدی کو دیکھتا ہی اور آپ  
کو چھپاتا ہی پر نادان گذرتے ہیں اور سزا پاتے ہیں  
جس طرح لوہا لوہے کو تیز کرتا ہی اُسی طرح  
آدمی اپنے دوست کے چہرے کو آبدار کرتا ہی \*  
جس طرح وہ جو انجیر کے درخت کی نگہبانی  
کرتا ہی اُسکا میوہ کھاتا ہی اُسی طرح وہ جو اپنے  
آقا کا انتظار کرتا ہی عزت پاتا ہی \*

جس طرح پانی میں ایک چہرہ دوسرے چہرے  
کو ملتا ہی اُسی طرح آدمی کا دل آدمی کو \*  
جس طرح قبر اور موت کو سیر نہیں اُسی طرح  
انسان کی آنکھیں سیر نہیں ہوتیں \*

جس طرح روپے کے لئے گھڑیا اور سونے کے لئے بھٹھی  
 ہی اُسی طرح آدمی کی ستائش آدمی کے لئے ہی \*  
 وہ مسکین انسان جو مسکین پر ظلم کرتا ہی دھرتا  
 کا مینہ ہی جو ایک دانہ نہیں چھوڑتا \*  
 وہ جو شریعت کو حفظ کرتا ہی دانشور پسر ہی پر وہ  
 جو اوباشوں کا ہم نشین ہی اپنے پدر کو رسوا کرتا ہی \*  
 جو سود خوری کر کے ظلم سے کما کے اپنی دولت  
 برساتا ہی وہ آسکے لئے جو مسکینوں پر رحم کریگا  
 بتوڑتا ہی \*

مالدار انسان اپنی دانست میں دانشور ہی پر وہ  
 مسکین جو دانش والا ہی اُسے دریافت کر جاتا ہی \*  
 جو اپنی زمین جوڑتا ہی روٹیوں سے سیر ہوویگا  
 پر جو یا وہ لودوں کی پیروی کرتا ہی افلاس سے  
 سیر ہوویگا \*

آدمیوں کے تشخص پر نظر کرنا خوب نہیں کہونکہ  
 آدمی روٹی کے ایک ٹکڑے کے لئے گناہ کرتا ہی \*

جو اپنے ما باپ کو لوٹتا ہی اور کہتا ہی کہ یہ گناہ  
نہیں وہ غارت گر کا ساتھی ہی \*

جو مسکینوں کو دیتا ہی کنڈل نہ ہوگا پر جو چشم  
پوشی کرتا ہی بہت لعنتیں اپنے اوپر لیگا \*

جو بار بار تنبیہ ساتھ گردن کشی کرتا ہی ناگہاں  
قتل کیا جاویگا اور کوئی اُسکا چارہ نہ ہوگا \*

وہ انسان جو اپنے همسائے کی خوشامد کرتا ہی  
اُسکے قدموں کے لئے جال بچھاتا ہی \*

تھتھے باز آدمی شہر میں جال پھیلاتے ہیں  
لیکن دانش والے قہر کو پھیر دیتے ہیں \*

جاہل اپنے دل کا سب کچھ ظاہر کرتا ہی پر  
دانش مند اسے دیر تک روکتا ہی \*

لاٹھی اور تنبیہ دانش بخشنے والی ہی پر وہ لڑکا  
جو بے تربیت چھوڑ دیا جاتا ہی اپنی ما کو رسوا  
کرتا ہی \*

فقط زبانی نصیحت سے چاکر تربیت پذیر نہیں

ہوتا کہو، نہ ہر چند وہ سمجھتا ہی پر اُس پر عمل نہ کریگا \*

تو اُس انسان کو جو بے تامل کہہ بیٹھتا ہی دیکھتا نہیں؟ نادان آدمی اُسے بہتر ہی \*

آدمی کی بلند پروازی اُسکو پست کرتی ہی پر عزت اُنکو جو دل سے فروتن ہیں بلند کرتی ہی \*  
 اسی میرے بیٹے اگر گنہگار لوگ تجھے ورغلانیں تو مت مان اگر وے کہیں آ ہمارے ساتھ چل کہ خوں ریزی کے لئے گھات میں لگیں اور چھپ کے ناحق بے گناہ کی کہیں میں بیٹھیں اور گور کی مانند اُنکو جیتا نگل جاویں اور اُنکی طرح جو گرہے میں گرتے ہیں سموچا۔ ہمکو سب نفیس اسباب ملیگا ہم لوٹ کے مال سے اپنے گھر بھرینگے ہم میں شامل ہو کے تو بھی بخیر لے اور ہم سب کے لئے ایک ہی تھیلی ہووے۔ تو اسی میرے بیٹے تو راہ میں اُنکے ساتھ مت چل بلکہ اُنکے راستے سے اپنے پانوں کو



رو کے رہ کپوٹنکہ اُنکے پانوں شرارت پر دوڑتے ہیں اور  
خون ریزی میں جلدی کرتے ہیں یقیناً جب مرغ  
دیکھ لے تو دام بچھانا عبث ہی \*

نیک بخت وہ انسان جو حکمت تک پہنچا اور وہ  
انسان جس نے دانش کو پایا کپوٹنکہ اُسکی سوڈا گری  
چاندی کی سوڈا گری سے اور اُسکا حاصل چو کھے  
سو نے کے حاصل سے بہتر ہی - کہ وہ لعلوں سے زیادہ  
بیش قیمت ہی اور ساری چیزیں جنکی تمنا تو کرتا ہی  
اُسکے برابر نہیں - عمر کی درازی اُسکے دہنے ہاتھ میں  
ہی دولت اور عزت اُسکے دست چپ میں ہیں اُسکی  
راہیں خوبی کی راہیں ہیں اور اُسکی ساری روشیں  
سلامتی کی ہیں - وہ اُنکے لئے جو اُسے پکڑے رہتے ہیں  
زندگانی کا درخت ہی بختاور وہ جو اُسکا دامن گیر ہی \*  
ای شخص تو جو خواب آلودہ ہی چپوٹتی کے  
پاس جا اُسکی روشیں دیکھ اور دانش حاصل کر کہ وہ  
باوجودیکہ اُسکا کوئی رہبر اور رہنما اور ہادی نہیں گرمی

کے موسم میں اپنے لئے خورش فراہم کرتی ہی اور درو کے وقت اپنے واسطے خوراک جمع کرتی ہی \* اہی نیند والے تو کب تک سویا کریگا؟ تو کب اپنی نیند سے اُتھیگا؟ تھوڑا سونا اور تھوڑا اونگھنا اور تھوڑا ہاتھوں کو نیند کے لئے سمیٹ لینا سوتیری مغلسی مسافر کی طرح پہنچگی اور تیری محتاجی مسلح مرد کی طرح \*

خدا اُن چہہ کا کینہ رکھتا ہی ہاں اُن ساتوں سے اُسے نفرت ہی اونچی آنکھ - دروغ زبان - ہاتھ بیگناہ کا خون کرنے والا - دل جو بُرے منصوبے باندھتا ہی - پانوں جو جلدی بُرائی کے لئے دوڑتے ہیں جھوٹا گواہ جو جھوٹہ کا سانس لیتا ہی اور وہ جو بھائیوں کے درمیان جھگڑے برپا کرتا ہی \*

چار ہیں جو دنیا میں چھوٹی ہیں لیکن بڑی سیانی ہیں چھوٹی ہرچند زورمند خلیقت نہیں لیکن وہ تابستان میں اپنے لئے خوراک جمع کر رکھتی ہیں اور جنگلی خرگوش اگرچہ ناتوان خلیقت ہیں لیکن وہ

پہاڑیوں میں اپنا گھر بناتے ہیں - اور تکتی جسکا کوئی بادشاہ نہیں لیکن وہ پرے باندھے نکلتی ہی - اور تکتی جو اپنے ہاتھوں سے پکرتی ہی اور وہ بادشاہوں کے محلوں میں ہی \*

تین چیزیں خوش رفتار ہیں بلکہ چار جنکا چلنا خوشنما ہی ایک تو شیر بیر جو سارے چار پایوں میں بہادر رہی اور کسی کے سامنے سے پھرتا نہیں اور تازی گھوڑا اور بکرا اور بادشاہ جس پر کسی طرف سے چڑھائی نہ ہو \*

## تیسرا باب

### ۱ حکایت

*The Duty of Kings.*

ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے پوچھا کہ سب سے بہتر میرے حق میں کہا ہی ؟ عرض کی عدل کرنا اور رعیت کی پرورش \*

## ۲ حکایت

*The Way to become Rich.*

ایک شخص نے ایک کو کہا کہ تو تو آگے محتاج  
 تھا ایسا کہا کام کیا جو دولت مند ہو گیا؟ جواب  
 دیا جو کوئی اپنے آقا کی خیر خواہی کریگا سو تھوڑے  
 ہی دنوں میں مالدار ہوگا \*

## ۳ حکایت

*Wealth the Reward of Goodness.*

ایک نے کسی سے پوچھا کہ آگے تو بہت غریب  
 تھا اتنی دولت کہاں سے پائی؟ کہا نیت میری  
 بخیر تھی اللہ نے مجھے دی \*

## ۴ حکایت

*All is Gain that is recovered from a Fire.*

ایک عمدہ کے گھر میں آگ لگی۔ لکھنؤ میں ایک صاحب

جلنے لگا۔ نوکروں نے عرض کی خُداوند ! ہم کہا کہا نکالیں ؟ تب وہ بکار کر کہنے لگے پہلے اس مثل پر کان اگاؤ آگ لگتے جھونپڑے جو نکلے سو لا بہہ -  
یعنی جس گھر میں آگ لگے اُس سے جو نکلے سو فائدہ \*  
—

### ۵ حکایت

*A Man warming himself at his neighbour's  
house on fire.*

کسی کا گھر جارے کے موسم میں جلنے لگا۔  
ایک غریب پروسپی وہاں آ کر سینکے لگا۔ یہہ حالت  
دیکھ کے ایک تہتھول نے کہا کہا خوب - کسی کا  
گھر جلے کوئی تا پے \*  
—

### ۶ حکایت

*Imposition of Visitors.*

ایک شخص نے دو تین آدمیوں کی دعوت کی - کھا ز  
کے وقت دس بیس آئے - جتنا پکوا یا تھا سب کا سب

کھا گئے۔ یہہ بیہ چارہ اپنے لڑکوں سمیت رات بھر بھوکھا  
 رہا۔ صبح کو اُسکے بیٹے نے عرض کی کہ بابا یہہ مثل  
 ہمارے آگے آئی۔ تین بلائی تیرہ آئے دیکھو یہاں کی  
 ریت \* باہر والے کھا گئے اور گھر کے گادیں گیت \*

## ۷ حکایت

*An Excuse for Everything.*

ایک عورت بیوقوف اپنے پھوڑے سے چلتے  
 ہوئے گر گر پڑتی اور اپنی نزاکت پر بہانہ دھرتی۔  
 کسوں نے دریافت کیا کہ یہہ آپ سے گرتی ہی اور  
 نزاکت کو بد نام کرتی ہی۔ ہنس کر کہنے لگا سچ  
 ہی ناچ نہ جانے آنگن تیرھا \*

## ۸ حکایت

*Victory ascribed to Munificence.*

احمد سلطان اپنی فوج کو ماہ ب ماہ درماہا دیا کرتا

اور اپنے لشکر کے سرداروں کو دونوں وقت ساتھ کھلایا کرتا۔ اور محمود سلطان اُسکے بالعکس کرتا۔ ایک دن اُن میں لڑائی ہوئی احمد کی فتح ہوئی محمود کی شکست \* لوگوں نے پوچھا اِسکا کہا سبب؟ کسی نے عوام میں سے جواب دیا کہ جسکی دیگ اُسکی تیغ \*

---

## ۹ حکایت

*The Strongest must be obeyed.*

ایک سپاہی نے کسی طالب العلم کو بیگار پکڑا اور اپنے کپڑوں کی گتھری اُسکے سر پر دھر دی۔ جب اُس نے اپنے آگے دھر لیا تب ایک تھتھے باز نے طالب العلم سے پوچھا کہ تُم نے اِسکی مزدوری کہا پائی؟ بولا یہہ مثل تُم نے نہیں سنی زبردست کا جوتہ سر پر؟ \*

---

## ۱۰ حکایت

*Idiotism not cured by Education.*

ایک شخص نے اپنا لڑکا تربیت کرنے کے واسطے ایک آدمی کو سپرد کیا۔ ہرچند اُس نے چاہا کہ وہ آراستہ ہو۔ نہ ہوا۔ ایک مدت کے بعد لڑکے کے باپ نے آکر اُسے پوچھا کہ کہو حضرت میرا لڑکا کچھ درست ہوا؟ اُس نے کہا کہ تمہارے لڑکے کی وہی نقل ہی کہ نیم نہ میتھا ہووے سیج گزر گئی سے \*

## ۱۱ حکایت

*The Answer of the Miser.*

ایک نے ایک سے کچھ چیز مانگی۔ اُس نے وہیں جواب دیا کہ میں نہ دونگا۔ وہ بولا کہ تُو تو تھہر کر جواب دیا ہوتا۔ اُس نے کہا کہ تو نے یہ مثل نہیں سنی۔ سخی سے سوم بھلا جو تُو نے جواب \*



## ۱۲ حکایت

*Kings cannot always afford Protection.*

ایک شخص بادشاہ کے عین قلعے کے نیچے لوٹا گیا -  
 اُس نے بادشاہ کی خدمت میں عرض کی کہ جہاں پناہ  
 مجھے قضاگوں نے حضور کے قلعے کی دیوار کے نیچے  
 لوٹ لیا بادشاہ نے فرمایا کہ تو ہشیار کہوں نہ رہا؟  
 بولا کہ غلام کو معلوم نہ تھا کہ حضرت کے زیر  
 جھڑکھے مسافر لوٹے جاتے ہیں - بادشاہ نے کہا کہا  
 تو نے یہ مثل نہیں سنی چراغ کے نیچے اندھیرا؟

## ۱۳ حکایت

*Learning useful in Calamity.*

دو شخص اپنے شہر سے تباہ ہو کر کسی ملک میں گئے -  
 جو پڑھا تھا سولٹر کے پڑھانے لگا اور جو ہنر جانتا تھا  
 سو اپنا پیشہ کرنے لگا - اتفاقاً وہ دونوں بیمار پڑے -  
 جو پڑھا تھا سو اُس حالت میں بھی پڑھاتا تھا اور

پیسے پیدا کرتا تھا اور جو ہنرمند تھا سو مارے مُغلیسی کے  
موتا تھا - کہو نہ کہ وہ تو ایتنے لیتے بھی پڑھا سکتا تھا اور  
اُس کا کام بے ہاتھ پانوں کے ہلائے ہو نہ سکتا تھا - پس  
لازم ہی کہ پڑھنا سیکھئے کہ یہ سب سے بہتر ہی \*

## ۱۴ حکایت

*Ingenuity Rewarded.*

دو کاریگر کسی مُلک میں جا کر ایک بادشاہ کے نوکر  
ہوئے - ایک نے تو اپنا ہنر یہہ دکھلایا جو کاغذ کی  
مچھلی بنا کر پانی میں تیرائی - اور دوسرے نے فولاد  
کی تُکلی بے ہوا نکھ پر آرائی - بادشاہ اُنکے کسب  
سے خوش ہوا اور ہر ایک کو انعام دیکر رخصت کیا \*

## ۱۵ حکایت

*A Dog at hand better than a Brother at a distance.*

ایک شخص کتے کو بہت پیار کیا کرتا - کسی نے

اُسے پوچھا تم کتے کو کہوں اتنا چاہتے ہو؟ اُسنے  
جواب دیا کہا تم نے یہہ مثل نہیں سنی کہ سگ  
حضور بہ از برادر دور \*

## ۱۶ حکایت

*Every one receives according to his Work.*

ایک راجہ نے کسی کنگال برہمن سے پوچھا کہ مجھے  
اور تجھے بھوجن اور کلیوا کون کرواتا ہی؟ اُسنے جواب  
دیا کہ پرمیشہ - پھر پوچھا کہ اسکا کہا سبب ہی جو  
مجھے کو اس زیادتی سے اور تجھے کو اس کمی سے؟  
برہمن بولا مہاراج! یہہ دوہا کہا تمکو نہیں پہنچا  
رام جھرو کہے بیٹھہ کر سب کا مَجرا لے -

جیسی جاکي چاکري ویسا واکو دے -

یعنی رام سب کا کام دیکھتا ہی جو جیسا کرتا ہی  
اُسکو ویسا ہی دیتا ہی \*

## ۱۷ حکایت

*Consequence of leaving Duty for Pleasure.*

دو سپاہی آپس میں کسی شہر کے کوچے میں خانہ جنگی کر رہے تھے - ایک جلاہا یہہ خبر سنتے ہی اپنے کرگہ سے اُتھ کر اُس کوچے میں آیا اور تماشا دیکھنے لگا - قضا کار ایک تلوار جو دوسرے کے سر سے اُچتی تو جلاہے کے آ لگی - مثل کرگہ چھوڑ تماشا جے ناحق چوت جلاہا کھائے \*

## ۱۸ حکایت

*Impudence of Thieves.*

دو چار چور رات کو جمع ہو کر کسی سپاہی کی حویلی کو چلے - کسو طرف سے جب اُسکے اندر جانے کا قابو نہ پایا تو دروازے کی چول اکھار نے لگے - اِنِّثاقاً اَذکی آہت سے وہ سپاہی چُونک اُتھا اور کھنکھارنے لگا - تب وہ ہنس کر کہنے لگے - ہوگی کب تک بچا خبرداری چور جاتے رہے کہ اندھیاری \*

## ۱۹ حکایت

*Singular Mistakes created by the misunderstanding of Words.*

ایک شخص روزگار کے واسطے اپنے شہر سے کسی ملک کو چلا - راہ میں ایک کوئے پر بیٹھ کر کہنے لگا کہ ایک کھاؤں کہ دونوں؟ اتفاقاً اُس کوئے میں دو پریاں رہتی تھیں - انہوں نے یہہ جانا کہ کوئی راکس ہی ہمیں کھایا چاہتا ہی - اس دہشت سے ایک ایک توڑا روپئیوں کالائیں اور اُس مسافر کے سامنے رکھ گئیں وہ مال مفت لیکر اپنے گھر شوق سے چلا آیا \*

## ۲۰ حکایت

*The Fool fears the Wise as the Wise contemns the Fool.*

ایک شخص نے کسی دانا سے کہا کہ عقل مند جاہل کو بہت بُرا جانتا ہی - دانا نے اُسے جواب دیا کہ جیسی اُسکو اُسے نفرت ہی ویسی ہی اُسکو اُسے وحشت \*

## ۲۱ حکایت

*The Friendship of the Mean is like a Foundation of Sand.*

ایک کمینے اور بھلے آدمی سے افلاس میں دوستی  
 ہوئی - کمینہ دولت مند ہوتے ہی نجیب زادے سے  
 آنکھیں چرانے لگا - تب وہ خفا ہو کر بولا یہ سچ ہی  
 کمینے کی دوستی جیسی بالو کی بھیت \*

## ۲۲ حکایت

*Evil repaid with Good.*

ایک فقیر کسی عمدہ کی دیورہی پر گیا اور گالیاں  
 دینے لگا - وہ دولت مند ہرگز چین بچھین نہ ہوا بلکہ کچھ  
 اُسکو روپے دلوائے - ایک صاحب نے پوچھا حضرت  
 سلامت یہ کہا؟ بولا نیکی نیک را بدی بد را \*

## ۲۳ حکایت

*The World a Scene of Changes.*

ایک مرید اپنے پیر کی خدمت میں آ کر کہنے لگا کہ

پیر مرشد آج فلا نے بادشاہ نے دُنیا سے رِحلت کی اور  
اُسکی جگہ فلا نا شخص بادشاہ ہوا۔ یہہ خبر سنتے ہی  
پیر ہنسا اور کہنے لگا بابا دید دُنیا کی دمبدم کیجئے  
کِسکی شادی اور کِسکا غم کیجئے \*

## ۲۴ حکایت

*Evasion of a difficult Question.*

کسی شخص نے مجنوں سے پوچھا کہ خلافت حق  
حضرت امام حسین کا ہی یا یزید پلید کا؟ مجنوں نے  
کہا اگر فی الحقیقت پوچھو تو لیلی کا ہی \*

## ۲۵ حکایت

*Religion must not be used to sanction Crimes.*

کوئی شخص ایک بکرا کسی جگہ سے لوٹ کر لایا اور  
دوست سے اپنے کہا وہ نہایت دانا اور ظریف تھا پوچھا کہ  
اُسکو حلال کرنا درست ہی؟ اُسنے کہا نہیں۔ مگر جھٹکا \*

## ۲۶ حکایت

*Disgrace of giving too late.*

ایک آزاد کسی قاضی کے گھر گیا - دیکھا کہ قاضی  
 کی دآرھی نہایت بڑی ہی - سرال کیا کہ با با آل  
 عیال والے کچھ مولاً نام کا بھی ہی ؟ قاضی ناخوش  
 ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا تب آزاد نے کہا با با کان  
 مت دبا - لاچار ہو قاضی نے کچھ دلوا دیا - تن آزاد  
 بولا کہ با با کہوں نہ ہو آخر غازی مرد ہی ؟ قاضی بہت  
 شرمندہ ہو دم کھا رہا \*

## ۲۷ حکایت

*Bad Excuse formed by a Pun upon Names.*

ایک آزاد قاضی قوی کے گھر گیا اِتِّفَاقاً وہ وقت  
 نماز کا تھا - قاضی نے کہا آئے حضرت آپ بھی نماز  
 پڑھئے - فقیر نے کہا با با کہا کیجئے شیطان قوی ہی ؟  
 قاضی شرمندہ ہو دم بخور رہا \*



## ۲۸ حکایت

*Courage needed in Battle.*

اکبر نے بیربل سے پوچھا کہ لڑائی کے وقت کہا کام آتا ہے؟ بیربل نے عرض کی کہ جہاں پناہ اوسان - بادشاہ نے کہا ہتھیار اور زور کہوں نہیں کہتا؟ بیربل نے کہا جہاں پناہ اگر اوسان خطا ہو جاوے تو ہتھیار اور زور کس کام آوے؟

## ۲۹ حکایت

*The division of Property.*

ایک دولت مند عورت کی دو لڑکیاں تھیں - بڑی دیل کی بھاری اور چھوٹی چھچھوڑی جب وہ مر گئے تب بڑی ما کے مال کی مالک ہوئی - چھوٹی نے چاہا کہ میں اپنا حصہ لوں اور جدا ہو کر رہوں - بڑی نے دو چار عورتیں جمع کر کے یہ بات کہی کہ بی بیو! اس صورت پر یہ بخر مانگتی ہے - چھوٹی بولی چل اتنی شیخی مت کر ایک توے کی روتی کہا چھوٹی کہا موتی؟

## ۳۰ حکایت

*Generosity of a Child.*

ایک روز نواب سیف خاں ہاتھی پر سوار تھے اور لڑکا اُنکا سامنے بیٹھا تھا۔ کسی آزاد فقیر نے سوال کیا کہ او بابا سیفو ایک آدھہ چٹا اس فقیر کو دلو؟ نواب نے تو سُکر منہ پھیر لیا۔ پر لڑکے نے ایک اشرفی جیب سے نکال اُسکے ہاتھ دی۔ فقیر خوش ہو کر بولا سیف تو پت پڑی پر نیچے نے کات گیا \*

## ۳۱ حکایت

*Evil repaid with Good.*

ایک امیر پالکی پر سوار چلا جاتا تھا۔ کسی مفلس نے اُسے ایک دھیلا مارا۔ اُس نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ اسے دو روپی دو۔ اُنہوں نے کہا یہہ کہا؟ اُس نے دھیلا مارا آپ روپی دیتے ہیں؟ بولا اُس نے مجھے درخت بارور سمجھ کے دھیلا مارا ہی اور میرا پھل روپیا ہی \*

## ۳۲ حکایت

*Trick of a Gamester.*

ایک سپاہی کچھ بازی لگا کر کسی بنٹے کے ساتھ  
چوہڑ کھیلتا تھا \* اِتِّفَاقًا سپاہی نے پانچ سو روپی  
ہارے - تب اُس نے بنٹے سے فریب کیا اور کہنے لگا  
کہ کہوں ساعوجی اگر سچل کھیلتے تو البتہ آج پانچ سو  
روپی دینے آتے - بنٹے نے مدعی معلوم کر کے کہا  
ہاں صاحب سچ کہتے ہو میں نے بھر پائے \*

## ۳۳ حکایت

*Singular Occurrence.*

ملا دو پھارا جب ہندیا میں پہنچے لوگوں سے پوچھا  
کہ اس بستی کا نام کیا ہے ؟ لوگوں نے کہا ہندیا - ملانے  
کہا دو پھارا ہندئے میں آ کر اب کہاں جاوے ؟ پس  
وہیں مقام کیا - بعد چند روز کے عالم فانی سے کوچ کیا \*

## ۳۴ حکایت

*Three Questions answered by one Word.*

ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ میں تین باتیں  
کہتا ہوں تو تینوں کا جواب ایک بات میں دے  
روٹی جلی کپوں؟ گھوڑا آرا کپوں؟ اور پان ستر کپوں؟  
وزیر نے کہا جہاں پناہ پھیرا نہ تھا \* بادشاہ بہت  
خوش ہوا اور مرتبہ زیادہ کیا \*

---

## ۳۵ حکایت

*Sagacity of the Fox.*

کسی نے لومڑی سے کہا کہ تجھے گوشت پیت بھر  
کھلاؤں اگر پیغام گانوؤں کے کتوں کو پہنچا دے -  
روبا بولی کہ اس معا ملے میں فائدہ بہت ہی جو  
میرا گوشت بیچے \*

---

### ۳۶ حکایت

*A moral worse than a natural Fall.*

کسی نے ایک سے پوچھا اگر کوئی اونچے سے گرے  
تو کہا ہو؟ کہا کہ اونچے کا گرا سنبھل سکتا ہی پر  
نظروں کا گر ہوا نہیں سنبھل سکتا \*

### ۳۷ حکایت

*Troubles of Women when their Husbands go to Battle—  
and their only Remedy.*

اورنگ زیب دکن کی مہم پر تھے۔ تب کسی عورت  
نے تاسف سے اپنے خاوند کے خط میں یہ دوہا لکھا \*  
برہ بٹھا کی تاب میں نہ آوے نیر  
سب کے لذت بتور کے لیگئے عالم گیر  
یعنی جدائی کے دن سے آنکھ میں پانی بھر آتا ہی  
کہونکہ سبکے شوہروں کو لیگئے عالم گیر \*  
اتفاقاً وہ خط پکڑ گیا اور بادشاہ کی نظر مبارک سے

گُذرا تِن پہہ دُہا بادشاہ نے دستخطِ خاص سے لکھہ کر  
اَلتا روانہ کیا \*

بیٹھہ رھو سنتو کھہ کر من میں راکھو دھیر  
سائیں سے مٹتی کرو جو بہوڑیں عالم ئیر  
یعنے صبر کرو خاطر جمع رھو اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو  
کہ عالم گیر کو فتح ہو \*

### ۳۸ حکایت

*Insignificance of a Man out of Office.*

ایک شخص کہیں کا فوجدار تھا وہاں سے تغیر ہو کر اپنے  
گھر کو چلا - رستے میں وہاں کے زمینداروں نے اُسے لوٹا  
اور باز دھکر مارنے لگے - اُس نے کہا کل کی بات ہی  
تم سب آکر مجھے سلام کرتے تھے - آج مجھے مارتے ہو  
اُنہیں سے ایک بولا تم نے یہ بات نہیں سنی ہی  
اترا شکنہ مردک نام ؟ یعنی کوتوال چھوٹنے سے لوگ  
آسکو بد کہتے ہیں \*

### ۳۹ حکایت

*Fall from a Horse.*

ایک شخص گھوڑے پر چلا جاتا تھا اِتِّفاً گھوڑا  
سیخ پا ہوا وہ گر پڑا۔ ایک شخص کھڑا دیکھتا تھا اُسے  
کہنے لگا کہ تُم کیسے چڑھتے ہو جو گر گر پڑتے ہو؟  
بولا تُم نے نہیں سنا ہی جو چڑھیگا سو گریگا؟

### ۴۰ حکایت

*As we sow we shall reap.*

ایک فقیر نے کسی شخص سے سوال کیا کہ مجھے  
کچھ دے اُس نے بہت گالیاں دیں۔ وہ بولا اچھا  
با با جیسا دوگے ویسا پاؤ گے \*

### ۴۱ حکایت

*Beggar repulsed.*

ایک بھوکھا قاضی کے یہاں گیا۔ کہنے لگا میں

بھوکھا ہوں کچھ مجھے دُتو کھاؤں \* قاضی نے  
 کہا کہ یہ قاضی کا گھر ہی قسم کھا اور چلا جا \*

## ۴۲ حکایت

*Corn the Life of Man.*

ایک شخص مُتّھی میں گیہوں لئے چلا جاتا تھا۔  
 کسی نے پوچھا کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ بولا  
 جانِ آدم - اُس نے کہا دیکھو - اُس نے دکھا دیا \*

## ۴۳ حکایت

*Method of knowing the Good and the Bad.*

کسی نے کتے سے پوچھا کہ تو رستے میں کبوں پڑا  
 رہتا ہے؟ بولا کہ نیک و بد پہچاننے واسطے - اُس نے کہا  
 تو کبوتر معلوم کرتا ہے؟ بولا جو بھلا ہے سو مجھے  
 کچھ نہیں کہتا اور جو بُرا ہے سو تھوکر مار جاتا ہے \*



۴۴ حکایت

*One Calamity follows another.*

ایک شخص کو تھے پر سے گرا اُسکی تانگ توت لئی  
تب اُسے پالکی پر دال کے لے چلے کہ یکایک پالکی کا  
بانس توت گیا۔ ایک اُس کے رفیقوں میں سے بولا  
کہ یہ عجیب طرح کی بات ہی - وہیں اُسنے کہا کہ  
اِسکا کچھہ اچنبھا نہیں کس واسطے کہ یہہ مثل مشہور  
ہی - کانے چوت کنوڑے بہیت - یعنی اندھا چوت  
پاتا ہی فتحمند کو نظر ملتی ہی \*

۴۵ حکایت

*What is easily got is soon spent.*

دو شخص آپس میں متفق ہو کر روزگار کے واسطے  
کسی ملک کو چلے جاتے تھے کہ راہ میں اُنکو ایک  
توڑا ہزار اشرفی کا ملا - دونوں بہت خوش ہو کر اپنے  
گھر کو آئے اور تھوڑے دنوں میں سب کا سب اُڑا  
دیا موافق اِس مثل کے - مالِ مفت دِل بے رحم \*

## ۴۱ حکایت

*A good Father and a bad Son.*

ایک شخص نہایت عابد و پرهیزگار تھا اور اُسکا بیٹا  
 اتنا ہی خرابا تھی و بدکارا \* ایک نے اُسکے بیٹے کو  
 دیکھ کر کسی سے پوچھا کہ یہ کسکا بیٹا ہی جو اتنا  
 آوارہ ہی ؟ اُسنے کہا فلاں کا - تب وہ بولا بورا بنس  
 کبیر کا جب اُچا پوت کمال - یعنی دُوب گیا کبیر کا  
 خاندان جب کمال بیٹا پیدا ہوا \*

## ۴۷ حکایت

*The World is lost to him who loses himself.*

ایک شخص دریا میں دُوبتا تھا - کئی آدمیوں کو  
 کنارے پر دیکھ کر پُکارنے لگا کہ ارے یارو ! مجھے  
 نکالو - نہیں تو جگ دُوبا - لوگوں نے اُس دریا سے اُسے  
 نکال کر پوچھا کہ جہاں کیونکر دُوبتا ؟ اُسنے کہا کہ تم  
 برے بیوقوف ہو - کہا تم نے یہ مثل بھی نہیں سنی  
 ہی ؟ آپ دُوبے تو جگ دُوبا \*

## ۴۸ حکایت

*See before you purchase.*

ایک شخص کو ایک چیز درکار تھی - اُسنے رستے میں ایک راہی سے کہا وہ بولا کہ وہ چیز میرے گھر میں ہی - اگر اُسکی قیمت فیصل ہو تو میں دکھاؤں - اُسنے کہا کہ میں اُسے دیکھوں تو اُسکا مول تھراؤں - وہ کہنے لگا کہ پہلے مول ہولے تو میں دکھلاؤں - تب وہ بولا کہ یہ وہی نقل ہی گھر گھوڑا نحاس مول - یعنی گھر میں گھوڑا - بازار میں قیمت \*

## ۴۹ حکایت

*Those who interfere with Quarrellers are not thanked.*

دو آدمی آپس میں لڑتے تھے - ایک شخص چھڑانے لگا - تب اُن دونوں نے کہا کد تو کون ہی جو چھڑاتا ہی؟ ہم جانیں ہمار کام جانے - تب اُس نے کہا مجھے کہا؟ تم لڑا کرو - گوشت خر دندان سگ - یعنی گدھیکا گوشت کتنا کھانے کے لائق ہی کھانے دو مجھے کہا؟

## ۵۰ حکایت

*Boasting reproved.*

ایک بھٹے کا بیٹا اجنبی سپاہیوں میں بیٹھ کر شکوہ کرتا تھا کہ میں ایسا تیر لگتا ہوں کہ ترازو ہو جاتا ہی - ایک شخص اُسکے جان پہچانوں میں سے وہاں آ نکلا - اُسکی یہ بات سنکر کہنے لگا کہ تیری وہی نقل ہی - باپ نہ ماری پیدرِی بیٹا تیر انداز - یعنی باپ چھوٹا جانور بھی مار نہیں سکتا ہی بیٹا تیر انداز کہلاتا ہی \*

## ۵۱ حکایت

*Affray of two Friends.*

دو مرد آپس میں دوستی رکھتے تھے - ایک اُنمیں سے نہایت شریر تھا - وہ جب تب اُس دوسرے کو چھیڑتا اور دھول چھکڑ مارا کرتا - دوسرے نے خفا ہو کر ایک لٹھہ ایسا مارا کہ اُسکا سر پھوٹ گیا - وہ بولا تو نے یہہ کہا کیا ؟ اُس نے کہا تو نے یہہ مثل نہیں سنی ؟ سو سنا رکھی نہ ایک لہار کی \*

## ۵۲ حکایت

*The Reviler punished.*

ایک بھات کسی لہار کو گالیاں دیتا تھا - اُس نے اُسکو خوب سا مارا - وہ کوتوال کے یہاں نالشی ہوا - اُس نے پوچھا کہ تجھے کس واسطے مارا ہی؟ وہ بولا میں نے گالی دی تھی - تب کوتوال نے کہا کہ چل یہاں سے جا - کہا تو نے یہہ مثل نہیں سنی؟ کسی کا منہ چلے کسی کا ہاتھ \*

## ۵۳ حکایت

*Promotion is from God.*

کسی شہر میں ایک مُغلس بے روزگار آ پڑا پھر تا تھا - ایک شخص نے اُسے کہا کہ تم اس شہر میں کہو حیران پھر تے ہو؟ اگر پچھم یا دکھن کو جاؤ تو دو روپی روز کے نوکر ہو - اُس نے کہا کہ جو ایسی بات کہتے ہو شاید تم نے یہہ مثل نہیں سنی؟ پچھم جاؤ کہ دکھن کرم کے وہی لچھن \*

## ۸۴ حکایت

*A Repartee.*

ایک برے آدمی نے اپنے کسی دوست سے کہا  
 کہ جتنے ناموں میں بان آتا ہی مثل فیل بان ساربان  
 وغیرہ سب بد ذات ہیں - اُس نے کہا اے مہر بان سچ  
 کہتے ہو \*

## ۸۵ حکایت

*The Camel and the Ass.*

ایک اونٹ اور گدھے سے نہایت دوستی تھی اتفاقاً  
 دونوں کو سفر درپیش ہوا - درمیان راہ کے ایک ندی  
 ملی - پہلے اونٹ پانی میں پیتھا - اُس کے پیٹ تک  
 پانی ہوا - کہنے لگا اے یار ادھر آؤ پانی تھوڑا ہی -  
 گدھا بولا سچ ہی تیرے شکم تک ہی تجھے تھوڑا  
 معلوم ہوتا ہی - لیکن میری پیٹھ تک ہوگا - میں  
 دُوب جاؤنگا \*

## ۵۱ حکایت

*To seek Religion in the world is like seeking a Camel on a house-top.*

ابراہیم ادھم بادشاہ نے خواب دیکھا کہ ایک شخص کو تھے پر کچھ دھونڈتا ہی پوچھا کہ اسی عزیز! تو کہا دھونڈتا ہی؟ کہا میرا اونٹ کھویا گیا ہی بادشاہ نے کہا تو کہا احمق ہی جو بالا خانے پر اونٹ دھونڈتا ہی! اُس نے کہا بیوقوف تو ہی جو بادشاہت میں خدا کو دھونڈتا ہی - کہتے ہیں کہ اُسی روز سے بادشاہ نے سلطنت چھوڑ فقیری اختیار کی \*

## ۵۷ حکایت

*The Gamester worse than the Thief or Drunkard.*

ایک بادشاہ نے تین شخص کو بلا کر پوچھا کہ تم کہا کام کرتے ہو؟ ایک نے کہا کہ چور ہوں چوری خوب کرتا ہوں - دوسرے نے کہا کہ میں شرابی ہوں شراب

خوب پیتا ہوں - تیسرے نے عرض کی کہ جہاں پناہ !  
 میں جواری ہوں جو خوب کھیلتا ہوں - اگر فرمائے  
 تو ایک دانوں میں آپکی ساری سلطنت کو لگا دوں -  
 بادشاہ نے چور اور شرابی کی جان بخشی کی اور اُس  
 جواری کی گردن ماری \*

## ۵۸ حکایت

*Sagacity of the Blind Man.*

ایک شخص نے اندھے سے پوچھا کہ تم کھیر کھاؤ گے ؟  
 اُس نے کہا کھیر کیسی ہوتی ہی ؟ کہا سفید ہوتی ہی -  
 پھر اُس نابینا نے پوچھا سفید کیسا ہوتا ہی ؟ تب  
 اُس شخص نے کہا جیسا بگلا - اندھے نے کہا بگلا کیسا  
 ہوتا ہی ؟ اُس نے اپنا ہاتھ تیرھا کر کے کہا ایسا ہوتا  
 ہی - اندھے نے تَتُّول کر کہا کہ ایسی کھیر نہ کھا سکونگا  
 حلق میں پھنس جائے تو مرجائونگا \*



## ۵۹ حکایت

*Quarrel of the Mosquitoes and the Wind.*

ایک دن مچھروں نے حضرت سلیمان پیغمبر سے  
 نالیش کی کہ ہوا ہم کو بہت ستاتی ہے - رہنے نہیں  
 دیتی - پیغمبر نے اس بات کے سنتے ہی ہوا کو بلایا -  
 اُسکے آتے ہی مچھروں نے اپنی اپنی راہ لی - جب  
 ہوا حضرت سے رخصت ہوئی پھر مچھروں نے آکر  
 داد بیداد کی - حضرت نے فرمایا کہ اُسکے آتے ہی  
 تم سب بھاگ جاتے ہو بغیر مقابلے دونوں کے عدالت  
 کب ہونکر کروں ؟

## ۶۰ حکایت

*A witty remark sometimes better than a sound argument.*

چند دہقانی ایک عامل کے واسطے بادشاہ کے پاس  
 آئے اور اپنا انصاف چاہا - بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے  
 نوکروں میں کوئی ویسا عادل نہیں - وہ سر سے پانوں تک  
 عدل سے بھرا ہے - اُن دہقانیوں میں ایک لطیفہ گو تھا

اُسنے کہا مُناسب ہی کہ اُسکا ایلک ایلک عضو تکرے  
تُکرے کر کے شہر بشہر بھیج دیجئے جو تمام مُلک  
عدل سے بھر جاوے - شاہ کو یہ لطفہ پسند آیا  
اور حاکم کو تغیر کیا \*

## ۶۱ حکایت

*The Mendicant and the Ethiopian.*

ایک آزاد نے حبشی سے سوال کیا - او بے کویلے کی  
صورت ! کچھ خدا کی راہ پر ہمیں دے \* حبشی نے  
گالی دی - اُس آزاد نے جواب دیا کہ چتختا کہا ہی ؟  
اس لطیفے پر حبشی نے ایلک روپا دیا - تب اُس  
آزاد نے دعا دی - لال رہ \*

## ۶۲ حکایت

*Folly of believing Absurdities.*

ایک بھولا آدمی کہیں نوکر تھا - بہت روز گزر گئے

تھے کہ گھر کی کچھ خبر نہ لی تھی - تب اُس کی بیبی نے انتظار کی کھینچ کر ایک آدمی کو بھیجا - خفگی کے مارے کہہ دیا کہ میاں سے کہنا بیبی تمہاری راند ہوئی - اُس نے جا کر یہی کہا یہہ خبر سنکر رونے لگا - جو لوگ وہاں حاضر تھے پوچھنے لگے کہو صاحب کہوں روتے ہو؟ کہا کہا بتاؤں جو راند ہوئی - انہوں نے کہا تم تو جیتے جاگتے بیٹھے ہو جو راند کس طرح ہوئی؟ کہا سچ ہی لیکن گھر سے آدمی آیا ہی جھوٹہ نہیں کہیگا \*

### ۶۳ حکایت

*The slothful Servant.*

ایک کایتہ اور اُسکا غلام دونوں ایک گھر میں سوتے تھے - لا لانے کہا وام چیرا ! دیکھ تو پانی برستا ہی یا کھل گیا - اُس نے کہا برستا ہی - پوچھا تو کس طرح جانتا ہی تو تو پڑا سوتا ہی؟ کہا بلی آئی تھی اُسکو

میں نے تَتُولَا تھا بھیگی تھی \* کہا چراغ بُجھا دے۔  
 کہا منہ تھانپ کے سو رہو اندھیرا ہو جایگا \* پھر  
 کہا دروازہ بند کر دے۔ کہا بھیا جی دُکام ہمنے کئے  
 ایک کام تم کرو \* غرض ایسا حجتی اور سُست تھا  
 آخر نہ اُٹھا۔ پڑا پڑا جواب دیتا رہا \*

## ۶۴ حکایت

*Lazy Excuses.*

ایک مُسلمان بیمار تھا۔ غلام سے کہا کہ فلا نے حکیم  
 کے پاس جا کر دوا لا۔ اُس نے کہا شاید حکیم جی اسوقت  
 گھر میں نہ ہوویں۔ کہا ہونگے جا۔ تب اُس نے کہا اگر  
 مُلاقات بھی ہووے لیکن دوا نہ دیں۔ تد کہا رُقعه ہمارا  
 لیجا البتہ دینگے۔ پھر کہا کہ جو اُنہوں نے دوا بھی  
 دی اور فائدہ نہ کرے۔ کہا اِی کم بخت یہیں بیٹھا  
 تمہیدیں باندھا کریگا یا جایگا۔ کہا صاحب! فرض کیا  
 کہ اگر فائدہ بھی کرے تو حاصل کیا؟ آخر ایک دن  
 مرنا برحق ہی۔ جیسا اب مرے تیسرا تب \*

## ۶۵ حکایت

*Mistakes of Foreigners.*

ایک مُغل ولایتِ زاہندوستان میں آکر بڑا آدمی  
 ہوا۔ ایک روز اُسکے یہاں ناچ ہوتا تھا رنڈیاں یہہ خیال  
 گا رہیں تھیں۔ رنگیلی چہیلی دُلہن کسی نے  
 پوچھا کہ آغا صاحب! آپ سمجھتے ہیں یہہ کہا گاتی  
 ہیں؟ کہانے۔ کسواسطے میں نہیں سمجھتا ہوں میں  
 دُورس سے ہندوستان میں ہوں؟ دے گاتی ہیں  
 چہیلی رنگیلی یعنی چہہ رنگیں بلی \*

## ۶۶ حکایت

*Flies made to humble the Proud.*

ایک روز ہارون رشید بادشاہ کے مُنہ پر مگھی آن کر  
 بیٹھی وہ دق ہوا اور اپنے ایک مُصاحب سے پوچھا  
 کہ خُلق مگھی کی حق تعالیٰ نے کس واسطے بنائی؟

اُس نے کہا جہاں پناہ ! مُتکبروں کی نخوت توڑنے کو -  
بادشاہ سُنکر چُپ ہو رہا \*

## ۶۷ حکایت

*Astrology exposed.*

ایک بادشاہ نے اپنا لَرکا کسی مُعَلِّم کے حوالے کیا کہ اِسے اِلِمِ نَجُوم سِکھاؤ۔ جب اُس میں کَامِل ہو تب میرے پاس لاؤ۔ مُلّا نے بَری مَحَنّت و شفقت سے جتنے مدارِج اُس اِلِم کے تھے اچھی طرح پڑھائے۔ جب دیکھا کہ لَرکا ماہر ہو چکا تب حُضُور میں عِرض کی کہ خَلَفِ رَشید آپکا نَجُوم میں فائِق ہوا۔ جب چاہئے تب اِمْتِحان لیجئے۔ ارشاد کیا کہ ابھی بُلَاؤ۔ لَرکا آیا اور آداب بجالایا۔ بادشاہ نے انگوٹھی مُتّھی میں لی اور پوچھا کہو بَیتا ! ہمارے ہاتھ میں کہا ہی ؟ کہا کُچھ شے مَدُور سی حاقے کی صورت اور اُس میں پتھر بھی ہی۔ حضرت نے کہا اُسکا نام کہا ہی ؟ کہا چکی کا پات۔ شاہ

نے مُعَلِّم کی طرف دیکھا اُس نے عرض کی کہ قِبْلہءِ عَالَم !  
عام کا قُصور نہیں۔ یہ عقل کا نُقصان ہی \*

## ۱۸ حکایت

*The Baker and the Traveller.*

ایک نان بائی رُتیاں پکا پکا رکھتا جاتا تھا۔ ایک  
مُسافر اُس کے پاس آئیٹھا اور کھانے لگا۔ اُس نے کہا تو میری  
رُتیاں کہوں کھاتا ہی ؟ بولا کہا تُم نے یہ بات نہیں  
سُنی ؟ تو نے کی تیری - تغاری کی میری \*

## ۶۹ حکایت

*Abuse of Power.*

ایک موٹے کنگڑے نے ایک دُبلے پتلے کو پکڑ خوب  
سامارا۔ کسی نے پوچھا کہ تو نے اُس کی کہا تقصیر کی  
تھی جو اُس نے تجھے مارا ؟ بولا تقصیر تو کُچھ بھی  
نہیں کی لیکن یہ وہی نقل ہی کہ دُبلے کو  
ماریں شاہ مدار \*

## ۷۰ حکایت

*Sharp Reply of a Learned Man.*

ایک مُلّا جب اپنے لوگوں سے اُزردہ ہوتا تو کہتا  
میں کسی مُلک کو چلا جاؤنگا \* آخرش ایک روز  
نہایت رنجیدہ ہو کر بولا کہ لو میں اب جاتا ہوں \* اُسکے  
گھر کے نزدیک ایک مسجد تھی ۔ وہاں جا کر بیٹھ رہا ۔  
ایک نے اُسے کہا کہ تُو اِس شہر سے جاتے تھے ۔ بولا  
کہ تُو نے یہہ مثل نہیں سُنی ۔ مُلّا کی دُور مسجد تک \*

## ۷۱ حکایت

*The inattentive Scholar.*

ایک حکیم نے اپنے لڑکے کو نصیحت کی بعد اُسکے  
لڑکے سے پوچھا کہ میں نے جو جو کہا وہ سب  
تو سمجھا ؟ بولا کہ کیا ؟ اُس نے کہا کہ اب تک تو کہاں  
تھا جو میری بات نہ سُنی ؟ یہہ کہنے لگا کہ میں  
اِس فکر میں تھا کہ میخ جو گارتے ہیں اُسکی مٹی  
کون لیجاتا ہی ؟



## ۷۲ حکایت

*Attention should be paid to the Wants of Servants  
without their asking.*

ایک غلام جارے کے موسم میں اپنے میاں کے پیچھے  
مارے سردی کے کانپتا چلا جاتا تھا - ایک بھلے مانس  
نے اُسے دیکھ کر کہا کہ تو جو اتنی تھند کھاتا ہی  
اپنے میاں سے کپوں نہیں کہتا ؟ وہ بولا کہا میاں کی  
آنکھیں نہیں جو میں کہوں ؟

## ۱۳ حکایت

*We must not waste trifling things.*

ایک بدھا لوہیکا پیسا ہاتھ میں لئے چلا جاتا تھا -  
ایک نے پوچھا کہ تیرے ہاتھ میں کہا ہی ؟ اُس نے کہا  
کھونٹا پیسا ہی - وہ بولا کہ اگر کھونٹا ہی تو تو اُسے  
پھینک کپوں نہیں دیتا ؟ کہنے لگا تم نے یہ مثل نہیں  
سنی ہی - کھونٹا پیسا کھونٹا بیتا وقت پر کام آتا ہی \*

## ۷۴ حکایت

*The Bold Robber.*

ایک اہیر ایک بھینس لئے جاتا تھا - شہر کے باہر میدان میں ایک زمیندار حرام زادہ ایک لاقہی لئے کھڑا تھا - اُسے اُسے تنہا دیکھ کر دھمکا کہ بھینس چھین لی اور اپنے گھر کی راہ لی - تھوڑی دور گیا تھا کہ ایک نے پوچھا کہ تو اسے کہاں سے لایا؟ یہ تو ایک مسافر کے پاس تھی - وہ بولا کہا تم نے یہ مثل نہیں سنی - جسکی لاقہی اُسکی بھینس \*

## ۷۵ حکایت

*Robbery.*

ایک مہاجن کی روکر کہیں کو جاتی تھی - رستے میں قضا قوں نے مار لی - اُسکے ساتھ کے آدمیوں نے آکر اُسے خبر دی کہ روکر ماری گئی - مہاجن نے کہا کہ تم نے کہوں جانے دی؟ انہوں نے کہا کہ تم نے یہ نفل نہیں سنی؟ جسکے ہوویں چار گندیا دھول مار لیں

چھین روپیہ - یعنی جسکے تابع دس آدمی ہوویں وہ  
زبردستی سے لوگوں کا روپیہ چھین لے \*

## ۷۶ حکایت

*The Giver and Taker.*

ایک فقیر نے ایک دولت مند سے سوال کیا - اُس نے ایک  
روپیہ دیا - جب وہ لیکے چلا تب اُسے بلا کے روپیہ چھین  
لیا - فقیر کہنے لگا بابا یہہ کہا؟ تو نے آپہی دیا آپہی  
چھین لیا - اُس نے کہا سائیں! یہہ مثل تِنے نہیں سنی؟  
داتا کے تین گن - دے - دلاوے - دیکے چھین لے \*

## ۷۷ حکایت

*Assistance given to the Profligate is vain.*

ایک صاحب مروت کا بھائی نہایت شریر اور بد ذات  
تھا - جب تب ایسا کام کرتا کہ حاکم کے یہاں پکڑا  
جاتا - ذی مروت بھائی کچھ اپنا خرچ کر کے اُسے چھڑا  
لاتا - یہاں تک کہ وہ غریب مُفلِس ہو گیا - ایک نے

اُسے کہا کہ بابا! تو نے عبث بھائی کے واسطے اپنے تمیں  
برباد کیا - اُسے نکال کہوں نہیں دیتا؟ اُس نے کہا کچا تم نے  
یہہ مثل نہیں سنی ہی؟ تو توئی بانہہ گل چندرے -  
یعنے تو تھات گلے سے لگا رکھیں \*

## ۷۸ حکایت

*The Bargain and something to boot.*

ایک سپاہی نے بازار سے کچھ چیز مول لی اور ایک  
چیز اُسے بیش قیمت اُٹھا کے لے چلا - اُس کے مالک  
نے کہا اسے کہوں لئے جاتے ہو؟ کہنے لگا اُسکی  
روکن میں - وہ بولا کہ تمہاری وہ مثل ہی - پڑیا مول  
پہنسن گھتونا \*

## ۷۹ حکایت

*The Robber detected—his Confession.*

ایک صراف اشرفیوں کا توڑا لئے جاتا تھا - اُسے  
دیکھ کر ایک رھمار کا جی لپچایا - وہ اُسکے پیچھے لگ

چلا۔ تھوڑی دور جا کے اُس نے چاہا کہ تورا چھین لے -  
 اِس مابین میں کئی ایک آدمی آگئے - اُنہوں نے  
 اُسکی مُشکیں باندھ لیں اور کوتوال کے یہاں لے چلے -  
 کسی نے اُسے دیکھ کر کہا کہ توجب ادھر سے گیا  
 تھا تب تو تیرا یہ حال نہ تھا - اتنی دیر میں تو نے  
 کہا کیا جو باندھا گیا ؟ اُس نے کہا میری وہی نقل ہی -

مکھی بیٹھی شہد پر پنکھہ گئے لپٹاے

ہاتھ ملے اور سر دھنے لالچ بُری بلاے

## ۸۰ حکایت

*Wishes for Wealth vain.*

ایک غریب مُغلس ایک دِن اپنے یاروں سے کہنے لگا  
 کہ میں اگر بادشاہ ہوؤں تو تم سب اَشناؤں کو بڑا  
 آدمی کروں - اُنہیں سے ایک بول اُٹھا کہ نہ نو من  
 تیل ہوگا نہ رادھا ناچِگی \*

## ۸۱ حکایت

*Soap mistaken for Cheese.*

نادر شاہ جب شاہ جہان آباد میں داخل ہوا تب اُسکی فوج میں سے کتنے مغل شہر کی سیر کو آئے۔ ایک اُنمیں سے بھوکھا تھا \* اتفاقاً کسی ساپن گر کی دکان میں ساپن کے برے برے ڈالے نظر آئے۔ کہنے لگا ان چکتیوں سے پنیر کی ایک چکتی جلد مجھے دو کہ میں نہایت بھوکھا ہوں۔ ساپن گر بولا آغا صاحب یہ ساپن ہی پنیر نہیں۔ تب جھنجھلا کر مغل نے کہا شیریر! تم تھیک نہیں کہتے ہولاؤ۔ جب اُسنے دیکھا کہ یہ عقل کا اندھا مارے کا نہیں ایک ڈالا ساپن کا حوالے کیا۔ اُسنے ایک براسا تکر توڑ کر منہ میں ڈال لیا۔ سارے ہونٹ پھٹ پھٹ سے۔ جب جیب ترک گئے تب گھبرا کے کہنے لگا۔ اہی اُوہ اُوہ منہ میرا جل گیا۔ سب بازار میں ہنسنے لگے اور اُسے کہنے۔ کہو مرزا صاحب؟ اس پنیر کا مزہ تو خوب چکھا۔ آخر شرمندہ ہو کر دن نیچے کئے چلا گیا \*

## ۸۲ حکایت

*The Fruit and the Bee eaten together.*

ایک مغل تازہ ولایت ہندوستان میں آیا تھا - اِتِّفَاقاً کہیں سبزی منڈی میں جا نکلا - وہاں ایک کُنْجَرَن توکری میں جامنیں لئے بیچتی تھی - مغل نے پوچھا - اے کُنْجَرَن اس میوے کا کیا نام ہے ؟ بولی مرزا جی ! ان کو جامنیں کہتے ہیں - مغل کے پاس پیسا نہ تھا جو لیکر کھاوے - صورت اُنکی یاد رکھی - پھر تے پھر تے کسی باغ میں اُنکلا - ایک جامن کے درخت کے نیچے کئی ایک جامنیں پڑی تھیں اور دو چار بھونرے بھی - یہ انہیں چن چن کھانے لگا - ساتھی بھونروں کو بھی چبانے لگا - جب منہ میں کچر کچر کرنے لگے مغل بولا تم چیں کرو خواہ ہیں - میں کالا کالا ایک بھی نہ چھوڑوں گا \*

## ۸۳ حکایت

*The generous and the miserly Brother.*

دو بھائیوں میں دوستی تھی - ایک سخی تھا اور

دوسرا سوم - جو سوم تھا سو سخی کی جو چیز چاہتا  
 سو لیجاتا - وہ کچھ نہ کہتا - ایک روز اُس سخی کو  
 ایک چیز درکار ہوئی اور وہ اُس بخیل پاس تھی -  
 اسنے اُسے مانگی وہ دینے میں کچھ تامل کر رہا -  
 وہ بولا کہ تمہاری وہی نقل ہی - تیرا سو میرا  
 میرا سو ہیں ہیں \*

## ۸۴ حکایت

*We must suit ourselves to our Circumstances.*

ایک کا پتھہ بیکاری کے سبب سے نہایت حیران  
 تھا - ایک نے اُسے پوچھا کہ تو اتنا پریشان خاطر  
 کہوں ہی ؟ اُسنے کہا بیکاری سے - وہ بولا کہ تو جو  
 اتنا غم و غصہ کھاتا ہی شاید تو نے یہ مثل نہیں  
 سنی - جیسی بہے بیمار پتھہ تب تیری دیجئے - یعنی  
 جدھر کی ہو ہوا اُسی طرف پتھہ رکھئے \*



## ۸۵ حکایت

*A less evil must be borne for a greater good.*

ایک بڑے آدمی کی یہہ خوتھی کہ جب اپنے نوکروں پر خفا ہوتا تو انہیں خوب مارتا - پھر بعد دو چار گھڑی کے ہر ایک کو پانچ پانچ سات سات روپی دیتا \* ایک روز اُس نے اپنے آدمیوں کو مارا - ایک نے اُن آدمیوں سے کہا کہ تم جو ہمیشہ مار کھاتے ہو کہا تمہیں اور کہیں نوکری نہیں ملتی؟ اُن میں سے ایک بول اُٹھا کہ تم نے یہہ مثل نہیں سنی؟ دودھیل گائے کی دولات بھی بھلی - یعنی دودھ والی گائے اگر لاتھہ مارے تو بُرا نہ مانے \*

## ۸۶ حکایت

*The Hungry Man.*

ایک بھوکھا روٹی کھاتا تھا - کسی نے کہا کہ تجھ سے روکھی روٹی کبوتر کھائی جاتی ہی؟ کہا شاید تم نے یہہ مثل نہیں سنی - بھوکھے کو کہا روکھا اور نیند کو کہا تکیا؟

## ۸۷ حکایت

*Folly of pretending to what we cannot do.*

کسی نے اونٹ سے پوچھا کہ تجھ سے کون سا کام خوب ہو سکتا ہے؟ بولا علاقہ بندی - اُس نے کہا دُرست تیرے ہاتھ پانوں کی ملایمت سے معلوم ہوتا ہے \*

## ۸۸ حکایت

*Provisions not to be wasted.*

ایک عزیز نور کے ترکے کسی آشنا کے گھر گیا اور کہنے لگا کہ میں بھوکھا ہوں - کچھ کھانا ہو تو لاؤں - اُس نے کہا کہ اچھا بیٹھو کھانا تیار کرواؤں - بولا کہ کچھ باسی دھرا دھرایا ہو تو لاؤں - وہ بولا کہ ہمارے یہاں باسی نہیں رہتا - پوچھا کس واسطے؟ بولا باسی رہے نہ کُتا کھائے \*

## ۸۹ حکایت

*Wit of a Poet in time of danger.*

ایک شاعر سے کچھ قصور ظاہر ہوا بادشاہ نے حکم کیا

کہ اسکو روبرو میرے مار ڈالو - شاعر جانکے در سے  
تھر تھرا ز لگا - ایک خوش آمدی مصاحب بولا یہہ  
کہا نامردی ہی - مرد کبھی نہیں کرتے ! کہا اُسنے  
اگر تو وہ ہی میری جگہہ آ اور میں تیری جگہہ  
جاؤں - بادشاہ کو یہہ لطیفہ خوش آیا ہنسکر اُسکی تقصیر  
معاف کی اُسنے مخلصی پائی اُسنے شرمندگی \*

## ۹۰ حکایت

*The Envious Hunchback.*

کبترے سے پوچھا - کہو کہا چاہتے ہو تمہاری پیتھہ  
سب کی سی ہو جائے - یا سب کی تمہاری سی ؟ کہا  
ہاں میں بھی یہی چاہتا ہوں - کہونکہ جن آنکھوں سے  
وے مجھے دیکھتے ہیں - اُنسے میں انہیں دیکھوں \*

## ۹۱ حکایت

*The Kind Man.*

ایک ملا ہر روز بازار سے چھہ روٹیاں خریدتا تھا -

اُسکے ایک دُستدار نے پوچھا ای عزیز ! ہمیشہ چہہ  
 روٹیاں لیکر تو کپا کرتا ہی ؟ جواب دیا ایک روٹی تو  
 میں اپنے پاس رکھتا ہوں اور ایک پھینکنے میں آتی  
 ہی اور دو اُدھار دیتا ہوں - باقی دوسے قرض ادا کرتا  
 ہوں \* دوست نے کہا میں نے تمہاری بات مُطلق  
 نہ سمجھی صاف کہو جو میری فہمید میں آوے -  
 کہا ایک روٹی آپ کھاتا ہوں ایک خوش دامن کو  
 دو بیتا بیٹی کو اور دو ما باپ کو کھلاتا ہوں \*

## ۹۲ حکایت

*Tycoon and the Blind Songstress.*

امیر تیمور جب ہند میں آیا تب یہ بات کہی  
 کہ میں نے لوگوں سے یوں سنا ہی جو ہند میں  
 راگ خوب ہوتا ہی کسی گویئے کو بلاؤ تو میں  
 سُنوں ایک اندھی گائین بری لسان بادشاہ کی  
 خدمت میں آن حاضر ہوئی - ایسا گائی جو امیر  
 تیمور سُنکر بہت خوش ہوئے اندھیکو پوچھا تیرا نام

کہا ہی؟ کہا دولت - بادشاہ نے کہا کہا دولت بھی  
اندھی ہوتی ہی؟ جواب دیا جو اندھی نہ ہوتی  
تو تجھے لنگرے کے گھر کہوں آتی؟ اس جواب  
سے امیر بہت راضی ہوا اور انعام جو دیا چاہتا تھا  
اسے دوچند دیا \*

### ۹۳ حکایت

*Physician and Patient.*

ایک حجام طبیب کے پاس گیا کہا حکیم جی! میرے  
پیت میں درد ہی دوا کیجئے - اسنے پوچھا کہو آج  
تمنے کیا غذا کھائی تھی؟ کہا اور تو کچھ نہیں مگر  
ایک جلی روٹی - تب وہ اُسکی آنکھوں میں دوائی  
لگانے لگا - مریض بولا بھلا پیت کے درد کو آنکھوں  
سے کہا نسبت؟ طبیب نے کہا پہلے آنکھوں کی دوا  
ضرور ہی - کہونکہ جو آنکھیں اچھیں ہوتیں تو تم  
جلی ہوئی روٹی ہرگز نہ کھاتے \*

## چوتھا باب

### ۴ حکایت

*Eating when proper for the Rich and the Poor.*

ایک نے حکیم سے پوچھا کہ وقت کھانا کھانے کا  
کون سا ہے ؟ بولا دواۓ مند کو جس وقت اشتہا ہو  
اور فقیر کو جس وقت میسر آوے \*

### ۲ حکایت

*The five Virtues and Vices of Men.*

آدمی میں پانچ جوہر ہیں اور اُن پانچوں کے پانچ  
دشمن - پہلا علم اُسکا دشمن تکبر - دوسری بخشش اُسکا  
حاسد تأسف - تیسری عقل اُسکا عدو غصہ - چوتھا صبر  
اُسکا مخالف لالہ - پانچواں سچ کہنا اُسکا مخالف  
جھوٹا بولنا \*

## ۳ حکایت

*As you do to others it will be done to you.*

ایک شخص نے کسی کو بے تقصیر مارد لا - لوگ اُسے  
حاکم پاس لیگئے - حاکم نے اُسکے قصاص میں اُسے توپ  
کے منہ پر آرا دیا - نقل مشہور ہی جو جیسا کریگا  
سو ویسا پاریگا \*

## ۴ حکایت

*Devotion and Liberality commended.*

ایک روز اکبر بادشاہ نے بیربل سے پوچھا وہ کہا ہی  
جس سے بادشاہ کا نام تمام ملکوں میں شہرہ پکڑے  
اور نجاتِ آخرت ہو؟ عرض کی دو چیزیں - ایک  
عبادت دوسری خیرات \*

## ۵ حکایت

*Advice of a Priest.*

ایک روز امام نے اپنے یاروں کو نصیحت کی - کہ

جو کوئی تُم سے پوچھے کہ خُدا سے دَر تے ہو یا نہیں؟  
 چاہئے کہ جواب نہ دُو اور چُپکے ہو رہو۔ اِس واسطے  
 کہ جو کہو نہیں دَر تے ہیں تو کافر ہو گے اور جو کہو  
 دَر تے ہیں تو جھوٹے ہو گے۔ کہونکہ تمہارے اعمال  
 رستگاروں کے سے نہیں \*

## ۶ حکایت

*What youth ought to learn.*

ایک آدمی نے ایک حکیم سے پوچھا کہ کون علم  
 بہتر ہی پہلے لڑکوں کے سکھلانے کے لئے؟ اُس نے جواب  
 دیا وہ علم ضرور ہی جسکی حاجت ہوتی ہی  
 جوانی کے وقت میں \* دوسرے آدمی نے کہا  
 سکھا لڑکوں کو وہ چیز کہ جسکے موافق چلیں اور جب  
 دے برے ہوں تب اُسکے مطابق کام کریں \*



## ۷ حکایت

*Lokman's Advice to his Son.*

لُکمان حکیم نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ تو ہمیشہ ایک مسئلہ یاد رکھ اور عمل کر تاکہ جلد میوہ اُسکا تو پاوے۔ بہت علم مفید نہیں ہی جب تک عمل میں نہ لاوے۔ اگر تو دشمن پر تلوار نہ کھینچے تو اِتکار ہزار تیغ کا رکھتا ہی \*

## ۸ حکایت

*Saying of Titus Vespasian.*

روم کا بادشاہ جس کا نام تیتس و سپیشیان تھا ہمیشہ روز نامچہ دیکھتا اور حساب کرتا تھا گزشتہ عمر کے اعمال کا جس روز دیکھتا کہ کوئی نیک کام نہیں ہوا دستخط کرتا کہ یہ دن ہم نے مُفت کھویا۔ آخرت کے ذخیرے کے واسطے نیک نامی کا ٹخم نہ بویا \*

## ۹ حکایت

*Advantages of Sovereignty.*

کہتے ہیں کہ بادشاہ چین نے اسکندر سے پوچھا -  
 تو نے سلطنت میں کس چیز سے لذت پائی؟ اُس نے کہا  
 تین چیزوں سے - پہلے دشمنوں کو مغلوب کرنا - دوسرے  
 دوستوں اور ہوا خواہوں کو سرفراز کرنا - تیسرے  
 محتاجوں کی حاجت بر لانا - سوائے اُس کے جو اور  
 لذت ہی سو اعتبار نہیں رکھتی \*

## ۱۰ حکایت

*The Industrious Youth.*

ایک دولتمند کے دو لڑکے تھے - ایک کا نام فقیر اللہ  
 دوسرے کا امیر اللہ . جب وہ مر گیا تو باپ کی دولت  
 اُن دونوں نے نصفا نصفی کر لی - فقیر اللہ تو تھوڑے  
 دنوں میں اپنے حصے کی دولت عیش و عشرت میں  
 کھو کر فقیر ہو بیٹھا - اور امیر اللہ اپنا مال سوداگری سے

چوگنا بڑھا کے امیر ہو گیا - پس لازم ہی کہ جو کوئی  
مال پاوے تو سوداگری سے بڑھاوے \*

## ۱۱ حکایت

*The Physician's Advice.*

نقل ہی کہ ایک حکیم بیمار ہوا - بہت لوگ اُسکی  
عیادت کو آئے اور دیر تک بیٹھے رہے - حکیم اُن  
سے بہت ناخوش ہوا - ایک نے اُن میں سے کچھ  
دریافت کیا اور کہا کہ حکیم صاحب کچھ ہمیں  
نصیحت کرو - کہا اگر کسی کی عیادت کو جائے  
تو دیر تک نہ بیٹھے \*

## ۱۲ حکایت

*The best Friends and worst Enemies of Satan.*

کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابلیس سے پوچھا کہ تو  
کسکو دشمن اور کسکو دوست جانتا ہی ؟ کہا فاسق

جوان مرد کو دشمن اور زاہد بخیل کو دوست - بولے  
 کس واسطے؟ کہا اگر فاسق جوان مرد کو خدا تنبیہ  
 کرے تو وہ ہدایت قبول کرے اور دونوں جہان  
 سے فائدہ اُٹھاوے - اور زاہد بخیل بخل کی  
 نحوست سے کافر و گمراہ ہوتا ہی اور دونوں عالم میں  
 رنج کھینچتا ہی \*

### ۱۳ حکایت

*Kings have no cause to complain of Fortune.*

نقل ہی کہ ایک روز بہلول دیوانہ ہارون رشید کے  
 پاس آیا اور اُسکو متفکر دیکھ کر کہا کہ سبب اتنی فکر کا  
 کیا ہی؟ ہارون نے کہا دنیا کی بے وفائی سے متفکر  
 ہوں - اُس نے کہا تجھکو یہ اندیشہ کچھ ضرور نہیں  
 ہی کہونکہ اگر دنیا وفادار ہوتی تو یہ بادشاہت  
 تجھ تک نہ پہنچتی \*

## ۱۴ حکایت

*The Frugal and the Prodigal Youth.*

ایک بڑا سوداگر تھا اُسکے دو بیٹے تھے - تھوڑے دنوں میں وہ سوداگر مر گیا - باپ کی دولت دونوں نے بانٹ لی - ایک نے دو تین مہینے میں بُرے آدمیوں کی صلاح سے اپنی سب دولت اُرا دی - دوسرے نے بھلے آدمی کے کہنے سے سوداگری اختیار کی - ایک فقیر ہوا دوسرا دولت مند \* پس جو کوئی بھلے کی بات مانگا اُسکا بھلا ہوگا - اور جو کوئی بُرے کی مانگا اُسکا بُرا ہوگا جیسا اُن دونوں کا ہوا \*

## ۱۵ حکایت

*Vicissitudes of Time.*

ایک روز کئی شخص آپس میں متفق ہو کر کسی باغ میں جا کر عیش و عشرت کرنے لگے - بعد دو چار گھنٹہ کے ایک اُن میں سے رخصت ہونے لگا - مانع ہوئے

اور کہا کہ ایک ساعت توقُّف کر کہ ہم بھی چلتے ہیں۔  
 اُس نے نہ مانا چلا ہی گیا۔ آخر یہ بھی اپنے مکان کو  
 چلے گئے۔ پھر اُسکے دل میں آیا تو وہاں چلا آیا دیکھا  
 کہ جہاں جام مل چلتے تھے وہاں پیالے تو تے پترے  
 ہیں اور شیشے خالی - تب اُس نے یہ شعر پڑھا۔

سدا عیشِ دُوراں دیکھاتا نہیں  
 گیا وقتِ پھر ہاتھ آتا نہیں

## ۱۶ حکایت

*Alexander's manner of bestowing Gifts.*

ایک دن سکندر نے اپنی مجلس میں کہا کہ جس نے  
 جو مجھ سے مانگا سو پایا کوئی محروم نہ گیا۔ ایک  
 شخص نے عرض کی اے خداوند مجھے ایک درم  
 درکار ہی عنایت کر۔ سکندر نے فرمایا بادشاہوں سے  
 چھوٹی چیز کی درخواست کرنا بے ادبی ہی۔ اُس نے  
 اِلتماس کیا کہ بادشاہ کو ایک درم کے دینے سے شرم آتی

ہی تو اِيك مُلْك مجھے بخشے - سِکندر نے کہا تو نے  
دُوسُور بِنجا کئے - پہلا میرے مرتبے سے کم - دوسرا اپنی  
قدر سے زیادہ - وہ لا جواب اور شرمندہ ہوا \*

## ۱۷ حکایت

*The Logician and the Swimmer.*

ايك كِشْتِي ميں دُشْخَس سوار ہوئے اِيك اُن ميں  
مَنْطِقِي تھا دُوسرا پِيرَاك - مَنْطِقِي نے پِيرَاك سے پوچھا  
کہو يار تُم نے کُچھ عالَم مَنْطِق کا بھي سیکھا ہی کہ  
نہیں ؟ وہ بولا ميں نے اب تِک مَنْطِق کا نام بھي  
نہیں سُنا سیکھنے کا تو ذِکْر کہا ہی ؟ سُنکر افسوس کرنے  
لگا کہ تُم نے اپنی اَدھي عُمر جِہالت کے دریا ميں  
دُبائی - اتنے ميں طوفان نمودار ہوا - پِيرَاك نے اُتھولي  
سے مَنْطِقِي سے کہا کہو صَاحِب کُچھ پِرنَا بھي آپ کو  
آتا ہی کہ نہیں ؟ يہ بولا سوا مَنْطِق کے نہیں - پر اُس نے  
حُيف کہا کر کہا کہ تُم نے اپنی ساري عُمر برباد کي \*

## ۱۸ حکایت

*Two Women quarrelling for a Child.*

دو عورتیں ایک لڑکے کے واسطے آپس میں جھگڑا کرتی تھیں اور گواہ نہیں تھا۔ دونوں قاضی کے پاس گئیں اور انصاف چاہا۔ قاضی نے جلاّد کو بلا کے فرمایا کہ اس لڑکے کے دو ٹکڑے کر ایک ایک دونوں کو دے۔ ایک عورت پہ بات سنتے ہی چپ رہی۔ دوسری نے فریاد شروع کی کہ مہر بانی سے میرے لڑکے کے دو ٹکڑے مت کر میں لڑکا نہیں چاہتی ہوں۔ قاضی کو یقین ہوا کہ لڑکے کی مایہی ہی لڑکا اُسکو سُپرد کیا اور دوسری کو کورے مار کے نکال دیا \*

## ۱۹ حکایت

*The Thieves detected.*

ایک شہر میں روٹی کا دھیر چواری گیا تھا۔ روٹی والوں نے بادشاہ سے نالش کی۔ بادشاہ نے ہرچند تجسس کیا پر ایک چور نہ پایا۔ ایک امیر نے عرض کی کہ جو



اجازت ہو تو میں چوروں کو پکڑوں بادشاہ نے حکم دیا - امیر نے شہر کے سب رہنے والوں کو حلیافت کے بہانے اپنے گھر بلا لیا - جب سب جمع ہوئے امیر اُس مجلس میں گیا اور سب کے منہ کی طرف دیکھ کے بولا کہ کہا حرام زادے اور بیچیا آدمی ہیں کہ روٹی چرائی ہی اور پھاہے روٹی کے اُنکی تاروں میں لگے ہیں اور میری مجلس میں آئے ہیں ؟ کتنے لوگوں نے وہیں اپنی تار ہی جھارہی معلوم ہوا کہ وہ چور ہیں - بادشاہ نے امیر کی حکمت پر آفریں کی \*

## ۲۰ حکایت

*The Unfaithful Friend.*

ایک دانشمند ہزار روپیہ ایک عطار کو سپرد کر کے سفر گیا - ایک مدت کے بعد پھر آیا اور روپیہ عطار سے مانگے - عطار نے کہا تو جھوٹا ہی - آخر گفتگو بڑھی اور بہت لوگ جمع ہو گئے سبھوں نے دانشمند کو جھوٹا

تھہرایا اور کہا کہ یہہ عطار بڑا دیانتدار ہی اُسنے کہہی  
 خیانت نہیں کی۔ اگر تو اُس سے اُلجھیگا تو سزا پائیگا \*  
 دانشمند چپ رہا اور سوال اُس مطلب کا پادشاہ کو  
 گذرانا۔ پادشاہ نے فرمایا کہ تین روز اُسکی دکان پاس  
 تو بیٹھہ اور اُس سے کچھ نہ کہہ چوتھے دن میں اُس  
 طرف آؤنگا اور تجھے سلام کرونگا سلام کے جواب سوا  
 مجھہ سے کچھ نہ کہیو۔ جب میں وہاں سے چلا جاؤں  
 عطار سے روپی مانگیو اور جو کچھ وہ کہے مجھے اطلاع  
 کریو۔ دانشمند نے ویسا ہی کیا۔ چوتھے روز پادشاہ کی  
 سواری ادھر گئی دیکھتے ہی پادشاہ نے دانشمند کو  
 سلام کیا۔ اُسنے سلام کا جواب دیا۔ پادشاہ نے کہا  
 اہی بھائی تو کہہو میرے پاس نہیں آتا ہی اور مجھہ سے  
 کچھ اپنا حال نہیں کہتا۔ دانشمند نے ذرا سر ہلایا اور  
 کچھ نہ کہا۔ عطار دیکھتا تھا اور درتاتا تھا۔ جب پادشاہ  
 کی سواری نکل گئی عطار نے دانشمند سے کہا جسوقت  
 تونے مجھے روپی سونپے تھے میں کہاں تھا؟ کوئی اور

بھی میرے نزدیک تھا؟ پھر کہو شاید میں بھول گیا ہوں - دانشمند نے پھر سب ماجرا بیان کیا - عطار نے کہا تو سچ کہتا ہی اب مجھے یاد آیا \* حاصلِ کلام یہہ ہی کہ اُس نے ہزار روپیہ دانشمند کو دیئے اور بہت عذر کیا \*

## ۲۱ حکایت

*A Deposit lost without remedy.*

دو شخص نے اپنا مال ایک بڑھیا کو سپرد کر کے کہا جب ہم دونوں آویں گے تب اس مال کو لیوینگے - بعد چند روز کے ایک نے اُن میں سے بڑھیا کے نزدیک آکر کہا کہ دوسرا شریک میرا مر گیا اب مال مجھے دو - بڑھیا نے ناچار ہو کر دیا - کتنے روز کے بعد دوسرا شخص آیا اور مال اپنا چاہا - بڑھیا نے کہی کہ شریک تمہارا آنکر بولا میرا شریک مر گیا ہی سب مال مجھے دو - ہر چند میں نے مبالغہ کیا میری بات نہ سنی اور سب مال لی گیا - اُسے یہہ بات سننے ہی بڑھیا کو پکڑ کر قاضی کے پاس

لیگیا اور انصاف چاہا - قاضی نے بعد تامل کے دریافت کیا کہ یہ بڑھیا بے تقصیر ہی - فرمایا کہ تو نے شرط کی تھی کہ جب ہم دونوں شریک آویں گے تب مال اپنا لیوینگے - اس لئے تو اپنے شریک کو لا اور مال اپنا لے - بھلا تنہا کیوں کر لیگا ؟ اُس شخص نے لا جواب ہو کر اپنی راہ لی \*

## ۲۲ حکایت

*The Master and his fugitive Servant.*

ایک غلام اپنے صاحب سے بھاگ کر دوسرے شہر میں گیا - اتفاقاً اُس کا آقا بعد چند روز کے اُسی شہر میں گیا - وہاں اپنے غلام کو دیکھا اور پکڑ کر کہا اے غلام نمک حرام تو کس واسطے بھاگا تھا ؟ غلام نے اُلٹا اپنے صاحب کا دامن تھام کر کہا تو میرا غلام ہی بہت سا نقد و جنس لیکر بھاگا تھا اب میں نے تجھے پایا ہی خوب سزا دوں گا \* القصہ دونوں قاضی کے پاس گئے اور انصاف چاہا - قاضی نے اُن دونوں کو کھڑکی کے پاس کھڑا کیا اور

فرمایا کہ دونوں باہم اپنے سر کو کھڑکی سے باہر نکالو۔  
 جب انہوں نے باہم اپنے سر کو باہر کیا تب قاضی نے  
 جلاں کو فرمایا کہ غلام کے سر پر تلوار لگاؤ - غلام نے  
 اس بات کو سُننے ہی اپنا سر کھینچ لیا اور آقا اُسکا  
 اپنے سر کو اصلاً نہ ہلا یا - تب قاضی نے غلام کو  
 سیاست کر کے اُسکے آقا کو سپرد کیا \*

### ۲۳ حکایت

*The unjust Banker.*

ایک شخص نے بہت سا مال ایک صراف کو سپرد  
 کیا اور آپ سفر گیا - جب پھر آیا صراف سے تقاضا  
 کیا - اُسنے قسم کھائی کہ تو نے مجھے نہیں سونپا  
 ہی \* مدعی نے قاضی کو اطلاع کی - قاضی نے تامل  
 کر کے کہا کہ سو سے مت کہیو کہ فلانا صراف میرا مال  
 نہیں دیتا - میں تیرے مال کے لئے ایک تدبیر کرونگا \*  
 دوسرے دن قاضی نے اُس صراف کو بلا کے کہا کہ  
 میرے پاس بہت کام ہی اکیلا نہیں کر سکتا ہوں

چاہتا ہوں کہ تجھے اپنا نائب کروں کہ تو بڑا ایمان دار  
 ہی \* صراف نے قبول کیا اور بہت خوش ہوا \*  
 جب وہ اپنے گھر گیا تب قاضی نے مدّعی سے کہا  
 کہ اب مال کی درخواست صراف سے کرو البتہ دیگا -  
 وہ شخص صراف کے گھر گیا - صراف نے اُسے دیکھتے ہی  
 بلایا کہ اجی ادھر آؤ بھلے آئے میں تمہارا مال بھول  
 گیا تھا اگلی رات مجھے یاد آئی \* خلاصہ یہہ ہی  
 کہ مال اُسکا پھیر دیا اور نیابت کی طمع سے قاضی  
 پاس گیا - قاضی نے فرمایا آج میں نے بادشاہ کے  
 دربار میں سنا کہ بادشاہ تجھے بڑا کام دیا چاہتا  
 ہی - خدا کا شکر کرتو رتبہ اعلیٰ پاویگا میں دوسرا  
 نائب تلاش کرونگا \* آخر قاضی نے اس بھانے سے  
 اُسکو رخصت کیا \*

## ۲۴ حکایت

*The Fraudulent Judge.*

ایک شخص نے دو ہزار روپی کا تورّا سر بُہر کر کے

قاضی کے سپرد کیا اور آپ سفر کو گیا - جب پھر آیا تب توڑا اپنا ویساھی سر بمہر قاضی سے پایا اور کہولا تو پیسے دیکھے - پر دیکھتے ہی قاضی سے جھگڑا کیا - قاضی نے کہا چلا جا کہ تو جھوٹا کہتا ہی - تو نے مجھے روپیہ دکھلا کر نہیں سونپا تھا - کیسہ اپنا جیسا سر بمہر سونپا تھا ویساھی پھر لیا - یہ بات کے سنتے ہی قاضی کے نوکروں نے اُسے نکال دیا \*

اُس شخص نے بادشاہ کے روبرو جا کر اپنا احوال ظاہر کیا - شاہ نے تھہرا کر فرمایا کہ ابھی تھیلی میرے نزدیک رکھ کر جا - پیچھے میں تیرا انصاف کرونگا دوسرے روز شاہ نے ایک نئی مسند کو (جو تخت پر بچھی ہوئی تھی) پہارا اور شکار کھیلنے گیا \* ایک فراش کہ اُس روز جسکی باری تھی مسند کو پھتا دیکھ کر درا اور کانپنے لگا - اور دوسرے فراش کو دکھا کر کہا اگر بادشاہ دیکھیگا تو مجھے جان سے ماریگا - اُس نے پوچھا کہ یہ ماجرا اور کسی نے بھی سنا ہی یا مسند کو پھتا دیکھا ہی؟ کہا

نہیں - کہا خاطر جمع رکھہ - مت در کہونکہ اس شہر میں ایک رفوگر اپنے فن کا یکتا رہتا ہی - مسند اُسکے یہاں لیجا وہ ایسا رفو کریگا کہ اصلاً کسی کو تہیز نہ ہو\* فراش نے رفوگر کی دکان میں جا کر مسند اُسے دی اور کہا کہ میں تجھے منہہ مانگا دام دونگا لیکن بخوبی رفو کرو\* رفوگر نے آدھا دینار چاہا - فراش نے ایک دینار اُسکو دیا - رفوگر نے ایک ہی رات میں مسند رفو کر کے فراش کے حوالے کی اور اُسنے دوسرے روز اُسی مسند کو تخت پر بچھایا - بادشاہ نے جب مسند کو درست دیکھا تب فراش سے پوچھا کہ اس مسند کو کسنے رفو کیا؟ فراش نے تجاہل کیا - بادشاہ نے فرمایا کہ تک مت در کہونکہ میں نے واسطے مصلحت کے تکرر کیا تھا - فراش نے رفوگر کا تہکانا بتایا - بادشاہ نے اُس رفوگر کو طلب کر کے پوچھا کہ کبہو تونے اس سال میں تھیلی رفو کی ہی؟ کہا ہاں - پھر شاہ نے کہا اگر تو اُس کیسے کو دیکھے تو پہچانے؟ کہا ہاں - اُسوقت بادشاہ نے اُسے کیسہ



دکھایا - رفوگر نے کیسے کو پہچانکر کہا کہ اس شہر کے قاضی نے مجھے اس تھیلی کو رفو کے لئے دیا تھا \*  
بادشاہ نے یہ بات سنتے ہی قاضی کو طلب کر کے کہا کہ میں تیری دیانت پر اعتماد تمام رکھتا تھا اور اسلئے منصب قضا دیا تھا - میں نہیں جانتا تھا کہ تو چور ہی - مال اس شخص کا کس لئے چرایا ہی ؟ قاضی نے کہا اے خداوند ! یہ کون کہتا ہی ؟ شاہ نے کہا میں کہتا ہوں - پس کیسہ دکھایا اور نشان رفو کا بتایا - قاضی شرمندہ ہوا - بادشاہ نے قاضی کو زندان میں بھیجا - اور مالک کیسے کو فرمایا کہ نقد اپنا قاضی سے لے - قاضی نے ناچار ہو کر نقد اُسے پھر دیا - بادشاہ نے دوسرے روز قاضی کو دار پر کھینچوایا \*

## ۲۵ حکایت

*Cheating detected.*

ایک شخص کے گھر میں روپی کا تورّا گم ہوا تھا اُس نے قاضی کو خبر دی - قاضی نے گھر کے سب

آدمیوں کو طلب کیا اور ایک ایک لکڑی لنبائی میں برابر سبھوں کے حوالے کی اور کہا کہ چور کی لکڑی ایک اُنگل برہہ جایگی \* تس پیچھے سبکو رخصت کیا - جس نے چوری کی تھی خوف سے ایک اُنگل لکڑی کاٹ ڈالی - دوسرے دن قاضی نے سبکی لکڑیاں دیکھیں چور کو پہچانا اُسے روپی لئے اور سزا دی \*

## ۲۶ حکایت

*Fulfilment of a bad Promise avoided.*

ایک نے ایک سے یہ شرط کی تھی کہ اگر میں بازی نہ جیتوں تو سیر بھر گوشت میرے بدن سے تراش لیوے ایسا ہوا کہ اُس نے بازی نہ پائی \* حریف نے کہا شرط ادا کر - اُس نے نہ مانا - دونوں قاضی پاس نالشی گئے - قاضی نے مدعی سے فرمایا معاف کر - اُس نے انکار کیا - قاضی نے برہم ہو کے کہا کہ تراش لے پر جو ایک سیر سے ایک رتی زیادہ کا تیگا

تو سزا پاویگا مُدّعی نے یہ بات سُنتے ہی نا چار  
ہو کر مُعاف کیا \*

## ۲۷ حکایت

*The two Brothers.*

دو بھائی مُغلس سفر کو گئے - اور راہ میں ایک تھیلی  
جس میں زر اور دو تکرے لعل تھے پاؤی - چھوٹے بھائی  
نے کہا کہ آرزو میری حاصل ہوئی اب گھر کی راہ لونگا -  
اور بڑے بھائی نے کہا کہ میں سیرِ جہان کی کرونگا -  
اس لئے اُس زر کو حصّہ کیا - اور بڑے بھائی نے اپنا  
حصّہ چھوٹے بھائی کو سونپا اور کہا کہ میری بیبی  
کو دیجیو \* جب وہ گھر میں پہنچا تب اپنے بھائی کا  
حصّہ اُسکی بیبی کو دیا لیکن لعل کو چھپایا \*

جب بعد تین برس کے اُسکا بڑا بھائی سفر سے آیا  
تو تکرے لعل کا اپنی بیبی کے پاس نہ پایا تب بھائی سے  
پوچھا کہ لعل کہا ہوا ؟ اُسنے جواب دیا کہ تمہاری  
بیبی کو دیا - پھر بڑے نے کہا کہ وہ کہتی ہی کہ

نہیں پایا \* تب چھوڑتے زے جواب دیا کہ وہ جھوٹہ کہتی ہی ؟ یہ بات بڑا بھائی سنتے ہی اپنی بیبی کو تنبیہ کرنے لگا \* تو عورت بھاگ کر قاضی کے یہاں گئی اور اپنا احوال ظاہر کیا \* قاضی نے اُسکے شوہر کو اُسکے بھائی سمیت طلب کیا اور اُسکے بھائی سے پوچھا کہ جب تو نے لعل اُس عورت کو سونپا تھا اُس جگہ اور کوئی حاضر تھا ؟ کہا دو شخص - قاضی نے کہا بلاؤ - اُس نے اُن گواہوں کو کچھ روپیہ دیکر کہا کہ میرے ساتھ قاضی کے یہاں جا کر جھوٹہ گواہی دو \* الْقَصَّہ اُن دونوں نے قاضی کے رو برو گواہی دی - قاضی نے اُسکے شوہر سے کہا جا اپنی عورت سے لعل کا تکرار لے \*

عورت یہ بات سنتے ہی روٹی ہوئی بادشاہ کے آگے گئی اور اپنا احوال عرض کیا - شاہ نے فرمایا کہ کس لئے قاضی کے آگے نہیں جاتی ہی ؟ اُس نے کہا کہ میں گئی تھی پر بخوبی انصاف نہیں کیا - بادشاہ نے

اُن دُوزوں بھائیوں کو اُور دواہوں کو بُلا کر ہر ایک کو  
جُدا جُدا کیا اور اُنکے ہاتھوں میں موم دیا اور کہا کہ تُم  
لعل کی صورت بناؤ - اُن دُوزوں بھائیوں نے لعل کی  
صورت یکساں بنائی اور گواہوں نے دوقسم - بادشاہ نے  
اُس عورت کو فرمایا کہ تو بھی بنا - اُس نے عرض کی  
جہاں پناہ ! میں نے کبہو لعل کی صورت نہیں دیکھی  
کپونکر بناؤں ؟ بادشاہ نے یہہ بات سُننے ہی گواہوں کو  
سزا دینے کا حکم کیا اور فرمایا کہ اگر سچ کہو گے تو معاف  
کرونگا وگرنہ قتل \* اُنہوں نے ناچار ہو کر قبول کیا  
کہ ہم نے جھوٹہ گواہی دی ہی - پھر شاہ نے چھوٹے  
بھائی کو اُسکے کئی ایک چابک لگوائے تب اُس نے بھی  
اقرار کیا کہ میں نے بڑی تقصیر کی - بعد اُسکے بادشاہ نے  
قاضی پر عتاب شدید کیا اور فرمایا کہ تو نے کس لئے  
انصاف حق نہیں کیا ؟ بلکہ لعل اُس عورت سے دلوایا \*

## ۲۸ حکایت

*The unfaithful Old Man.*

ایک جوان نے سو دینار ایک بورہے کو سونپے اور سفر کو گیا - جب پھر آیا تب اپنے دینار چاہا - بورہے نے انکار کیا کہ مجھے تو نے نہیں دیا - جوان قاضی کے آگے گیا اور اپنی حالت ظاہر کی - قاضی نے بورہے کو بلا کر پوچھا کہ سچ کہہ اس جوان نے اپنے دینار سونپا ہیں یا نہیں ؟ جواب دیا نہیں - قاضی نے جوان کو فرمایا کہ کوئی گواہ ہی ؟ کہا نہیں - قاضی نے بورہے سے کہا کہ تو قسم کر - یہ بات سنتے ہی جوان نے رو دیا اور کہا کہ اسے قسم سے کچھ در نہیں کہونکہ بہت بار جھوٹہ قسم کھائی ہی \* قاضی نے جوان سے کہا کہ جس وقت تو نے اُسے زرسونپا تھا کہاں بیٹھا تھا ؟ جواب دیا ایک درخت کے نیچے - پھر قاضی نے کہا کہ کہوں تو یہ کہتا ہی کہ گواہ نہیں رکھتا ہوں - وہ درخت تیرا گواہ ہی - نزدیک اُسکے جا کر کہہ کہ قاضی نے تجھے

طلب کیا ہی - بورہا ہنسا - جوان نے کہا اسی قاضی !  
 میں دَرتا ہوں کہونکہ درخت تیرے حکم سے نہ آویگا -  
 قاضی نے کہا میری مہر لیجا اور کہہ کہ یہ مہر قاضی کی ہی  
 وہ درخت البتہ آویگا - جوان قاضی کی مہر لیکر گیا \*  
 قاضی نے بعد ایک گھڑی کے بورہے سے پوچھا کہ شاید  
 وہ جوان درخت کے نزدیک پہنچا ہوگا ؟ بورہے نے  
 کہا نہیں \* جب جوان نے درخت کے پاس جا کر قاضی  
 کی مہر دکھلا کے کہا کہ قاضی جی تجھے بلاتے ہیں  
 اور گاجھ سے کچھ نہ سنا تب غمگین ہوکر پھرا اور  
 قاضی کے نزدیک آکر کہا کہ میں نے مہر تمہاری گاجھ  
 کو دکھائی پر پچھہ جواب نہ دیا \* قاضی نے کہا کہ  
 درخت آیا اور گواہی دیکر بھی پھر گیا \* یہ بات  
 سنتے ہی بورہا بولا اسی قاضی یہ کہا بات ہی ؟ کوئی  
 درخت یہاں نہیں آیا \* قاضی نے کہا تو سچ کہتا کوئی  
 درخت نہیں آیا مگر جسوقت میں نے تجھ سے پوچھا کہ  
 جوان گاجھ کے نزدیک پہنچا ہی یا نہیں ؟ تو نے جواب

دیا کہ نہیں پھنچا ہی \* اگر تو اُس درخت کے نیچے  
نقد نہ لیتا تو یہ بات کہتا کہ کون درخت اور کیسا درخت  
میں کچھ نہیں جانتا - لیکن اب تیری بات سے معلوم  
ہوتا ہی کہ جوان سچ کہتا ہی \* بورے نے لاجواب  
ہو کر زر جوان کو پھیر دیا \*

## ۲۹ حکایت

*The Fisherman.*

ایک مچھوا ہمیشہ دریا کی مچھلی پکرتا تھا اور  
بازار میں بیچتا - اتفاقاً ایک روز ایک ایسی جیتی  
مچھلی پکرتی کہ کبھو نہ پکرتا تھا - وہ مچھوا اپنے دل  
میں سوچا کہ اگر یہ مچھلی بازار میں بیچوں تو زیادہ  
دو تین پیسے سے نہ پاؤنگا \* پس یہ بہتر ہی کہ شاہ کے  
روبرو لیجاؤں کہ بہت سا انعام پاؤنگا - قصہ مچھلی بادشاہ  
کے روبرو لیگیا - بادشاہ نے مچھلی دیکھ کر نہایت پسند  
کی - اور خوش ہو کر حکم دیا کہ مچھوے کو سو روپی  
دیں - وزیر اسوقت حاضر تھا کان میں شاہ کے کہا کہ ایک



مچھلی کے لیئے اسقدر نقد دینا بہتر نہیں - بادشاہ نے جواب دیا کہ اگر نہ دوں تو جا ہی شرم ہی کہونکہ حکم کر چکا ہوں - وزیر نے کہا بہتر وہی کہ مچھوے سے پوچھئے کہ یہ مچھلی نہ رہی یا مادہ؟ اگر نہ کہے تو مادہ مانگئے اگر مادہ کہے تو نہر - کہونکہ مچھوا اُسکے برابر نہ لا سکیگا نہ انعام پاویگا - شاہ نے وزیر کی بات پسند کی اور مچھوے سے پوچھا کہ یہ مچھلی نہ رہی یا مادہ؟ یہ بات سنتے ہی مچھوے نے جواب دیا جہاں پناہ! یہ خنثی ہی - بادشاہ یہ بات سنکر بہت ہنسا اور دو سو روپی بخشے \*

### ۳۰ حکایت

*The Merchant and the King.*

کئی ایک سودا گروں نے بادشاہ کے یہاں جا کر اپنا اپنا گھوڑا دکھلایا - اور شاہ نے بھی دیکھتے ہی نہایت پسند کیا اور خرید لیا - پھر دو لاکھ روپی قیمت سے زیادہ دیکر فرمایا کہ اپنے اپنے ملک سے پھر میرے لئے گھوڑا

لائیو - سوڈاگروں کی رخصتی کے بعد ایک روز بادشاہ نے خوشی اور مستی کی حالت میں وزیر سے کہا کہ نام جمیع احمقوں کا لکھ - وزیر نے عرض کی جہاں پناہ ! آپکے فرمانے کے آگے لکھ چکا ہوں - اور سب نام کے آگے حضرت کا نام ہی - یہ سنکر بادشاہ نے پوچھا کہ تو نے ایسا کہوں کیا ؟ وزیر نے جواب دیا کہ آپ نے سوڈاگروں کو بغیر جانے بوجھے دو لاکھ روپی دیئے اور ضامن بھی نہ لیا یہی نشان حماقت کا ہی - بادشاہ نے کہا اگر وے سوڈاگر گھوڑا لیکر آویں تو کہا ہو ؟ وزیر نے جواب دیا کہ وے اگر گھوڑے لیکر پھر آویں تو نام حضرت کا احمقوں کے دفتر سے چھیل کر نام سوڈاگروں کا وہاں داخل کروں \*

### ۳۱ حکایت

*The King and the Poet.*

ایک روز بادشاہ نے کسی شاعر سے رنجیدہ ہو کر جلال کو حکم کیا کہ اُسکی گردن میرے روبرو مار - جب

جلاد تلوار لانے گیا تب شاعر نے حاضرِ مجلس سے کہا  
کہ جب تک وہ تلوار لاوے تب تک مجھے طمانچہ مارو  
کہ بادشاہ خوش ہو۔ یہ بات سنتے ہی بادشاہ نے ہنس  
دیا اور گناہ بخشا \*

### ۳۲ حکایت

*The Poet and the Rich Man.*

ایک شاعر نے کسی تونگر کی تعریف کی اور کچھ  
نہ پایا۔ پھر ہجو کی تو بھی تونگر نے کچھ نہ کہا۔ دوسرے  
روز شاعر اُسکے دروازے پر جا کے بیٹھا۔ تونگر نے  
کہا اے شاعر! تو نے تعریف کی میں نے کچھ نہ  
دیا پھر ہجو کی میں نے کچھ نہ کہا۔ اب تو یہاں  
کہوں بیٹھا ہی؟ اُس نے جواب دیا کہ آرزو میری  
یہ ہے کہ تو مر جاوے اور میں مرثیہ کہوں \*

### ۳۳ حکایت

*The King and the Astrologer.*

کسی بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ تمام دانت اُنکے

گر گئے - مُنَجِّم سے تعمیر پوچھی - اُس نے عرض کی کہ خویش واقارب اور لڑکے بالے سب تمہارے روبرو مرینگے - بادشاہ یہ بات سنتے ہی غصے ہوا اور مُنَجِّم کو قید کیا - پھر دوسرے مُنَجِّم کو بلا کر تعبیر اُسکی پوچھی - اُس نے عرض کی کہ سب خویش واقارب اور لڑکے بالے سے شاہ کی حیات بہت ہی - بادشاہ نے اس بات کو پسند کر کے انعام دیا \*

### ۳۴ حکایت

*The Man of Rank and his former Poor Friend.*

کسی شخص کو برآ مرتبہ حاصل ہوا - ایک دوست مُبارک باد کے لئے اُسکے یہاں گیا اُس شخص نے پوچھا تو کون ہی اور کہوں آیا ہی ؟ دوست نے اُسکے یہ بات سنکر نہایت شرمندہ ہو کر کہا کہ مجھے نہیں پہچانتا کہ میں تیرا قدیم دوست ہوں ؟ میں نے سنا تھا کہ تو اندھا ہو گیا ہی اس لئے میں تعزیت کو آیا ہوں \*

### ۳۵ حکایت

*The King made a Slave.*

ایک بادشاہ لڑائی میں ہار گیا - ایک شخص نے جو دشمن کی فوج کا تھا اُسکو پکڑا اور نہ پہچانا اور اپنا اسباب اُسکے سر پر دھر دیا - جب منزل میں پہنچا تو تھوڑے سے چاول شاہ کو دیئے اور کہا کہ پکا کر کھا - بادشاہ نہایت بھوکھا تھا چاول لیکر ہانڈی میں کر کے چولہے پر دھر دیئے اور آپ آگ سے دور بیٹھا - ایک کُٹّا آیا اور ہانڈی لیکر بھا گا - یہہ دیکھ کر شاہ نے ہنس دیا - وہ شخص ایسی ہنسی دیکھ کر شاہ پر نہایت خفا ہوا اور کہا کہ اے احمق یہہ کہا بے محل ہنسی ہی ؟ کُٹّا تو ہانڈی لُیگیا اور تو ہنستا ہی اسکا سبب کہا ہی کہہ ؟ یہہ بات سُن کر بادشاہ خاموش رہ گیا - جب شاہ پر مار پڑی تب کہا کہ ایک روز میں بھی ایسا تھا کہ جب واسطے شکار کے جاتا تب سو اُونٹ بھر کر اسباب باورچی خانے کا میرے ہمراہ جاتا اور

آج میں ایسا ہوں کہ ایک مُتّھی چاول کُتے نے بھی  
 نہ چھوڑا - اُس شخص نے عذرِ تقصیر کا کر کے بادشاہ کو  
 چھوڑ دیا \*

### ۳۶ حکایت

*Flattery of Kings.*

کسی دن ایک چڑیا درخت پر بیٹھی تھی - اتفاقاً  
 بادشاہ کی نظر اُس پر جا پڑی شاہ نے اپنے مصاحبوں سے  
 فرمایا کہ میں اسے تیر سے ماروں گا - یہ کہہ کر تیر و کمان  
 اُٹھا لیکر اُس پر چلایا اور خطا کی - چڑیا اُر گئی -  
 بادشاہ نہایت شرمندہ ہوا \* ایک شخص رفعِ شرمندگی  
 کے واسطے شاہ سے کہنے لگا کہ اگر بادشاہ اس چڑیا کو  
 مارا چاہتے تو پہلے ہی مارتے پر اُسکی جان پر رحم  
 کر کے خون بخون خطا کی \*

### ۳۷ حکایت

*Beware of Reprisals.*

ایک روز بادشاہ مع شاہزادہ شکار کھیلنے گئے - جب

ہوا گرم ہوئی تب بادشاہ اور شاہزادہ دونوں نے اپنے اپنے لبادے کو ایک مسخرے کے کاندھے پر دھر دیا - بعد اُسکے بادشاہ نے ہنسکر فرمایا اے مسخرے ! تیرے اُوپر ایک گدھے کا بوجھ ہی - یہہ بات سُنتے ہی مسخرے نے جواب دیا اے جہاں پناہ ! بلکہ دو گدھے کا \*

### ۳۸ حکایت

*The Preacher and his Hearer.*

ایک دانشمند ہمیشہ مسجد میں بیٹھکر وعظ کرتا تھا اور ایک شخص اُس مجلس میں سے ہمیشہ روتا \* ایک روز دانشمند نے کہا کہ میری نصیحت نے اُس آدمی کے دل میں نہایت تاثیر کی ہے اس لئے روتا ہے - تب دوسروں نے کہا کہ ہمارے دلوں میں دانشمند کی بات کچھ اثر نہیں کرتی تو کیسا دل رکھتا ہے کہ ذری سہی بات میں رو دیتا ہے ؟ اُسنے یہہ بات سنکر جواب دیا کہ دانشمند کی بات پر میں

نہیں روتا بلکہ میں نے ایک خصی پالا تھا اور اُسے نہایت دوست رکھتا تھا جب وہ بورہا ہوا تب مر گیا۔ جسوقت دانشمند بات کرتا ہی اور اُسکی دازھی ہلتی ہی تب مجھے خصی یاد آتا ہی کہونکہ اُسکی بھی ایسی ہی دازھی تھی \*

## ۲۹ حکایت

*The Darvesh who was robbed.*

ایک شخص کسی درویش کی پگڑی لیکر بھاگا۔ درویش گورستان میں جا کر بیٹھا۔ لوگوں نے اُسے پوچھا کہ وہ شخص تیری پگڑی لیکر باغ کی طرف گیا تو گورستان میں کہوں بیٹھا ہی؟ اُسنے جواب دیا کہ وہ بھی آخر یہیں آویگا اس لئے میں یہاں بیٹھا ہوں \*

## ۴۰ حکایت

*The King and his Vizier.*

ایک بادشاہ اور اُسکے وزیر دونوں خرمے کھاتے تھے اور



بادشاہ خرموں کی گتھلیاں وزیر کے نزدیک پہنکتا تھا  
بادشاہ نے بعد کھانے کے وزیر سے فرمایا کہ تو برا  
کھانے والا ہی کہونکہ خرموں کی گتھلیاں بہت سی  
تیرے نزدیک پڑی ہیں۔ وزیر نے جواب دیا کہ بندہ  
ایسا کھانے والا نہیں ہی بلکہ جہاں پناہ نہایت کھاؤ  
ہیں کہونکہ خرمے بھی کھائے اور گتھلیاں بی بی نہ چھوڑیں \*

## ۱۴۱ حکایت

*The Man and the Lion.*

ایک شیر اور ایک آدمی دونوں نے ایک گھر میں  
اپنی اپنی تصویر دیکھی۔ مرد نے شیر سے کہا اے شیر!  
انسان کی شجاعت دیکھتا ہی کہ شیر کو اپنے تابع کیا  
ہی؟ یہ بات سنکر شیر نے کہا کہ موصوّر اُسکا انسان  
ہی اگر شیر ہوتا تو ایسا نہ ہوتا \*

## ۱۴۲ حکایت

*The Bad Writer.*

ایک شخص کسی نویسندے کے آگے گیا اور کہا کہ ایک

خط لکھ - اُس نے کہا میرا پانوں درد کرتا ہی - پھر اُس نے کہا کہ میں تجھے کہیں نہیں بھیجا چاہتا ہوں کبوں ایسا عذر کرتا ہی ؟ نویسنده نے جواب دیا کہ یہ بات تیری سچ ہی لیکن جب کسی کے واسطے میں خط لکھتا ہوں تب اُس کے پڑھنے کے لئے بلایا جاتا ہوں کبوتکہ کوئی دوسرا میرا خط نہیں پڑھ سکتا \*

### ۴۳ حکایت

*The Inquisitive Man reproved.*

ایک شخص خط لکھتا تھا کہ اس میں ایک مرد اجنبی اُس کے نزدیک آ بیٹھا اور خط کی طرف دیکھنے لگا - جب اُس شخص نے اپنے خط میں لکھا کہ ایک مرد بیگانہ اور احمق میرے نزدیک بیٹھا تھا اور خط پڑھتا تھا اس لئے میں نے کچھ بھید کی بات نہ لکھی تب اُس شخص نے کہا کہ تو مجھے احمق سمجھتا ہی پھر کس لئے اپنا بھید نہیں لکھتا کہ خط تیرا میں نے نہیں پڑھا -

نویسندے نے جواب دیا کہ اگر تو نے میرا خط نہیں پڑھا  
تو کبوتر کو معلوم کیا کہ میں نے اپنے خط میں ایسا لکھا ہی؟

## ۱۴۴ حکایت

*The Hawk and the Cock.*

ایک روز کسی باز نے ایک مرغ سے کہا تو نہایت  
بیوفہ ہی کہونکہ لوگ تجھے نہایت محنت سے پالتے  
ہیں اور تجھے ایک نہرالا مکان رہنے کو دیتے ہیں تسہر  
بھی تو آنکو پکڑائی نہیں دیتا۔ دیکھ میں اگرچہ پرند  
جنگلی ہوں اور نہایت دور جاتا ہوں پر جب وے بلاتے  
ہیں تب میں جلد آتا ہوں \* یہ بات سنکر مرغ نے  
جواب دیا کہ تو نے باز کو کبھی سیخ پر دیکھا ہی؟ میں  
نے بہت مرغوں کو سیخ پر کباب اور آگ پر بریاں  
دیکھا ہی۔ اگر تو کسی باز کو سیخ پر کباب دیکھتا تو تو  
کوسوں دور بھاگتا۔ یہ بات سنتے ہی باز لا جواب ہوا \*

## ۴۵ حکایت

*The King and his Wise Friend.*

ایک دانشمند کسی بادشاہ کا مُصاحب تھا اور ہمیشہ اپنی دَازَہی کا بال اُکھاڑا کرتا \* ایک روز بادشاہ نے اُسے فرمایا کہ اگر تو بار دیگر اپنی دَازَہی کا بال اُکھاڑیگا تو میں تجھے خوب سزا دوں گا - بعد تھوڑے روز کے دانشمند نے ایک ایسا کام کیا کہ بادشاہ نے اُس پر نہایت مہربان ہو کر کہا کہ مانگ کہا مانگتا ہی جو مانگیگا سو میں دوں گا - یہ بات سُن کر دانشمند نے عرض کی جہاں پناہ ! میری دَازَہی مجھے بخشنے میں اور کچھ نہیں مانگتا یہ بات سُن کر بادشاہ نے ہنس دیا اور فرمایا کہ جو تیری ایسی خوشی ہی توجا تیری دَازَہی تجھے بخشی \*

## ۴۶ حکایت

*Folly of regarding Omens.*

کسی شخص نے اپنے نوکر سے کہا کہ جب تو نور کے

تَرَکے دُو گُوے کو ایک جاگہہ بیٹھا دیکھے تب جلد  
 مُجھے آنکر خبر دے کہ میں اُنکو دیکھوں اور نیک  
 شگون پاؤں اور وہ روز خوشی سے گذرے \* القِصّہ اُسکے  
 نوکر نے دُو کووں کو ایک جگہہ دیکھ کر اپنے آقا کو خبر  
 دی - وہ اُسکی یہہ خبر سُنکے جو باہر گیا تو اُنک ہی  
 کو دیکھا - یہہ دیکھتے ہی اپنے نوکر پر نہایت غصہ  
 ہوا اور مارنے لگا - اُسی وقت ایک دوست نے اُسکے  
 لئے کھانا بھیج دیا تب نوکر نے عرض کی کہ اسی خداوند  
 آپ نے ایک گُوے کو دیکھ کر کھانا پایا اگر دُو دیکھتے  
 تو وہ پاتے جو میں نے پایا \*

## ۴۷ حکایت

*The Physician ashamed.*

ایک طبیب جب گورستان میں جاتا تب چادر سے  
 اپنے سر اور منہ کو چھپاتا - اتفاقاً ایک روز لوگوں نے  
 اُسے پوچھا کہ اسکا سبب کیا ہے؟ اُس نے جواب

دیا کہ مجھے مُردوں سے اِس گورستان کے نہایت شرم  
آتی ہی کہونکہ وے میری دوا سے مر گئے ہیں \*

## ۱۴۸ حکایت

*The King in disguise hearing the Truth.*

کسی دن ایک ظالم بادشاہ تنہا شہر سے باہر گیا اور  
ایک شخص کو گالچہ کے نیچے بیٹھا دیکھا - اُسے پوچھا  
کہ بادشاہ اِس مُلک کا کیسا ہی ظالم یا عادل ؟  
اُس نے کہا برا ہی ظالم - بادشاہ نے پوچھا کہ تو مجھے پہچانتا  
ہی ؟ کہا نہیں - پھر شاہ نے کہا کہ میں ہی بادشاہ اِس  
مُلک کا ہوں \* یہ بات سنتے ہی وہ شخص ڈرا اور شاہ  
سے پوچھا کہ تو مجھے جانتا ہی ؟ شاہ نے کہا نہیں - تب  
اُس نے کہا کہ میں فلا نے سوداگر کا بیٹا ہوں ہر مہینے میں  
تین روز دیوانہ ہوتا ہوں آج کل روز اُسی تین روز سے ہی -  
یہ سنکر بادشاہ نے ہنس دیا اور اُسے کچھ نہ کہا \*

## ۴۹ حکایت

*The Poet and his Patron.*

ایک شاعر کسی تونگر کے نزدیک گیا اور اُسکی بہتیری تعریف کی - تونگر نے نہایت خوش ہو کر کہا کہ میرے پاس کچھ نقد نہیں ہی لیکن بہت سا غلہ موجود ہی اگر تو میرے پاس آوے تو میں تجھے کچھ دوں - یہہ بات سنکر شاعر اپنے گھر گیا اور دوسرے روز صبح کو تونگر کے یہاں گیا - تونگر نے پوچھا تو کہوں آیا ؟ اُسنے کہا کہ تو نے کل غلہ دینے کا وعدہ کیا تھا اس واسطے میں آیا ہوں - یہہ بات تونگر نے سنکر کہا تو عجب احمق ہی جیسا تو نے مجھے بات سے خوش کیا ویسا میں نے بھی تجھے بات سے خوش کیا - اب میں تجھے غلہ کہوں دوں گا ؟ شاعر نے یہہ بات سنتے ہی شرمندہ ہو کر اپنے گھر کی راہ لی \*

## ۵۰ حکایت

*Escape of the offending Darvesh.*

ایک درویش نے برّی تقصیر کی - لوگوں نے اُسے پکڑا اور حبشی کوتوال کے آگے لیگئے - کوتوال نے حکم کیا کہ سب مُنہ درویش کا سیاہ کریں اور سارے شہر میں پھراویں - درویش نے یہ حکم سُنکر کہا اے کوتوال ! میرا آدھا مُنہ کالا کر نہیں تو سب لوگ اِس مُلک کے جانینگے کہ میں حبشی کوتوال ہوں - اِس بات سے خوش ہو کر اُسکی تقصیر کوتوال نے مُعاف کی \*

## ۵۱ حکایت

*The Sagacious Blind Man.*

ایک اندھا اندھیری رات میں چراغ ہاتھ میں اور تھلیا کاندھے پر لئے ہوئے بازار جاتا تھا - کسی شخص نے اُسے پوچھا کہ اے احمق ! تیرے نزدیک رات دن برابر ہی چراغ سے بچے کہا فائدہ ؟ یہ بات



سُنکر اندھینے ہنس دیا اور کہا یہہ چراغ میرے لئے  
نہیں بلکہ تیرے لئے ہی تاکہ تو اندھیرے رات میں  
میری تھلیا نہ توڑے \*

## ۵۲ حکایت

*Quarrel of the Darvesh and the Banker.*

ایک درویش کسی بنئے کی دکان پر گیا اور اسباب  
کے خریدنے میں جلدی کی - بنئے نے درویش کو  
گالی دی - درویش نے غصے ہو کر ایک جوتی بنئے کے  
سر پر ماری - بنئے نے کوتوال کے آگے جا کر نالش کی -  
کوتوال نے درویش کو بل کر پوچھا کہ تو نے کس لئے  
بنئے کو مارا ہی ؟ درویش نے کہا بنئے نے مجھے گالی  
دی تھی - کوتوال نے کہا ای درویش ! تو نے بڑی تقصیر  
کی پر تو فقیر ہی اس لئے تجھے سزا سے بچا یا - جا  
اور آتھہ آنہ بنئے کو دے کہ تیرے گناہ کی یہی سزا  
ہی \* درویش نے اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر

کوٹوال کے ہاتھ دیا اور ایک جوتی کوٹوال کے سر پر  
 مار کر کہا اگر ایسا ہی انصاف ہی تو آتھ آنہ تولے  
 اور آتھ آنہ اُسے دے \*

### ۵۳ حکایت

*The Painter turned Physician.*

ایک نقاش کسی شہر میں گیا اور وہاں طبابت  
 شروع کی - بعد چند روز کے ایک شخص اُسے مُلک کا  
 وہاں جا پہنچا اور اُسے وہاں دیکھ کر پوچھا کہ اب  
 تو کہا پیشہ کرتا ہی؟ اُس نے کہا طبابت کرتا ہوں -  
 پوچھا کہوں تو یہ پیشہ کرتا ہی؟ جواب دیا اس لئے  
 کہ اگر اس پیشے میں کچھ خطا ظاہر ہوتی ہی تو اُسے  
 خاک چھپاتی ہی \*

### ۵۴ حکایت

*The Poet and his Proud Friend.*

ایک غریب شاعر کسی تونگر کے یہاں گیا اور ایسا

بہتر کر بیٹھا کہ درمیان اُنکے ایک بالشت تفاوت تھا -  
اسلئے تو نگر نے نہایت غصے ہو کر پوچھا کہ میاں تیرے  
اور گدھے کے درمیان کہا فرق ہی ؟ کہا ایک بالشت -  
تو نگر نے اس جواب سے نہایت شرمندہ ہو کر عذر کیا \*

### ۵۵ حکایت

*The Beggar.*

ایک بھکاری نے کسی تو نگر کے دروازے پر جاکر سوال  
کیا - تب اُس گھر سے جواب دیا کہ بیہی گھر میں  
نہیں ہی - یہہ جواب سُکر فقیر نے کہا میں نے ایک  
تکڑا روٹی کا سوال کیا تھا بیہی کو نہیں مانگا تھا کہ  
مجھے ایسا جواب ملا \*

### ۵۶ حکایت

*The Wise Man declining Office.*

ایک بادشاہ نے کسی دانشمند کو طلب کر کے کہا میں  
چاہتا ہوں کہ تجھے قاضی اس شہر کا کروں - دانشمند نے

جواب دیا کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں۔ بادشاہ نے پوچھا کہوں؟ اُس نے جواب دیا کہ جو میں نے کہا اگر سچ ہی تو مجھے معاف کیجئے اور اگر جھوٹہ ہی تو جھوٹے کو منصب و قضا کا دینا خوب نہیں۔ بادشاہ نے یہ عذر دانشمند کا پسند کیا اور معاف کیا \*

## ۵۷ حکایت

*The Nobleman and the Beggar.*

کسی دن ایک امیرِ نشانے پر تیر چلاتا تھا اور بہت سے تیر انداز وہاں حاضر تھے۔ مگر کسیکا تیر نشانے تک نہ پہنچا \* اِثْفَاقاً وہاں ایک فقیر اُن پہنچا اور امیر سے کچھ مانگا۔ امیر نے اپنا تیر و کمان اُسکے ہاتھ میں دیکر کہا کہ اِس نشان پر تیر چلا۔ فقیر نے تیر چلایا اور نشانہ مارا۔ امیر اُسکا نشانہ مارنا دیکھ کر نہایت خوش ہوا اور سو روپی فقیر کو دیکر رخصت کیا۔ فقیر نے امیر سے کہا اے بابا ! میرا سؤل برباد گیا۔ امیر نے یہ بات سُنکر

نہایت خفا ہوا اور کہا کہ میں نے تجھے سو روپی دیئے  
تس پر بھی تو کہتا ہی کہ کچھ نہ پایا - یہہ کہا بات  
ہی ؟ فقیر نے کہا بابا ! میں نے سو روپی نشانہ مار کر  
پائے لیکن سوال سے کچھ بھی حاصل نہ ہوا - امیر نے  
یہہ بات سنتے ہی ہنس دیا اور کچھہ انعام دلوا دیا \*

## ۵۸ حکایت

*The Qazee that burned his Beard.*

ایک قاضی نے رات کو کسی کتاب میں دیکھا کہ جسکا  
چھوٹا سر اور لمبی ڈارہی ہی وہ بڑا احمق ہی \* اتفاقاً  
قاضی کا سر چھوٹا اور ڈارہی لمبی تھی اسلئے اپنے دل  
میں سوچتا تھا کہ میں سر کو بڑھا نہیں سکتا لیکن  
ڈارہی کو چھوٹا کر سکتا ہوں \* یہہ بات تھان کر  
قینچی تلاش کی - جب وہ نہ ملی تب ناچار ہو کر  
آدھی ڈارہی ہاتھ میں لی اور آدھی کو چراغ کے  
نزدیک لیگیا \* جب ڈارہی میں آگ لگی اور تپش

سے ہاتھ جل گیا تب ہاتھ سے تارہی چھوڑ دی اور  
سب تارہی جل گئی \* قاضی بڑا شرمندہ ہوا -  
کہونکہ جو کچھ کتاب میں تھا سوسب سچ تھا \*

## ۵۹ حکایت

*The King and the Imposing Gamester.*

کسی دن ایک بادشاہ اپنے بالاخانے پر بیٹھا تھا -  
اچانک کسیکو اپنی دیوار کے نیچے کھڑا دیکھا کہ ایک  
چڑیا ہاتھ میں لیکر دیکھاتا ہی - بادشاہ نے اُسے بلا کر  
پوچھا کہ یہ چڑیا کہوں مجھے دکھلاتا ہی ؟ اُس نے عرض  
کی اسی خداوند ! میں آپکی طرف سے ایک شخص کے  
ساتھ شرط کر کے اس چڑیا کو جیت کر آپکے واسطے  
لایا ہوں \* بادشاہ یہ سُن کر نہایت خوش ہوا اور  
چڑیا کو لیکر باورچی خانے میں بھیج دیا \* وہ شخص  
پو بعد تھوڑے روز کے بادشاہ کے نزدیک آیا اور  
ت بہتری شاہ کے حضور میں حاضر کر کے التماس کیا  
کہ اسکو بھی حضرت کے نام کی برکت سے میں نے

شرط میں جیتا ہی \* بادشاہ نے اُسے بھی لیلیا \* پھر تیسری بار ایک آدمی کو ہمراہ لیکر شاہ کے آگے گیا۔ جب شاہ نے اُسے خالی ہاتھ دیکھا پوچھا تو آج میرے لئے کچھ نہ لایا؟ اُس شخص نے عرض کی جہاں پناہ! میں نے حضور کی طرف سے اسکے ساتھ دو ہزار روپی کی بازی لگائی تھی لیکن ہار دی اس واسطے یہہ شخص اب روپی کے واسطے حضور میں آیا \* بادشاہ یہہ بات سنکر مسکرایا اور روپی اُسے دیکر فرمایا کہ کبھو تو میری طرف سے کسی کے ساتھ جوا مت کھیل کہونکہ میں کبھو تجھ سے کچھ نہ لونگا اور نہ کچھ دونگا \*

## ۱۰ حکایت

*The Dreaming Man.*

ایک شخص نے خواب میں شیطان سے ملاقات کی اور اُسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور اُسکی دَارَہی پکڑ کر کہا اے ملعون! تو ہم لوگوں کا دشمن ہی اور تو نے ہم لوگوں کو فریب دینے کے لئے دَارَہی بڑھائی ہی۔

یہ بات کہہ کر جب دوسرا طمانچہ اُسکے منہ پر مارا تب  
خون جاگ پڑا اور اپنی ڈار ہی اپنے ہاتھ میں دیکھ کر  
شرمندہ ہوا اور اپنے اوپر آپ ہنسا \*

## ۶۱ حکایت

*The Infidel and the Darvesh.*

ایک شخص نے کسی درویش کے آگے جا کر تین سوال  
کئے - پہلا سوال یہ ہے کہ کہوں تو ایسا کہتا ہی کہ  
خدا سب جگہ حاضر ہی؟ میں کہیں نہیں دیکھتا  
ہوں - مجھے دکھلاؤ کہاں ہی؟ \* دوسرا سوال یہ ہے کہ  
انسان کو تقصیر کے واسطے کہوں سزا دیتے ہیں؟ کہونکہ  
جو کچھ کرتا ہی خدا کرتا ہی اُس میں انسان کو کچھ  
قدرت نہیں اور بے ارادے خدا کے کچھ کر سکتا نہیں۔  
اگر انسان کو قدرت ہوتی تو سب کام اپنے لئے بہتر  
کرتا \* تیسرا سوال یہ ہے کہ خدا شیطان کو دوزخ کی  
آگ سے کہونکر سزا دے سکتا ہی؟ اسلئے کہ پیدائش اُسکی  
آگ سے ہی اور آگ آگ میں کہا اثر کر سکتی ہی؟



جب پہلے سب سوال تمام ہوئے تب درویش نے ایک بڑا سا ڈھیلا اُٹھا کر اُسکے سر پر مارا - وہ شخص روتا ہوا قاضی کے یہاں گیا اور کہا کہ قاضی جی ! میں نے فلا نے درویش سے تین سوال کئے تھے لیکن اُس نے ایک ایسا ڈھیلا میرے سر پر مارا کہ اب تک میرے سر میں درد ہی اور کچھ جواب نہ دیا \* قاضی نے درویش کو بلا کر پوچھا کہ تو نے کہوں اُسکے سر پر کلوخ مارا اور اُسکے سوال کا جواب نہ دیا ؟ درویش نے کہا کہ وہ کلوخ اُسکے سوال کا جواب تھا - وہ کہتا ہی کہ اُسے درد سر ہی دکھلا سکتا ہی کہ وہ درد کہاں ہی ؟ تو میں اُسے خدا کو دکھلا دوں - اور اُس نے کہوں حضرت کے آگے نالیش کی جو کچھ کیا خدا نے کیا اور بے ارادت خدا کے اُسے میں نے نہیں مارا اس لئے کہ مجھے کچھ قدرت نہیں - اور پیدائش اُسکی خاک سے ہی اور خاک سے اُسے کہوں کر رنج پہنچے گا ؟ یہ بات سن کر وہ شخص بہت ہی شرمندہ ہوا اور قاضی نے بھی درویش کا جواب نہایت پسند کیا \*

## ۶۲ حکایت

*The Horseman and his Groom.*

ایک سوار کسی شہر میں گیا اور سنا کہ یہاں بہتیرے چور رہتے ہیں۔ رات کے وقت اپنے سائیس سے کہا کہ میں جاگوں تو سو رہ اس لئے کہ مجھے تیرا بھروسہ نہیں۔ سائیس نے کہا اے خداوند! مجھے یہ بات بھاتی نہیں کہ خداوند جاگیں اور میں سو رہوں۔ میں ہرگز ایسا نہ کروں گا \* القصہ صاحب اسکا سو رہا اور ایک پہر کے بعد جاگا اور سائیس سے بکا کر کہا اے سائیس! تو کہا کرتا ہی؟ سائیس نے جواب دیا کہ میں اس فکر میں ہوں کہ خدا نے زمین کو کپونکر پانی پر بچھایا۔ سوار نے کہا کہ میں درتا ہوں کہ چور آویں اور تجھے خبر نہ رہے۔ سائیس نے کہا اے خداوند! خاطر جمع رہئے کہ میں خبردار ہوں \* سوار یہ بات سنکر پھر سو گیا اور آدھی رات کو جاگا اور سائیس سے پوچھا اے سائیس تو کہا کرتا ہی؟ سائیس نے جواب دیا کہ خداوند میں

اِس فکر میں ہوں کہ خُدا نے آسمان کو کپُونکر بے ستون  
 کھڑا کیا - سوار نے کہا مجھے نہایت خوف ہی کہ  
 بسبب اِس فکر کے چور کہیں گھوڑے کو نہ لیجائے پھر  
 سائیس نے جواب دیا اِی خُداوند آپ اندیشہ نہ کیجئے  
 میں جاگتا ہوں چور کپُونکر آسکتا ہی؟ سوار نے کہا اگر  
 تو سو یا چاہتا ہی تو سو میں جاگوں سائیس نے کہا  
 اِی صاحب مجھے نیند نہیں آتی ہی - سوار یہ بات  
 سُنکر پھر سو گیا \* جب اِک گھڑی رات باقی رہی  
 تب جاگ پڑا اور سائیس سے پوچھنے لگا اِی سائیس  
 تو کہا کرتا ہی؟ جواب دیا میں اِس فکر میں ہوں  
 کہ کل زین کو میں سر پر لونگا یا صاحب \*

### ۶۳ حکایت

*The Darvesh and the Miser.*

اِک درویش کسی بخیل کے پاس گیا اور کچھ مانگا۔  
 بخیل نے کہا اگر تو میری اِک بات قبول کرے تو  
 جو تو کہے میں کروں۔ درویش نے پوچھا وہ کون سی

بات ہی؟ بخیل نے کہا وہ یہہ بات ہی کہ تو کبھو  
مجھ سے مت مانگ اسکے سوا جو تو کہیگا میں کرونگا \*

## ۶۴ حکایت

*The Miser and his Friend.*

ایک شخص کسی بخیل سے دوستی رکھتا تھا - ایک  
دن اُسے کہا میں سفر کو جاتا ہوں - اپنی انگوٹھی  
مجھے دے تو میں اپنے پاس رکھوں - جب اُسکو  
دیکھونگا تجھکو یاد کرونگا \* اُسے جواب دیا جو مجھے  
یاد رکھا چاہتے ہو تو اپنی انگلی کو خالی دیکھ کر یاد کرنا  
کہ فلاں شخص سے انگوٹھی مانگی تھی اُسے نہ دی \*

## ۶۵ حکایت

*The Wise Man and the Ostentatious Giver.*

ایک دانشمند کسی شہر میں گیا اور سنا کہ اس میں  
ایک سخی داتا رہتا ہی اور مسافروں کو کھانا کھلاتا  
ہی \* دانشمند پہلے روز پرانا اور میلا کپڑا پہر کر اُسے

یہاں گیا - اُس نے اِسپر کچھ مہربانی نہ کی اور بیٹھنے کی جگہ نہ دی۔ دانشمند نہایت شرمندہ ہو کر اپنے گھر پھر آیا \* دوسرے روز اچھا اور صاف کپڑا کرایا لیکر پھر اور اُس کے یہاں گیا - گھر کے مالک نے اُس کی نہایت تعظیم کی اور اپنے نزدیک بٹھلایا اور اُس کے لئے لذیذ کھانا منگوایا۔ دانشمند جب کھانے پر بیٹھا اور لقمہ اپنے کپڑے میں رکھنے لگا تب مالک نے پوچھا کہ یہ تو کہا کرتا ہی؟ جواب دیا کہ کل میں یہاں پرانے کپڑے سے آیا تھا میری کسی نے عزت نہ کی اور کھانا بھی نہ دیا - آج میں صاف کپڑا پہر کر آپ کے یہاں آیا عزت سے بیٹھا اور کھانا بھی لذیذ پایا - یہ معلوم ہوتا ہی کہ کھانا کپڑے کے واسطے ملا ہی نہ میرے لئے \* یہ بات سن کر وہ شخص نہایت شرمندہ ہوا اور عذر کیا \*

## ۶۶ حکایت

*The False Messenger.*

ایک بادشاہ نے اپنے دشمن پر فوج بھیجی اور اُس

فوج کی لڑائی میں شکست ہوئی۔ ایک آدمی نے جلد شاہ کے نزدیک آنکر خبر دی کہ تمہاری فوج نے لڑائی جیت لی \* بادشاہ نے یہ خبر سنکر اُسے انعام دیا۔ بعد دو روز کے جب خبر پہنچی کہ فوج کی شکست ہوئی تب بادشاہ نے یہ خبر سنکر اُسپر سزا کا حکم کیا۔ تب اُس نے عرض کی جہاں پناہ ! میں سزا کے قابل نہیں ہوں بلکہ انعام کے لائق کہ میں نے حضور کو دو روز تک خوش رکھا کہوں آپ مجھے ناخوش کرتے ہیں؟ شاہ کو یہ لطیفہ پسند آیا اور اُسے انعام دیکر رخصت کیا \*

## ۶۷ حکایت

*The Astrologer destroyed.*

ایک بادشاہ نے کسی منجم سے پوچھا کہ میری کتنی عمر باقی ہے؟ کہا دس برس۔ یہ سُن کر شاہ سنکر نہایت فکرمند ہوئے اور بیمار کی مانند بچھونے پر پڑے۔ جب اُسکے وزیر نے یہ حالت دیکھی تب منجم کو شاہ کے روبرو بلاکر پوچھا کہ اسی منجم! تیری

اور کتنی عمر باقی ہی؟ مُنَجِّم نے کہا بیس برس - یہہ بات سنتے ہی وزیر نے مُنَجِّم کو شاہ کے رو برو قتل کیا - بادشاہ یہہ دیکھ کر وزیر کی حکمت پسند کر کے مُنَجِّم کی طرف سے بد گمان ہوا \*

## ۶۸ حکایت

*The Hungry Man and the Feasting Arab.*

ایک بھوکھا آدمی کہیں جاتا تھا - اس میں ایک عرب کو دیکھا کہ حوض کے کنارے پر بیٹھ کر کھانا کھاتا ہی - نزدیک اُسکے جا کر کہا میں تیرے گھر کی طرف سے چلا آتا ہوں - عرب نے پوچھا کہ جو رو لڑ کے اور اونت یے سب خیریت سے ہیں؟ جواب دیا ہاں اعرابی کو یہہ بات سنتے ہی دلجمعی ہوئی اور پھر اُسپر نظر نہ کی \* تب اُس نے یہہ کہنا شروع کیا کہ اے عرب یہہ کتا جو تیرے نزدیک بیٹھا ہی اگر تیرا کتا زندہ رہتا تو تھیک ایسا ہی ہوتا - یہہ بات سنتے ہی اعرابی سر اٹھا کر پوچھنے لگا کہ میرا کتا کہوں کر موتا؟ اُس نے کہا کہ تیرے

اُونٹ کا بُہت سا گوشت کھا گیا تھا \* پھر اعرابی نے پوچھا اُونٹ کبُونکر مُوا؟ کہا تیری عورت مرگئی اور کسی نے اُسے دانہ گھاس نہ دیا \* پھر عرب نے پوچھا عورت کس طور سے مرگئی؟ اُس نے جواب دیا کہ تیرے لڑکے کے غم میں بُہت سا روٹی اور سرو سینے کو پتھر سے پیتا \* اعرابی نے پوچھا لڑکا کبُونکر مر گیا؟ کہا اُسپر گھر گر گیا \* جب عرب نے یہ سب احوال گھر کی خرابی کا سُنا تب خاک سر پر ڈالی اور کھانے کو وہاں چھوڑ کر اپنے گھر کی طرف دوڑا - اُس آدمی نے اِس حکمت سے اُسکا کھانا لیلیا \*

## ۶۹ حکایت

*A vain attempt to cheat the Miser.*

ایک بخیل نے اپنے دوست سے کہا کہ میرے پاس ہزار روپی ہیں یہ ارادہ ہی کہ اُن روپیوں کو شہر کے باہر کسی جگہ گاڑ دوں - سُن یار میں نے تیرے سوا یہ راز کسی پر ظاہر نہ کیا \* القصہ اُن دونوں نے شہر کے باہر



جا کے ایک درخت کے نیچے اُس نقد کو دفن کیا۔ بعد کتنے روز کے بخیل نے تنہا اُس درخت کے نیچے جا کر دیکھا تو اُس نقد کا نشان بھی نہ پایا \* تب اپنے دل میں خیال کیا کہ یہہ کام میرے دوست کا ہی اُسکے سوا کسی نے نہیں لیا۔ اگر میں اُسے پوچھوں تو وہ کہہو اقرار نہیں کریگا \* یہہ بات سوچ سمجھ کر اُسکے گھر گیا اور کہا کہ بہت سے روپی میرے ہاتھ لگے ہیں اور میرا ارادہ یہہ ہی کہ اُنہیں بھی اُسی جگہ گاروں اگر کل تو میرے یہاں آوے تو ہم دونوں وہاں جاویں۔ یہہ بات سنکر دوست نے بسبب طمع نقد بہت کے وہ نقد کہ جسکو لیا تھا اُسی جگہ پھر گار دیا \* دوسرے روز بخیل وہاں تنہا گیا اور اپنے روپی پا کر حکمت اپنی پسند کی لیکن دوستوں کی دوستی پر پھر اِعتِما د نہ رکھا \*

## ۷۰ حکایت

*The Two Painters.*

دو مصوِروں نے آپس میں قول و قرار کیا کہ ہم دونوں

تصویر کھینچیں اور دیکھیں کون اچھی کھینچتا ہی \*  
ایک نے انگور کے خوشے کی تصویر کھینچ کر  
دروازے پر لٹکا دی \* پرندے سب آنکر اُس پر  
چونچ مارنے لگے - یہ دیکھکر لوگوں نے اس تصویر  
کو نہایت پسند کیا اور دوسرے مصوّر کے یہاں گئے  
اور پوچھنے لگے کہ تُم نے کہاں تصویر کھینچی ہی ؟  
کہا اس پردے کے پیچھے - اُن لوگوں نے ارادہ کیا  
کہ پہلے پردے کو اُٹھائیں لیکن جب اُن لوگوں نے  
ہاتھ پردے پر رکھا تب معلوم کیا کہ یہ پردہ نہیں  
بلکہ دیوار ہی اور اُسپر تصویر کھینچی ہوئی ہی \*  
دوسرے مصوّر نے کہا تو نے ایسی تصویر کھینچی  
کہ پرندوں نے فریب کھایا اور میں نے ایسا نقشہ  
کھینچا کہ مصوّر نے فریب کھایا \*

## ۷۱ حکایت

*The Proud Man humbled.*

ایک رُؤرِ کسی نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ

جو کچھ زمین اور آسمان پر ہی سب میرے لئے اللہ نے  
موجود کیا کہونکہ خدا نے مجھے بہت بڑا پیدا کیا -  
اسوقت ایک مچھر اُسکی ناک پر بیٹھ کر کہنے لگا کہ  
بجھے ایسا مغرور ہونا لازم نہیں کہونکہ جو کچھ آسمان  
اور زمین پر ہی خدا نے تیرے لئے پیدا کیا اور تجھے  
میرے واسطے تو نہیں جانتا ہی کہ میں تجھسے بھی  
بڑا ہوں ؟

## ۷۲ حکایت

*The King and the Armourer.*

ایک بادشاہ نے کسی لوہار کو حکم کیا کہ میرے  
لئے ایک اچھا سا جوشن تیار کر - لوہار موافق حکم شاہ  
کے ایک عمدہ جوشن تیار کر کے شاہ کے روبرو لایا -  
شاہ نے آزمائش کے لئے اسکو زمین پر رکھکے ایک  
ایسی تلوار ماری کہ دو تکرے ہو گیا \* بادشاہ نے  
لوہار کو فرمایا کہ اگر پھر تو کبھو ایسا جوشن بنا کر

میرے حضور لاویگا تو سر تیرا دو تکتے کرونگا \*  
 لوہارا اپنے گھر گیا اور بیٹی سے یہہ احوال کہا - لڑکی نے  
 صلاح دی کہ پھر تم ایک جوشن تیار کرو اس دفعہ میں  
 جوشن لیکر جاؤنگی \* القصہ لوہار نے جوشن تیار کر کے  
 اپنی بیٹی کو دیا اور وہ لڑکی جوشن پہر کر تلوار ہاتھ  
 میں لئے ہوئے شاہ کے رو برو گئی اور عرض کی کہ جہاں پناہ!  
 اب جوشن کو آزمائے \* بادشاہ نے اُسے کہا کہ جوشن  
 کو کبوں تو نے پہرا؟ پھر لڑکی نے عرض کی اہی خداوند  
 یہہ دستور ہمیشہ سے ہی کہ جوشن بدن پر آزمایا جاتا ہی  
 اسی سبب سے میں نے اُسے پہرا \* بادشاہ نے اس بات  
 کو نہایت پسند کیا اور اُسے انعام دلو دیا \*

### ۷۳ حکایت

*Love of the Marvellous reproved.*

ایک روز بادشاہ اپنے وزیر کے ساتھ شکار کھیانے کے  
 لئے ایک میدان میں گیا اور وہاں گیہوں کا گچھہ قد آدم  
 سے بڑا دیکھ کر بھچک رہا اور کہا کہ میں نے کبھو ایسا

لنبا گچھہ گیہوں کا نہیں دیکھا \* وزیر نے عرض کی کہ اسی خداوند ! میرے ملک میں گیہوں کا درخت ہاتھی کے قد سے بلند ہوتا ہی \* بادشاہ نے یہ بات سنکر ہنس دیا \* جب وہ سیر سے پھر آئے تب وزیر نے اپنے ملکی لوگوں کو کئی درخت کے لئے خط لکھا لیکن خط پہنچنے تک گیہوں کی فصل تمام ہو گئی \* خلاصہ یہہ ہی کہ بعد ایک سال کے کئی ایک درخت گندم کے وہاں سے آئے اور وزیر نے شاہ کے حضور میں پہنچائے - شاہ نے وزیر سے پوچھا کہ تو یہہ سب درخت میرے آگے کیوں لایا ؟ وزیر نے عرض کی جہاں پناہ ! میں نے سال گذشتہ ایک روز حضور میں یہہ ظاہر کیا تھا کہ گیہوں کا درخت ہاتھی - ہوتا ہی - حضور یہہ بات سنکر ہنس دئے میں نے اپنے دل میں سمجھا کہ میری بات جھوٹہ تھہری - اسلئے میں نے اُن درختوں کو اپنی سچائی کے لئے حضور میں لا موجود کیا \* شاہ نے فرمایا اسی وزیر اب میں نے تیری

بات باور کی لیکن کبھو کسی سے ایسی بات نہ کہنا کہ  
بعد ایک سال کے باور کرے \*

### ۱۴ حکایت

*The detected Cunning Thief.*

ایک چور کسی آدمی کے گھر گھوڑا چرانے گیا۔  
اچانک وہ پکڑا گیا۔ گھوڑے والے نے چور سے کہا  
اگر چوری کی حکمت تو مجھے سکھاوے تو میں  
تجھے آزاد کروں \* چور نے یہ بات قبول کی اور  
گھوڑے کے نزدیک جاکر اُسکے پانوں سے رسی  
کھولی اور لگام پھرائی پھر گھوڑے پر سوار ہو کر ایسا  
تیز ہانکا اور کہا کہ دیکھو اسطور سے چوری کرتے ہیں۔  
ہر چند لوگوں نے پیچھا کیا آخر نہ پایا \*

### ۷۵ حکایت

*Artifice to get Money.*

ایک مفلس کے پاس ایک گھوڑا تھا۔ اُسے اصطبل  
میں پانوں کی جگہ سر اور سر کی جگہ پانوں کے

باندھا اور مُنادی شہر میں پہرہ دے کہ اے لوگو عجیب  
تماشا دیکھو کہ گھوڑے کا سر دُم کی جگہ آ رہا ہے \*  
سب شہر کے لوگ اُس کے یہاں جمع ہوئے - جو  
آدمی اصطبل میں جا کر تماشا دیکھا چاہتا اُسے کچھ  
لیکر جانے دیتا \* جب وہ اصطبل میں جاتا وہاں سے  
شرمندہ ہو کر پھر آتا اور کچھ نہ کہتا \*

## ۷۶ حکایت

*Plato's Remark.*

ایک شخص نے افلاطون سے پوچھا کہ تم نے برسوں  
دریا کا سفر کیا - دریا میں کہا کہا عجائب دیکھے ؟  
افلاطون نے جواب دیا کہ یہی عجوبہ دیکھا کہ میں  
دریا سے کنارے پہنچا \*

## ۷۷ حکایت

*The King and the Vizier who left his Service.*

ایک بادشاہ کا وزیر نہایت دانا تھا اور وزارت سے ہاتھ  
اُٹھا کر خدا کی عبادت میں مشغول ہوا \* شاہ نے اپنے امیروں

سے پوچھا کہ وزیر کہاں ہی؟ انہوں نے عرض کی کہ جہاں پناہ آپ کا وزیر وزارت سے ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوا ہی \* یہ بات سنکر شاہ وزیر پاس گیا اور پوچھا کہ اسی وزیر مجھ سے کون سی خطا ظاہر ہوئی کہ میری وزارت ترک کی؟ وزیر نے کہا پانچ سبب سے میں نے اُس پیشے کو ترک کیا \* پہلا وہ ہی کہ آپ بیٹھے رہیں اور میں آپکے حضور میں کھڑا رہوں - اب میں بندگی خدا کی کرتا ہوں کہ نماز کے وقت مجھے حکم بیٹھنے کا کیا ہی \* دوسرا سبب وہ ہی کہ آپ کھانا کھاتے رہیں اور میں نگاہبانی کروں - اب ایک ایسا روزی دینیوالا میں نے پیدا کیا ہی کہ وہ آپ نہیں کھاتا اور مجھے کھلاتا ہی \* تیسرا یہ ہی کہ جہاں پناہ سوتے رہیں اور میں چوکیداری کروں - اب میں نے ایک ایسا خدا پایا ہی کہ وہ چوکیداری کرے اور میں سوؤں \* چوتھا سبب یہ ہی کہ میں ہمیشہ دُرتا رہتا اگر آپ مرجاویں تو مجھے سب دشمنوں سے دکھ پہنچے - اب میں



نے ایسا خدا پایا ہی کہ وہ ہمیشہ زندہ رہیگا اور مجھے  
دُشمنوں سے تِلکِ صدمہ بھی نہیں پہنچےگا \* پانچواں  
سبب یہہ ہی کہ عالمِ پناہ کے غضب سے ہمیشہ دَرتا  
رہتا مُبادا مجھ سے کوئی گناہ ظاہر ہو تو حضور مجھے  
کبھو مُعاف نہ کریں - اب خدا میرا ایسا رحیم ہی کہ  
ہر روز میں سو گناہ کرتا ہوں اور وہ مُعاف کرتا ہی \*

## ۷۸ حکایت

*The accused Servant found faithful.*

کہتے ہیں کہ سلطان محمود غزنوی ایاز کو نہایت  
دوست رکھتا تھا - اِسلئے تمام ارکانِ دولت اور نوکر چاکر  
اُسے دُشمنی کرتے \* ایک روز ان سبھوں نے بادشاہ سے  
کہا کہ ایاز ہر روز اکیلا جواہرِ خا نے میں جاتا ہی -  
معلوم ہوتا ہی کہ کچھ چیز البتہ چرتا ہی - وگر نہ  
جواہرِ خا نے میں اُسکا کہا کلام؟ شاہ نے فرمایا کہ جب  
میں اُسے اپنی آنکھ سے دیکھوں تب باور کروں - پھر  
دوسرے روز اُن لوگوں نے خبر دی کہ ایاز اب جواہر

خانے میں گیا ہی - یہہ بات بادشاہ نے سُننے ہی جھروکھے سے دیکھا - تو کہا دیکھتا ہی کہ ایاز نے ایک صندوق کھولکر پُرانا اور میلا کپڑا پہرا ہی - یہہ دیکھتے ہی بادشاہ نے اندر جا کر ایاز سے پوچھا کہ اسی ایاز تو نے کہوں ایسا سڑا کپڑا پہرا ہی ؟ اُسنے عرض کی اسی خُداوند میں جب آپ کی بندگی میں نہ تھا تب یہی کپڑا رکھتا تھا - اب میں آپ کی دولت اور اقبال سے اچھا کپڑا رکھتا ہوں - اپنے پُرانے کپڑے کو اِسلئے میں ہر روز دیکھتا ہوں اور پہرتا ہوں کہ اپنی قدیمی حالت کو فراموش نہ کروں اور خُداوند کی نعمت کی قدر پہچانوں \* جب بادشاہ نے یہہ جواب سنا تب اُسکی بات نہایت پسند کر کے اُسے گلے سے لگا لیا اور اُسکا مرتبہ بڑھایا \*

## ۷۹ حکایت

*The Diligent and the Indolent Boy.*

جو دُعا لڑکا ہی سو اپنی کِتاب اپنے گھر میں بے کہہ پڑھتا ہی - اور نادان لڑکا اپنی کِتاب کو کھیل کے واسطے

طاق پر ڈال رکھتا ہی۔ اگرچہ اُسکے ماباپ اُس بد چال سے  
 ہزار منع کریں \* پہلا لڑکا اُس اسیل گھوڑے کی طرح  
 ہی کہ جسکے واسطے کوڑا ضرور نہیں - اور دوسرا اُس  
 خچر منہ زور کے برابر ہی جو لگام نہیں مانتا \* غرض  
 ایک لڑکا جو سچ پوچھو تو گویا زنبور کے شہن کے پیچھے  
 ہی اور اُسکے نیش کی طرف نظر نہیں کرتا - اور دوسرا  
 ناچیز تیرجی کے پیچھے دوڑتا ہی اور یونہی اپنی  
 محنت کو صرف اُسکے رنگین پروں پر برباد دیتا ہی \*

## ۸۰ حکایت

*Trial of Youthful Sagacity.*

دو لڑکے بھوکھے پیاسے کسی کے یہاں گئے - اُسنے  
 ہر ایک کے شعور کی آزمائش کے واسطے ایک طرف میز پر  
 کچھ شراب اور مصری رکھ دی اور دوسری طرف  
 تھوڑا تھنڈا پانی اور روکھی روٹی \* پقلندہ لڑکے نے  
 روٹی اور پانی سے اپنے پیٹ کو بھرا اور پیاس کو

بُجھایا - احمق لڑکے نے شراب کا لال رنگ اور مصری کی  
 مِتھاس جو دیکھی بہت رغبت سے اُسے پیا اور کھایا -  
 پر فائدہ کچھ نہ ہوا بلکہ اُسکی پیاس زیادہ ہوئی - اور  
 اپنا پیت خالی ہوا سے بھرا ہوا پایا - لیکن اپنی چوک کا  
 علاج نہ کرسکا کہونکہ وقت گزر گیا تھا \* سچ ہی کہ  
 بہت چیزیں بظاہر خوبتر ہیں اور باطن میں حاصل اُنکا  
 تھوڑا ہی - چنانچہ پھولنا گلاب کا ساتھ رنگ اور  
 بو کے اگرچہ خوشنما ہی لیکن پھولنا گھاس کا انسان کے  
 حق میں دہ چند مفید ہی \*

## ۸۱ حکایت

*The Courageous and the Fearful Youth.*

ایک لڑکے نے تفاوت سے دیکھا کہ چمن کے کنارے  
 پر ایک پھول نہایت خوش رنگ پھول رہا ہی - جب  
 لڑکا اُسکے نزدیک پہنچا تو اُس گل کی خوشبو اور رنگ  
 نے یہاں تک لبھایا کہ بے اختیار اُسکے تورنے کی

خواہش اُسکے دل میں پیدا ہوئی - جونہیں اپنا ہاتھ اُسکے پتوں تک پہنچا یا ورنہیں اُسکو بہت سے کانتے پتوں کے نیچے نظر آئے - مارے دھشت کے ہاتھ کھینچ لیا اور خالی ہاتھ چلا گیا \* اِتِّفَاقًا اُسکا چھوٹا بھائی دور سے دیکھتا تھا اس بات کو دریافت کر گیا - اگرچہ عہر میں چھوٹا تھا پر دلکا برا - اُن کانتوں سے نہ درا بیدھڑک پھول توڑ لیا بلکہ ساتھ اُسکے ایک ایسا پھول بھی تحفہ ہاتھ آیا کہ جتنا اُس پھول کے توڑنے میں دکھ سہا تھا اتنا سب دل سے بھلا دیا \* پس جو شخص کہ کانتوں کے در سے پھول نہ لے سکا اُسکا دماغ کب مُعْطَّر ہوا اور کہا پھل اُسنے پایا \*

## ۸۲ حکایت

*Filial Affection.*

ایک مرتبہ ایک کے گھر میں بڑی آگ لگی چاروں طرف لوکا اُڑے لگا - گھر والے دو بھائی تھے اور

اُنکے ما باپ نہایت ضعیف کہ ہلنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور اُس آگ سے بچ نہیں سکتے بلکہ خوف سے کانپتے تھے \* وے دُبھائی اُس مصیبت میں حیران تھے۔ ایک نے ارادہ کیا کہ گھر سے اسباب باہر نکالے تب اُنہوں نے آپس میں یہہ کہا کہ کہاں پاوینگے ہم ایسی بِشمار دولت جس سے ہم نے زندگانی پائی۔ اور اسباب چھوڑ کے اُنکو نکال لاویں \* یہہ بات کہے ایک نے باپ کو کاندھے پر چڑھا لیا اور دوسرے نے ما کو اور اُس آگ سے بچا کر اُنکو ایک جگہ میں بیٹھا دیا اور کسی چیز کا خیال نہ کیا۔ سب اسباب جل گیا \* وے کیسے دیندار تھے ! اُنکے کام سے ہم سمجھتے ہیں کہ دُنیا میں ما باپ کی خدمت سے کوئی کام بڑا نہیں \*

### ۸۳ حکایت

*The Two Travellers.*

دو شخص باہم ہو کر نکلے کہ کسی دور مُلک میں جا رہئے۔ تھوڑے دنوں کے بیچ ایک مُلک میں جا پہنچے \*

ایک نے دریافت کیا کہ دل جمعی اور خوبی کے ساتھ جو یہاں رہئے تو ضرور ہی پہلے یہاں کے رہنے والوں کی زبان سیکھئے \* دوسرا اتنا مغرور تھا کہ عوام الناس کی زبان کو حقارت سے نہ سیکھا صرف درباری اور عالموں کی زبان تحصیل کی \* قضا کار بعد کئی برس کے دونوں کسی بستی میں آئے وہاں کی بھاگیا اور اُس ملک کی زبان ایک تھی پر وہاں کے رہنے والوں نے ہنگامہ مچا کر غیر ملک کے حاکموں کو قتل کر ڈالا تھا \* وہ دونوں مسافر جدے جدے مکانوں میں بازار کے بیچ تھے کہ اُن خونبھوں نے اُنہیں پکڑا اور الگ لیجا کر ایک سے پوچھنے لگے کہ تمہارا یہاں کیا کام ہی ؟ جس نے محاورہ عوام کا سیکھا تھا خوبی سے جواب دیا اُسکو اُنہوں نے سلامت چھوڑا اور دوسرے مسافر نے جو صرف حاکموں کی زبان سے جواب دیا اُس انبۂ نے جلد کر خفگی سے سر اُسکا کاٹ ڈالا \*

## ۸۴ حکایت

*The Man who fell among Thieves.*

ایک آدمی شیر کرتا ہوا اور شلیم سے ہو کے یراہو میں گیا \* ناگہاں چوروں سے ملاقات ہوئی - اُنہوں نے اُسکو ایسا مارا کہ قریب مرنے کے ہوا اور اُسکا اسبابِ لوٹ کے بھاگے \* تھوڑی دیر کے بعد ایک متقی آدمی اُس راہ سے گذرا اُس نیم مُردے مُسافر کو دیکھہ دوسری راہ سے چلا گیا \* تھوڑی دیر پیچھے اور ایک آدمی آیا اُس نے بھی دوسری طرف کا رستا لیا \* آخر کو ایک شخص جسکے مزاج میں نہایت رحم تھا اُس آدمی کے نزدیک گیا - اور اُسے خستہ حال دیکھہ مہربانی سے بولا افسوس ہی چوروں نے اُسکو ایسا زخمی کیا کہ تمام بدن سے خون جاری ہی - اور اُسکو اُٹھا زخموں پر مرہم کی پٹی لگائی - بعد اُسکے اُسکو اپنی چارپائی پر ڈال کے ایک سرے میں پُہنچایا اور بری خبرداری کی - صبح کے وقت دو روز



پیچھے وہاں کے زمیندار کو کچھ دیکر یہہ کہا کہ  
اسکی خوب خبرداری کیجیو یہہ کسی طرح کی تصدیع  
نہ پاوے یہاں تک کہ اگر زیادہ خرچ ہووے دریغ  
نہ کیجیو جب میں پھر کے آونگا سب ادا کرونگا \* تم  
اس حکایت سے سیکھو مہر بانی اور شفقت کرنا اُن پر  
جو رنج میں گرفتار ہیں \*

### ۸۵ حکایت

*The Saying of Cicero.*

زمان پیشین میں ایک شخص سیرِ نام مُنصف اور  
عالم اور راست باز مشہور تھا - علم کی تحصیل میں  
بہت کوشش کرتا اور اُسکی عقل اور دانش کو سب  
بہتر جانتے تھے - اُسکا قول یہہ تھا کہ سوائے علم کے  
اور کوئی چیز ایسی نہیں جو خدا کی راہ دکھائے اور  
آدمیوں کو حق کی طرف پہنچاوے \* جو کوئی علم  
سے خالی ہی وہ سب چیز سے خالی ہی - بہر صورت  
علم بیش بہا ہی سب چیز سے \* ہم نہیں جانتے ہیں

کہ وہ آدمی کپڑوں پر خوش ہی جو کہ علم سے واقف نہیں  
 اور وہ اپنے دن سُستی میں گزارتا ہے - جیسا کہ بے زہر کا  
 سانپ سبکی نظروں میں حقیر ہوتا ہے ویسا ہی جو  
 علم سے عاری ہی ہے توقیر ہی - وہ پیدا ہوا ہی  
 صرف زمین کی تصدیع دینے کو - بھلوں کی صحبت کو  
 بد جان کر وہ ضرور بد معاشوں میں رہے گا اور بد راہ چلیے گا  
 اور سب کے نزدیک آخر کو مردود ہوگا : دانا اور  
 نیکبخت آدمی کا نشان یہ ہے کہ دانا سعی کرتا ہے  
 علم کے سکھانے میں اور رضا جوئی میں اُنکے جو  
 اُسکے علاقے میں ہیں \*

## ۸۶ حکایت

*Lugman's Advice to his Master.*

کہتے ہیں کہ ایک مرتبے لُقمان کے صاحب نے اُسے  
 کہا کہ فلا نے کھیت میں جو بو - لُقمان نے اُس  
 زمین میں چینا بویا \* لُقمان کا مالک اُس جگہ میں گیا

اُڑھری کھیتی دیکھ لُقمٰن سے بولا کہ میں نے تجھ سے کہا تھا اِس کھیت میں جو بُوکِسو اسطے تو نے چینا بویا؟ لُقمٰن نے جواب دیا اِس اُمید پر میں نے چینا بویا کہ جو پہلیگا \* مالک نے کہا یہہ کہا بیندہی سمجھ ہی کہیں ایسا ہوتاہی؟ لُقمٰن نے فرمایا کہ تُم ہمیشہ دُنیا کے کھیت میں گناہوں کے بیج بوتے ہو اور گمان رکھتے ہو قیامت کے دن صواب کا پہل پاؤ گے۔

اِس سبب سے میں نے بھی خیال کیا کہ اِس چینے سے جو پیدا ہونگے - بنی اسرائیل اِس بات سے شرمندہ ہوئے اور لُقمٰن کو اُسکے صاحب نے آزاد کیا \*

یے باتیں بھی لُقمٰن کی فرمائی ہوئی ہیں کہ نادان ہر چند خوبصورت ہو اُسکے ساتھ صحبت نہ رکھا چاہئے کہ تلوار اگرچہ دیکھنے میں سوتل ہی پر کم اُسکا بُرا ہی - جو کوئی اچھی خورکھتا ہی بیگانے اُسکے دوست ہوتے اور بد خوالے کے یگانے دشمن ہو جاتے ہیں \*

## ۸۷ حکایت

*An Army and a Treasure necessary for a King.*

ایک بادشاہ نے اپنے وزیر اور میر بخشی سے صلاحاً پوچھا مال اور لشکر کے جمع کرنے میں میری عقل کچھ کام نہیں کرتی - اگر مال جمع کروں تو لشکر نہیں رہتا اور جو فوج رکھوں تو دولت نہیں رہتی \* وزیر نے عرض کی خداوند دولت جمع کیجئے جو فوج نہ رہیگی تو کچھ نقصان نہیں کہونکہ جب ضرور ہوگی رکھ لیجئیںگا \* جو میری بات کا آپکو اعتبار نہ ہو تو اُسکی یہہ دلیل ہی کہ ایک برتن میں تھوڑا شہد رکھو ادیجئے ابھی ہزاروں مکھیاں گرد آسکے آ جمع ہونگی - جو نہیں شہد کا باسن رکھوا دیا لاکھوں مکھیاں بات کہتے ہی آسکو آ لپٹیں - تب آسنے کہا کہ دیکھئے حضرت جو فدوی نے عرض کی تھی سو آپ نے دیکھا \* پھر میر بخشی نے کہا اگر میری عرض سنئے تو فوج رکھئے

جو وقت پر کام آوے اُس وقت مال ہرگز کچھ فائدہ نہ کریگا۔ اگر آپکو یقین نہ ہو تو میری بات کو امتحان کر لیجئے۔ ایک ہانڈی میں شہد رات کو اُس جگہ رکھوا دیجئے جو مکھیاں اُسپر آ لگیں تو میری بات جھوٹہ اور جو نہیں تو سچ ہی۔ اُسکے کہنے بموجب رات کو شہد کا باسن وہاں رکھوایا پر ایک مکھی بھی نہ آئی \* خلاصہ اِسکا یہہ ہی جب اپنی فوج اپنے قبضے سے گئی پھر روزِ سیاہ میں مال بھی خرچ کیجئے تو ویسی میسر نہ ہوگی \*

## ۸۸ حکایت

*The Diligent and the Indolent Scholar.*

دو لڑکے نوجوان ایک ہی ساتھ علم سیکھنے لگے \* اُن میں سے ایک لڑکا بہت اچھا نیک بخت تھا اُستاد جو سبق اُسے پڑھا دیتا سو دیاں کر لیتا اور اپنی کتاب اپنے گھر میں پڑھا کیا کرتا۔ دوسرا غافل بڑا شریر تھا

جوا اپنے ہم عمر کی محنت پر ہنسنا کرتا تھا - اور ہمیشہ یہ بات اپنے ہم مکتب سے کہا کرتا کہ تو گدھا ہی - وہ اُسے اکثر یہہ جواب دیا کرتا یار تھوڑے دنوں میں دیکھا چاہئے کہا ہو \* آخر امتحان کا روز آپہنچا اُن دونوں کو علم کے دریا میں پیرنا پڑا - دانا لڑکے نے اُس احمق کو بہت پیچھے جہالت کے گرداب میں شرم سے دُوبتے ہوئے چھوڑا - اور پکارنے لگا اے یار جو تمہارے خیال میں بے وقوف نظر آتے ہیں سو اکثریوں کے نزدیک عقلمند ہو نکلیں گے - اور جو ایسے وقت تمہیں سیکھا سولا حاصل ہی - وہ تمہارے کام نہیں آئے گا۔

اگر اپنے ہم جُولی پر اب ہم بھی تھتھے ماریں تو ہماری بازی ہوتی موافق اُس مثل کے کہ جو جیتے سو ہنسے - لیکن داناؤں کے نزدیک نہایت بعید ہی کہا دوستی کہا دشمنی سے ایسی حالت میں افسوس کی جگہ تضحیک کرنا اب - میں اپنی بات کو موقوف کرونگا اُس نصیحت اور کہاوت سے کہ ہونا ایک خوبی کا

دیر کر بہتر ہی نہ ہونے سے اور جتنی جلدی ہو سکے  
برے کام کو چھوڑ کر بھلے کی طرف آنا اچھا ہی \*

## ۸۹ حکایت

*The Liberal Man and the Miser.*

سنا ہی کہ کسی مُلک سے دو شخص باہم نکلے اور  
ایک شہر میں جا کر بادشاہ کے نوکر ہوئے اور ایک ہی  
مکان میں رہنے لگے۔ ایک جو کماتا تھا سو کچھ کچھ  
آپ کھاتا اور کچھ خدا کی راہ میں خیرات کرتا۔  
اور دوسرا نہ آپ ہی کھاتا نہ خدا کی راہ میں دیتا  
اور ہمیشہ جمع ہی کرنے پر مرتا \* مزہ یہہ ہی کہ  
جب سو دو سو روپی وہ جمع کرتا تب چور آتے اور  
چرا کر لیجاتے۔ پھر یہ دونوں برابر ہو رہتے \* ایک  
دن کسی شخص نے اُن دونوں سے پوچھا کہ صاحب  
میں یہاں حیران ہوں۔ آمدنی تم دونوں کی برابر ہی۔  
تم تو بھلا لوگوں کے کھلانے پلانے میں خرچ کرتے ہو

جو مفلس رہتے ہو - یہ کہا کرتے ہیں جو سدا بنے  
 رہتے ہیں؟ تب اُس نے ہنس کر کہا کہ حضرت سلامت -  
 میں یاروں کو کھلاتا ہوں اور یہ چوروں کو دیتے  
 ہیں \* مثل مشہور ہی - برس میں سخی سوم برا ہو  
 رہتے ہیں \*

## ۹۰ حکایت

*Singular Relationship.*

ایک شخص امیر خان کی دیورھی پر گیا چوہداروں سے  
 کہنے لگا تم جاؤ میری خبر کرو کہ آپ کا سارہو آیا  
 ہی اور ملاقات کی آرزو رکھتا ہی \* اُن میں سے ایک  
 چوہدار نے جا کر خاں صاحب سے عرض کی کہ خدانہ  
 ایک شخص در دولت پر آیا ہی اپنے تئیں آپ کا  
 سارہو بتاتا ہی - یہ سخن سن کر خاں صاحب متفکر  
 ہوئے اور محل میں جا کر بیگم سے پوچھنے لگے کہ بیگم  
 صاحب آپکی کوئی بہن بھی ہی جسکا خاوند میری



ملاقات کے واسطے آیا ہی ؟ اُس نے کہا نہ صاحب میں اپنے ما باپ کی ایک لڑتی ہوں دوسری بہن میری کہاں سے پیدا ہوئی جسکا خاوند آیا ؟ غرض امیر خاں اُسے خلوت خانے میں بلوا کر پوچھنے لگا کہ سچ کہو - تم میرے ہم زلف کہو نہ ہو ؟ اُس نے عرض کی خاوند زمان - زمانے کی دو بیٹیاں - ایک دُلّتی دوسری مُغلیسی - دُلّتی آپ کو بیاہی گئی مُغلیسی مجھ سے منعقد ہوئی - یہہ کلام خاں صاحب کو نہایت پسند آیا ہزار اشرفی کا تورا دِلوا کر رخصت کیا \* سچ ہی بات ہی ہاتھی پائے اور بات ہی ہاتھی پا - یعنی پسندیدہ بات سے ہاتھی بھی ملتا ہی اور بات ہاتھی کے پانوں کے مانند مضبوط بھی ہوتی ہی \*

## ۹۱ حکایت

*The Dutiful Youth rewarded.*

ایک بادشاہ نے ناگہاں اپنے خدمت گار کو پکارا - جب آواز کسی کی نہ پائی تب دروازہ کھول کر باہر

گیا۔ ایک چھوٹے لڑکے کو جو اُسکا نوکر تھا دیکھا۔ اُسکے پاس گیا کہ اِسکو جگا دیوے کہا دیکھتا ہی کہ ایک لکھا ہوا کاغذ اُسکی جیب میں پڑا ہی۔ بادشاہ متعجب ہوا کہ دیکھوں اِس کاغذ میں کہا لکھا ہی اُس کاغذ کو جیب سے نکال کر دیکھا کہ اُسکی ما کا خط ہی اور یہ بات لکھی ہی کہ برخوردار میرے تمہنے بری تصدیع اُتھا کر اپنی تنخواہ سے تھوڑے روپیہ ہمکو بھیجے نہایت سعادت مندی جو فرزندوں کو لائق ہی تم بجا لائے خدا تمکو اِسکا عوض دیگا \* بادشاہ اُسکو اپنے کمرے میں لیگیا اور ایک کاغذ میں کئی اشرفیاں لپیٹ کر اُسکی جیب میں رکھ دیں اور اُسے چلا کے پکارا کہ اُتھ بیٹھا۔ بادشاہ نے کہا تم ایسے بے خبر سو جاتے ہو؟ لڑکا کچھ جواب نہ دے سکا اور جب اُسنے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو خط میں لپٹی ہوئی اشرفیاں پا کر نہایت حیران ہوا اور خوف سے بادشاہ کے پانوں پر گر پڑا اور اشرفیاں دیکھ کر رونے لگا \* بادشاہ نے کہا

تُم کہو روتے ہو؟ لڑکے نے کمال عاجزی سے جواب دیا کہ اہی بادشاہ کسی آدمی نے میری ہلاکت کے لئے یہہ کام کیا ہی - میں نہیں جانتا کہ بے کیسی اشرفیاں ہیں \* بادشاہ نے تسائی دیکر کہا کہ اہی عزیز خدا نے یہہ اشرفیاں تجھے دی ہیں عوض اُس نیکی کے کہ تو نے کی ہی - ان اشرفیوں کو اپنی ما پاس بھیج اور میں تیری ما کی خبر گیری کرونگا یہہ بات اُسکو لکھ بھیج \*

## ۹۲ حکایت

*Damon and Pythias.*

داؤنسیاس نامی بادشاہ سیراکوس کے ملک کا ہمیشہ بُرے کام کیا کرتا تھا - ایک روز یہہ معلوم کر کے کہ دامن تقصیر وار اور قابل پھانسی کے ہی اُس سے کہا کہ تیرا جرم ثابت ہوا تو پھانسی دیا جاوے گا \* دامن نے بادشاہ سے کہا میں چاہتا ہوں کہ ایک نظر

اپنے لڑکے بالوں کو دیکھ لوں کہونکہ مرنے کے بعد  
 پھر دیکھنے نہ آؤنگا - ذرا فرصت ملے تو گھر جاؤں \*  
 بادشاہ نے کہا ہمکو کہونکر یقین ہو کہ تم گھر سے پھر  
 آؤگے؟ اُسنے جواب دیا کہ اگر آپ کو یقین نہیں ہوتا  
 ہی تو میں پیتھياس دوست کو اپنے عوض چھوڑ  
 جاتا ہوں یہہ قرار کر کے وہ اپنے گھر چلا گیا - قبل اُسکے  
 پھرنے کے بادشاہ قید خانے میں گیا اور پیتھياس سے  
 کہا کہ تمنے دامن کی بات پر اعتماد کیا احمقی کی  
 کہونکر جانتے ہو کہ وہ تمہارے لئے اپنی جان دیگا؟  
 پیتھياس نے جواب دیا اہی ہمارے بادشاہ ہم ہزار  
 بار مر سکتے ہیں اپنے دوست کے واسطے اگر وہ پورا نہ کرے  
 اپنے وعدے کو اور دامن ہرگز عہد شکنی نہ کریگا وہ  
 مسلم آویگا اور ہم نہیں مرینگے - مگر ہم خدا سے دعا مانگتے  
 ہیں کہ ہمارے دوست کی جان بچے - اس طرح کہ وہ  
 یہاں پھر نہ آ سکے جب تک کہ ہم جیتے ہیں شاید  
 کوئی اُسکا رستے میں مانع ہو کہ وہ نہ آوے اور نہ مرے

کہ لڑکے بالے اُسکے عاجز ہوں - میرے مرنے سے کچھ نقصان نہیں ایسا ہو کہ وہ جیتا رہے \* بادشاہ یہہ گفتگو سنکے متعجب ہوا جب کہ دامن وقتِ معین پر نہ آپہنچا اور جلاں آئے اور پیتھیاس کو قید خانے سے باہر لائے تب وہ نہایت خوشی سے پھانسی کی لکڑی پر چڑھا اور ہاتھوں سے دیکھنے والوں کو اشارہ کرتا تھا کہ ہم جانتے ہیں خدا بہت راضی ہی ہماری دعا قبول ہوئی کوئی سبب ہو جو دامن آنے نہ سکے خدا نے اُسکو منع کیا \* وہ اس سبب کے دفع کرنے کی طاقت نہیں رکھتا جب ہمارے قتل کے بعد وہ اویگا تو جیگا۔ یہہ نہایت میری خوشی ہی اور کمال خواہش \* جب پیتھیاس نے یہہ کہا وہاں بھلے برے سب قسم کے لوگوں نے رونا شروع کیا - اور جلاں جونہیں اُٹھا اتنے میں دامن جلدی سے آپہنچا گھوڑے سے اُترا اور پھانسی کی لکڑی پر چڑھ گیا \* پیتھیاس سے گلے ملا اور بولا کہ اے دوست خدا کا شکر ہی کہ اُس نے تجھ کو بچایا

سب بُرائیوں سے - پتھریاس نے کہا اسی دُست تم کہوں  
 آئے؟ یہہ تمہارے واسطے بہت بُرا ہوا \* داؤنسیاس  
 سُنکر حیران ہو گیا - اور اُسکے دل کی آنکھیں کھل گئیں  
 اور جی میں رحم آیا - اپنے تخت سے اتر کے پھانسی  
 کی لکڑی پاس گیا اور کہا ہمنے ایسی دُستی کبھی  
 نہیں دیکھی تم سب جیو کہ نیک بخت بندے خدا  
 کے ہو - خالق نے تمکو یقین کا عوض دیا اور راست باز  
 مشہور کیا - اب ایک شمع اپنی دُستی کا ہمکو تعلیم کرو  
 اچھی طرح - کہ اللہ تعالیٰ ہمکو بھی ارباب یقین میں  
 داخل کرے \*

## پانچواں باب

### ۱ نقل

*The Telescope.*

لوگ آنکھ لگا کے دور بین سے دیکھتے ہیں تاکہ دور  
 دور کی چیزیں صاف نظر آویں سو اس طرح عقلمند لوگ

آنکھ دل کی لگاتے ہیں خدا کی کتاب کے مطالب میں  
کہ تمام مرضی خدا کی نظر میں دور بین کی مانند آوے \*

## ۲ نقل

*The Dogs.*

یہہ کتے کہ آپس میں شور و غوغا کرتے ہیں اور  
بھونکتے ہیں کیسی تکلیف ہی \* پتھر مارو ہماری  
سمجھ پر - وے لوگ جو آپس میں جھگڑا کرتے ہیں  
اور گالیاں دیتے ہیں اور قضیہ اور فساد برپا کرتے ہیں  
کتوں سے زیادہ خراب ہیں کہونکہ وے لوگ واقف ہیں  
کہ یہہ گناہ ہی \*

## ۳ نقل

*The Silver Mine.*

کسی ملک میں بری کھان چاندی کی اس طرح بیشتر  
ظاہر ہوئی کہ ایک لڑکا پہار کے اوپر چلا جاتا تھا

غور سے دیکھا تو اُنک تکرّ چاندی کا وہاں پایا پھر  
اُسکے پاؤں سے گویا خزانہٴ قارون ہاتھ آیا \*

## ۴ نقل

*The Young and the Old Man.*

اُنک جوان جو بڑا گنہگار اور ہر طرح کی بدی کرنے  
میں خوش رہتا تھا اُنک بَدّھے خُدا ترس کو ملا جسکے  
بُہت پُستے پُرانے کپڑے تھے - جوان نے اُسے کہا  
ای باب تمہارا یہ تباہ حال بُہت خراب ہی اگر  
عاقبت نہ ہو \* بَدّھے نے جواب دیا سچ ہی میرے  
بیتے لیکن تمہارا حال کہا ہوگا اگر عاقبت ہو؟

## ۵ نقل

*The Sheep.*

یہ سب بھیڑیں اپنے بچے لئے ہوئے کیسے خوب  
میدان میں خوش رہتے ہیں - اُنکے سونے کے واسطے



مُلایم سبزی اور نرم گھاس اور وہ کھانے میں کیسی  
 میٹھی ہی - لیکن سب محض بے عقل رہتی ہیں اور  
 دل میں نہیں کرتی کہ خدا نے یہ سب کچھ بنایا  
 ہی \* افسوس اُس آدمی پر جو مانند جانور کے خیال  
 کرتا ہی اور خدا کی طرح طرح کی نعمتوں پر شکر گزاری  
 نہیں کرتا ہی \*

## ۶ نقل

### *The Gardener.*

ہوشیار مالی پہلے سے جو چیز کہ باغ میں ناقص اور  
 جنگلی ہی اُکھار لے جاتا ہی \* ایسی ہی چاہئے کہ  
 لڑکے کی طبیعت سے جو چیز کہ بد ہی جلد دیکھ کر  
 نکالے - تربیت اور نصیحت سے گالی اور فریب اور جھوٹہ  
 اور چوری اور اپنے سبق میں تغافل اور خود پرستی  
 یہ سب چیزیں لڑکے کی طبیعت سے اُکھارا  
 چاہئے - نہیں تو لڑکا خراب ہو جائیگا \*

## ۷ نقل

*The Persians*

کہتے ہیں کہ ایران کے باشندے اکثر اپنے لڑکوں کو  
 لڑک پنہیں گھر سے باہر کر دیتے ہیں اس واسطے کہ کہیں  
 خون روئی سے بسبب محبت کے خراب نہ ہوں - لیکن  
 یہ بات محض عقل سے دور ہی کیونکہ ما باپ کو چاہئے  
 کہ اپنے بال بچوں کو آنکھوں کے سامنے رکھیں اور ہر روز  
 راہ راست میں اُنکو نصیحت دیں تاکہ خدا کی راہ پر  
 چلیں اور راست بولیں اور چوری نہ کریں اور ہر طرح کے  
 گناہ اور فریب سے دور رہیں \*

## ۸ نقل

*The Bees.*

دیکھو باغ میں کہ شہد کی مکھیاں کیسی خوش دلی  
 سے اُرتی اور ہر ایک پھولے ہوئے پھول خوشبودار میں  
 منہ لگا کے شیرینی نکالتی ہیں - جسوقت پھولوں سے

شیرینی حاصل ہوگئی تب خوش آواز سے اُسی گھر  
چھتے کو اُڑ جاتی ہیں \* اسی آدمیو خدا شہد کی  
مکھی سے ایک اچھی نصیحت دیتا ہی - تُم بھی اسی طرح  
ہر ایک نیک کام میں خوش دلی سے مشغول ہوؤ اور  
شہد کے مانند نیک کام بناؤ \*

## ۹ نقل

*The Contracting Flower.*

نقل ہی کہ امریکہ ملک میں ایک پھول ہی کہ  
جسکا نام میں پھول گیا ہوں - جب کوئی مکھی اُسپر  
بیٹھتی ہی تو وہ پھول بند ہو جاتا ہی \* یہی تشبیہ  
خوب ہی کہ یہ پھول مانند گناہ کی خوشی کے ہی  
کہ باہر سے بہت دل چسپ اور مقبول ہی لیکن  
جب کم عقل لوگ اُسکو لیتے ہیں تو ایسے گرفتار  
ہو تے ہیں کہ پھر چھڑایا نہیں جاتا ہی اور بدون  
مرضی خدا کے ہلاکت کو پہنچاتا ہی \*

## ۱۰ نقل

*The Good boy.*

دھیان کرو کہ ایک خوبصورت لڑکا درخت کے  
 سایہ تلے رواں نہروں کے پانی کے نزدیک بیٹھا ہوا  
 کتاب اپنی ہاتھ میں لئے ہوئے بہت خوشی سے  
 پڑھ رہا تھا \* البتہ وہ پڑھنے والا لڑکا اور خراب لڑکوں سے  
 کہ سرے بازار کھیلتے پھرتے اور آپس میں گالی دیتے  
 ہیں بہت اچھا ہی \* اسی بابا لوگو اسی لڑکے کی  
 مانہ پڑھنے میں دھیان لگاؤ اور بازار بازار خراب ہو کر  
 مت پھرو نہیں تو دل کی خوشی جاتی رہیگی \*

## ۱۱ نقل

*The Idle and the Industrious Man.*

دو آدمی ہر رات ایک وقت پر سو جاتے تھے - لیکن  
 چالاک آدمی فجر کے دو گھنٹے آگے اپنے کام پر  
 اُٹھتا تھا اور سُست آدمی دو گھنٹے دن تک سوتا

تھا \* حساب کرو چالیس برس میں اُنتیس ہزار  
گھنٹے چالاک آدمی نے حاصل کئے اور سُست آدمی  
نے اپنی اوقات میں نقصان ڈالا \* خیال کرو کہ  
اِتنے گھنٹے میں کہا کہا کام اور علم حاصل ہوتا ہی -  
چاہئے کہ ہر آدمی ایک لمحہ اور گھنٹہ اپنی اوقات  
نقصان نہ کرے \*

## ۱۲ نقل

*The Husbandman.*

میدان اور کسان کی محنت پر دھیان لگاؤ کہ گیہوں کا  
جھولا کمر میں باندھے ہوئے داہنے ہاتھ سے زمین  
پر چھڑکتے ہیں - خیال کرو کہ فقط ایک ہی جھولے  
سے تمام کھیت بو جاتے ہیں اور کھلیان کے وقت اِتنی  
جنس پیدا ہوتی ہی کہ گاریاں اُسے لا کر لے  
جاتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں \* اسی میرے دوست  
وہیسی ہی عالم اور نصیحت ہی کہ تھوڑی سی نصیحت

کو جاری کرے تو کیسے کیسے فائدے اور خوشی  
اور نیک کام حاصل ہوتے ہیں \*

### ۱۳ نقل

*The Barren Tree.*

آدمی اس لئے درخت کو کاٹتا ہی اور وہ بری آواز  
سے زمین پر گر تا ہی کہ درخت نے کچھ پھل نہ دیا \*  
مالک نے درخت کو کاٹا تاکہ اُسکی جگہ میں  
دوسرا درخت لگائے \* خدا نے آپ فرمایا ہی کہ جو  
درخت اچھا پھل نہیں لایگا جلد کاٹا جائیگا اور آگ  
میں جلایا جائیگا یعنی ہر ایک آدمی جو نیکی کا پھل  
اُگے نہیں لاتا جہنم میں ڈالا جائیگا \* آیا جھوٹا  
فریب دغا بازی گالی خود پرستی لالچ چوری وغیرہ  
یہ سب چیزیں اچھے پھل میں یا برے پھل میں  
گنی جائیں گی ؟

## ۱۴ نقل

*The Mending of Ways.*

دیکھو غریب آدمی اپنے لڑکے سمیتِ محنت  
 کر کے پتھر اور اینٹ توڑتا ہی کہ سڑک پر ڈالے راہ  
 سیدھی اور درست بناوے \* چاہئے کہ آدمی بھی  
 اپنی بد مزاجی کو موافق پتھر اور اینٹ کے توڑے  
 یعنی غصہ اور خود پرستی اور شہوت اور لالچ اور ناخدا  
 ترسی اور جھوٹہ اور فریب اور خواہش بد کام کی  
 ان سب چیزوں کو اُسی طور سے توڑے - نہیں تو راہ  
 کبھی سیدھی نہ ہوگی اور چلن بھی درست نہ ہوگا -  
 خدا سے دعا مانگو کہ تمہارا بد مزاج شکستہ ہو جاوے \*

## ۱۵ نقل

*Virtue and Vice.*

مشہور ہی کہ خدا کی طرف سے نیکی اور شیطان کی

طرف سے بدی ہی \*

پہلے پہچانا چاہئے کہ فلانی بات نیک یا بد ہی \*  
اُس وقت صاف دریافت ہوگا کہ خدا کی طرف  
سے ہی یا کہ شیطان کی طرف \* خوب غور سے  
دیکھو کہ جانور کبا کبا ملاپ اور مُحَبَّت اپنے بچوں کے  
ساتھ رکھتے ہیں جیسی بلی کہ اپنے بچے کو منہ  
میں پکڑ کے لے جاتی ہی بچانے کے لئے \* خواہ  
کُتیا وہ ایسی ہی کہ مُحَبَّت سے اپنے بچے کو لئے بیٹھی  
رہتی ہی کہ اُسکے ایذا دینے کو کوئی اُسکے پاس نہیں  
آ سکتا \* خواہ ہاتھی خواہ شیر کوئی اُسکے پاس جانے  
نہیں سکتا ایسی مُحَبَّت سے خبر داری کرتی ہی \*

## ۱۶ نقل

*Natural Affection.*

ایک اور ملاپ دیکھو کہ مرغی کے چوزے کو جو  
کوئی درد یا ایذا دینے کے لئے اُسکے پاس آیا تو وہ  
اپنی آواز سے بلا کے پر اپنے پھیلا کے کس کس پیار



سے اپنے چوزے کو گرم چھاتی کے نیچے چھپاتی  
 ہی کہ کسی کی نظر نہ پڑے \* یہ سب محبت  
 بچوں کی صاف خدا کی طرف سے ہی \* لیکن افسوس  
 آدمی ایسا نہیں کرتے کہونکہ اکثر سننے اور دیکھنے  
 میں آیا ہی کہ انسان ایسے چھوٹے بچے کو اپنی کمال  
 بے دردی اور بے رحمی سے نکال گنگا یا جمنا میں  
 ڈال دیتے ہیں کہ برا سا مگر اُنکی چھوٹی چھوٹی  
 اور نرم نرم پسلی اور ہڈیوں کو تور کے نگل جاوے \*  
 اسی پڑھنے والو اور نیک نیت والو دلیس غور کرو اور  
 خوب سوچو کہ یہ بات خدا کی طرف سے ہی یا  
 شیطان کی طرف سے \*

## ۱۷ نزل

*Mother and Child.*

دیکھا چاہئے کہ کس طرح فرزند پیارا پیارا اپنی ما کی  
 طرف محبت سے دوڑتا ہی اور اُسکی ما بھی اپنی

اُلفت اور پیار سے اچھی اچھی بہت خوب کتابیں  
 ہر علم کی اُسکے پڑھنے کے لئے مول لے دیتی ہی تاکہ  
 خوب سا پڑھے اور ہنر اور عقل سیکھے اور راستی  
 میں زبردست اور دُرست ہو - تو آخر کو سبب  
 اُسکی ناموری کا ہو اور اُسکے باعث سے کوئی اچھا  
 عہدہ اور کام عہدہ ملے \*

اس مثل سے مراد یہ ہے جو کوئی چاہے کہ عزت  
 اور نیک نامی اور دنیا کا مزہ حاصل کرے لازم ہے کہ  
 اپنی کتابوں کو محنت و محبت اور غور اور کوشش  
 سے پڑھ کر یاد رکھے اور عمل کرے \*

## ۱۸ نقل

*Consequences of Stealing.*

ایک گلاب کا درخت اچھا خوبصورت اور خوشبودار  
 درختوں میں تھا کہ پھول اُسکا موجب خوشی اور  
 تعریف اپنے مالک کی ہوتا تھا \* اِتَّفَاثًا ایک شخص

بے ایمان اُس جگہ آیا اور اُس پھول کو دیکھا لالچ سے  
 دل میں تصور کیا کہ تھوڑی سی چیز چوری کے لائق  
 ہی اور چاہا اُس پھول کو چرالوں ادھر ادھر دیکھتا  
 رہا تا کہ کوئی شخص اُس سے آگاہ نہ ہو \* لیکن خدا  
 ظاہر اور پردے میں دیکھنے والا موجود ہی \* پر اُس  
 بے ایمان نے اُس پر خیال نہ کیا اور اپنا ہاتھ درختوں کے  
 اندر ڈالا اور تورا اور یہ سوچ کے جلد ہاتھ کھینچ لیا  
 ایسا نہ ہو کہ کوئی دیکھے \* اُسی گھڑی دیکھ ایسا اتفاق  
 ہوا کہ اُسکے ہاتھ میں کائنات لگا کہ سوچ گیا آخر اُلامر بڑھتے  
 بڑھتے ہاتھ سرگیا بلکہ وہ اُس تکلیف اور رنج سے بہت  
 حقیر اور دُبلا ہو گیا اُسکے کہنے کے موافق جان بچانے  
 کے لئے جراح نے اُسکا ہاتھ کاٹ ڈالا \* اسی تحصیل  
 کرنے والو نیک علموں کے گناہ بطور گلاب کے  
 اگرچہ خوش نمود ہی لیکن کانتوں کے بیچ میں ہی -  
 چاہئے کہ اپنے دل میں اُسکی طرف جانے کا قصد نہ کرو  
 اور ہاتھ اُس سے باز رکھو تا کہ تم کو اس کے مانند ایذا

اُور سزا نہ ہو کہ خُدا ہر مقام اُور ہر جگہہ میں دیکھنے والا  
موجود ہی \*

## ۱۹ نقل

*Importance of Early Culture.*

ایک صاحب نے پوچھا کہ اسی باغبان تو کِس واسطے  
یہہ درخت رسی سے کھینچ کر میخ کے ساتھ باندھتا  
ہی ؟ جواب دیا کہ صاحب میں نے اِس واسطے باندھا  
کہ کہیں خود راے نہ ہو جائے - اگر نہ باندھوں  
تو جُھک کے خراب ہو جاوے \*

اسی بات سے مجھے یاد آیا وہ جو بادشاہ سلیمان نے  
کہا کہ لڑکے کو ایسی راہ پر تربیت کرو کہ اُس میں چلنا  
مناسب ہی اُور جب بڑا ہوگا تب اُسے پھر نہ سکیگا \*  
چاہئے کہ لڑکے کو راست بازی سکھاو اُور چوری  
اُور گالی اُور خود رائی اُور ہر طرح کی بدی سے پرہیز گاری  
اُور خدا پرستی کرواؤ تا کہ جب بڑا ہو تو صاحب ہنر  
اُور معتمد تہرے \*

## ۲۰ نقل

*The Wicked like Swine.*

سوَرِوں کو دیکھو میلا اور خراب کبا کبا کھاتے پیتے  
 اور کہاں کہاں جاتے ہیں اور کس بدبو کی جگہ میں  
 آرام کرتے ہیں - اُنہوں کے دل میں فقط یہی خیال ہی  
 کہ ہمارا اور کچھ کام نہیں صرف یہ کہ کھائیں اور  
 پیویں اور سوویں - اسکے سوا کچھ نہیں جانتے ہیں \*  
 افسوس کہ اکثر آدمی صرف یہ جانتے ہیں کہ کھائیں  
 اور پیویں اور سوویں بلکہ سوَر سے خراب ہیں کہونکہ  
 بہتیرے آدمی گالی اور فحش اور ہر طرح کی بدی  
 اور گناہوں میں آلودہ ہیں \*

جب تم سوَر کی گالی کسی کے منہ سے سُنو تو تم  
 سوَر کے حال کو یاد کرو نہ چاہئے کہ آدمی مانند سوَر کے  
 ہو کہونکہ خدا نفرت کرتا ہی سب گناہوں سے - اور جیسا کہ  
 آدمی سوَر کو دور کرتا ہی اپنے صاف فرش سے ویسی ہی  
 خدا اپنی پاک بادشاہت سے بعد مرنیکے انسان گنہگار کو

دور کرتا ہی - اور اُس جگہ بھیجتا ہی جہاں شیطان کی بادشاہت ہی وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا \*

## ۲۱ نقل

*Sim a Serpent under Flowers.*

ایک عجیب حیرت کی بات ہی کہ ایک کالا سانپ زہر بھرا پھولوں میں چھپا ہوا بیٹھا تھا - ایک مسافر کے پانوں پر لپٹ گیا \* یہہ کہا خوب تشبیہ ہی اُسکی کہ گناہ جو بہت بد اور بُری چیز ہی ظاہر میں نیک نمائش کے نیچے چھپا ہوا ہی \*

یہہ مسافر نادان راہ چھوڑ کے کسی دوسرے کے باغ کے اندر بے اجازت مالک کی چلا جاتا تھا خوبصورت درختوں کے سایہ تلے رنگارنگ چمنوں میں پھولوں کے اندر سانپ چھپا بیٹھا تھا - دفعۃً جھپٹ کے اُسکو کاٹا \*

ای پڑھنے والو اُس شخص کی مصیبت کے حال کو

یاد رکھو اور کبھی ایسی جگہ نہ جاؤ اور ہرگز ایسا کام نہ کرو کہ جس میں اس طرح کا دھوکا کھاؤ اور آخر کو پچتاؤ اور تقصیر وار لائق سزا کے ہوؤ اور ظاہر ہی کہ گناہ ظاہر میں پھلواری سا ہی لیکن ساتھ اُسکے کالا سانپ بھی موجود ہی کہ جسکے کاٹنے کا منتر مشکل ہی \*

۲۲ نقل

*Fruits of Lying and Perjury.*

ملک انگلند میں ایک شہر کے بازار میں ایک پتھر پر یہ بات کھودی گئی عبرت اور یاد گاری کے طور پر - کہ روز جمعہ رات کو پچیسویں تاریخ سنہ ۱۹۵۳ یسوعی میں تین عورتیں کہ ایک کا نام اُن میں سے روتھ پیرس تھا باہم بازار میں کچھ گیہوں مول لینے گئیں وہاں جا کے گیہوں لئے اُن میں سے دو نے اپنے حصے کے روپی دئے - جب روتھ پیرس کی روپیہ دینے کی باری آئی تو اُس نے کہا کہ میں اپنے حصے کا روپیہ

دے چُکی ہوں اور صاف انکار کیا کہ میرے ذمّے میں  
 باقی نہیں ہی میں پہلے ادا کر چُکی ہوں \* بلکہ جرأت اور  
 دہشت سے کہا اگر میں نے روپی نہ دئے ہوں تو ابھی  
 گر پڑوں اور لاش ہو جاؤں \* فوراً یہ بات کہنے کے  
 ساتھ گری اور مر گئی اور فی الفور اُن حصّے کے روپیوں کا  
 نتیجہ اپنے ہاتھ میں پایا - یہ ماجرا دیکھ کے بازار کے  
 لوگ حیران اور پریشان ہو گئے \*

پہرا ہی پیارے لوگو یہ بات سچ ہی کہونکہ اگر  
 یہ بات سچ نہ ہوتی تو لوگ سر بازار پتھر پر کھود کے  
 اُسکو ہرگز نہ رکھتے \*

یہ سمجھنے کی بات ہی کہ کبھی کبھی آدمیوں کے  
 دَر کے لئے فوراً گناہ کی سزا سِر دست مل جاتی ہی  
 جیسی اُس عورت کو ملی تاکہ سب آدمی صاف  
 دریافت کریں کہ خدا فریب اور ہر طرح کے گناہ سے  
 نفرت رکھتا ہی اور اگر جلد بدلا نہیں دیوے تو آخر  
 ایک روز سزا دیوے گا \*



## ۲۳ نقل

*Good Men like useful Trees.*

ہندوستان میں ایک بڑا درخت ہی جس سے بہترے کام نکلتے ہیں - اُس کے سائے کے نیچے ہر ایک آدمی آرام پاتا ہی - اور پتے بجائے دوا کے کام آتے ہیں - اور اُسکی لت سے ناویں بنتی ہیں اور شاخوں سے مستول - اور پتے اُسکے بہت بڑے ہیں جس وقت اکتھے ہو جاتے ہیں تو اُسکی پال بنائی جاتی ہی - اور چھلکے سے رسیاں بٹی جاتی ہیں - اور ناویں جب طیار ہوویں تو اُس میں درختوں کے اچھے اچھے میوے لاتے ہیں \*

ای آدمیو اس سے معلوم کرو کہ ایک درخت سے اتنا کام نکلتا ہی - تو ایک آدمی سے بہت بہت کام ہو سکتے ہیں \* چاہئے کہ سب لوگ کوشش کریں کہ چاروں طرف فائدہ مند کاموں میں مشغول رہیں \*

## ۲۴ نقل

*Concealment of Sin impossible.*

لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک چڑیا کو پروں کے لئے  
اکثر شکار کرتے ہیں اور وہ چڑیا اسقدر دُور تپتی ہی کہ  
گھوڑے کے برابر گھوڑے کا سوار بہت مشکل سے  
پاتا ہی اور وہ ایسی بے عقل چڑیا ہی کہ جب تھوڑی  
سی گھاس میدان میں پاتی ہی اپنے سر کو اُس میں  
چھپاکے دل میں سمجھتی ہی کہ اب میں چھپ گئی  
کوئی مجھ کو نہ دیکھے گا اور باوجود اُسکے کہ سب بدن  
دکھلائی دیتا ہی \* یہ خوب تمثیل ہی گناہگاروں کے  
لئے کہ خدا صاف سب کو ظاہر میں دن رات دیکھتا ہی  
اور شریر اور بدکردار لوگ سمجھتے ہیں کہ کوئی  
نہیں دیکھتا ہی \* انسان کو چاہئے کہ جب قصد گناہ کا  
یا جھوٹہ یا فریب یا دغا بازی یا نیکی کے عوض بدی کا  
کرے یا رکھے کہ خدا حقیقت میں دیکھتا ہی \*

## ۲۵ نقل

*Great things from small ones.*

سمندر کے اندر بہت بڑا تاپو مونگے سے بنا ہوا ہی -  
 اور وہ مونگا بنایا گیا چھوٹے چھوٹے جانوروں سے کہ  
 چیونٹیاں کے برابر ہیں اور ایسے چھوٹے کہ نظر سے پوشیدہ  
 ہیں اور بدون عینک کے دکھلائی نہیں دیتے \*  
 خیال کرو کہ یہہ کہا ماجرا ہی - کہ ایسے چھوٹے  
 جانوروں سے بڑا تاپو بنتا ہی \* اس ماجرے سے ثابت  
 ہوتا ہی کہ چھوٹی سی چیز سے تھوڑی دیر میں  
 بڑی چیز پیدا ہوتی ہی \* یاد رکھو کہ تھوڑا سا گناہ  
 کہ عمل میں آتا ہی جلد بڑا گناہ بن جاتا ہی - اور  
 آدمی کے نیک نام کو خراب کرتا ہی - اور یہہ مثل  
 دنیا کے آدمی کی جانو اگرچہ عمر میں بہت بڑھا ہو  
 لیکن پل کی تعداد سے پیدا ہوتا ہی چاہئے کہ آدمی  
 ہر ایک پل میں پرہیزگاری اور نیک کام کرنے میں  
 مشغول رہے \*

## ۲۶ نقل

*Instruction to be gained from all things, even the Spider.*

عقل مند ہر ایک چیز سے نصیحت اور عقل سیکھتے  
 ہیں مکرّی سے بھی تعلیم پاتے ہیں - وہ مکرّی کس  
 صبر اور سعی سے اپنا جالا بناتی ہی \* اگر ہوا میں  
 ایک بار یا دو تین بار اّر جاوے تو پھر اُسی طور سے  
 بنانے شروع کرتی ہی جب تک کہ پورا نہ ہو \*  
 چاہئے کہ آدمی نیک کام میں اُسی طرح سے مُستعد  
 ہووے - اگر پہلی دفعہ مطلب حاصل نہ ہو تو پھر  
 شروع کرے \*

مکرّی کے جالے سے عقل مند آدمی ایک اور بات  
 کی بھی نصیحت پاتے ہیں \* بڑے بڑے لوگ اور  
 قدیم راست باز آدمی خدا کے حکم سے اُسی طور آدمی  
 کو تعلیم دیتے ہیں کہ ریاکار اور گنہگار لوگوں کی اُمید  
 موافق مکرّی کے جالے کے ہی کہ اّر جاتا ہی \* سو  
 جب تم مکرّی کے جالے کو دیکھو تو اپنے گناہ کو سمجھو

کہ ہماری اُمیدِ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے اُسی طرح سے اُر جائیگی اگر گنہگار رہینگے \*

## ۲۷ نقل

*Instruction gained from Animals.*

عقل مند آدمی بہت سی باتیں جانوروں سے سیکھتے ہیں \* دریافت کرو کہ شیر اپنی زور آوری میں کیسا مشہور ہی \* چاہئے آدمی بھی اپنے نیک کام میں مانند شیر کے ہو \* چہونٹی اپنی محنت اور مشقت سے مشہور زیادہ ہی کہ یہ اچھے وقت میں دانہ جمع کرتے ہیں تاکہ ضرورت کے وقت کام آوے \* اسی طور سے انسان کو چاہئے کہ علم اور ہنر سیکھیں اور نیک کام جمع کریں \* کتا اپنے مالک کی وفاداری میں مشہور ہی \* جو شخص اُسکو کھانا دیکے پرورش کرتا ہی اُسکے ساتھ ساتھ جاتا ہی اور محنت تمام سے حق شناسی ظاہر کرتا ہی \* ایسا ہی آدمی کو کہ ہر وقت خدا کی طرف سے پرورش

ہوتا ہی چاہئے کہ اُسکی شکر گزاری اور حق پرستی میں  
مُسْتَعِد رہے اور اُسکی راہ پر چلے \* لیکن خدا آدمی کے  
حق میں یہی بات کہتا ہی کہ بیل اپنے خاوند کو جانتا  
ہی اور گدھا اپنے مالک کے کتھوے کو پہچانتا ہی  
لیکن آدمی کچھ غور نہیں کرتا کہ خدا کی طرف سے  
کہا کہا مہر بانیاں ظاہر ہوتیں ہیں \*

## ۲۸ نقل

### *Cruelty of Cock-fighting.*

یہ دونوں مرغ آپس میں کس واسطے لڑتے ہیں ؟  
بد آدمی اُن دونوں کو مُقابلہ کرواتے ہیں اور لوہے کے  
کانتے اُنکے پنجوں میں لگاتے ہیں \* دیکھو اُنکے سر اور  
آنکھوں سے کیسا لہو جاری ہوتا ہی \* افسوس کہ آدمی  
کیسا بد کاموں کو پیار کرتا ہی اور درد اور رنج کا باعث ہوتا  
ہی اور جس وقت کانتے مرغ کی آنکھوں میں لگے جلد  
سر سے مغز تک وار پار ہووے - آخر کانپتے کانپتے مرغ کی جان

نکل جائے \* یہی شوق آدمی کی گمراہی اور گنہ گاری کی دلیل ہی - کیونکہ اگر گنہگار نہ ہوتا تو آدمی کبھی اُس بات میں کہ جسے خدا نے منع کیا اور جسے اوروں کی تکلیف ہوتی ہی خوش نہ ہوتا \* اشرف اور نجیب لوگ مرغ کی لڑائی میں سخت عیب سمجھتے ہیں اگر مرغ لڑنے والا خدا کی طرف خیال کرے تو کبھی ایسے گناہ میں داخل نہ ہووے \* تعجب ہی کہ جو لوگ خدا کا نام نہ اڑ کے وقت لیتے ہیں ایسے کام میں مشغول ہوتے ہیں - ایک چشمے سے پانی میلا اور صاف نہیں نکلتا ہی ایسی ہی ایک آدمی سے مرغ بازی اور نماز اور عبادت نہیں ہوتی ہی - جو اختیار مرغ لڑنے کو رکھتے ہیں صاف ثابت ہوتا ہی کہ عبادت میں جھوٹے ہیں \*

## ۲۹ نقل

*View of a fine Meadow.*

اُس پہاڑ کے نیچے میدان کو دیکھو کبدا خوش نما

ھی۔ اُیک دریا پیچ در پیچ۔ دریا کی چھائی پر کشتی۔  
 اور صاف پانی میں سایہ ناؤ کا دکھائی دیتا ھی۔  
 دریا کے کنارے میدانوں میں ہر قسم کی سبزیاں اور  
 کشت کاریاں اور باغ بہت خوبصورت اور پہاڑ پر بہت  
 سے درخت جمے ہوئے اور قسم قسم کے محل اور  
 گھر لوگوں کے جا بجا میدان میں زیب وزینت سے بنے  
 ہوئے۔ اور گائیں وغیرہ چراگاہ میں سبزی چرتی ہوئیں  
 خوش دل ہوتی ہیں۔ اور آوازیں چریوں کی بہت  
 خوش کانوں میں اور خوش بو پھلوں کی ہوا میں چاروں  
 طرف جاتی ھی \* ایسی خوش نما جگہ سے دل کو  
 بہت آرام اور نہایت خوشی حاصل ہوتی ھی لیکن  
 یہ سب چیزیں ناچیز ہیں جب خیال دل کا اُس  
 بادشاہت کی طرف کہ جہاں خدا رہتا ھی جاوے  
 راست بازوں کو چاہئے کہ خدا کی طرف متوجہ ہوویں  
 اور اُسی بادشاہت میں ایک جگہ خدا سے مانگیں البتہ  
 اُنکے واسطے ملیگی \*



## ۳۰ نقل

*The Boy stung by Bees in stealing their Honey.*

کہا منزے کی بات ہی - واہ واہ دیکھو دریافت  
 کرو کہ وہ لڑکا اس جلدی اور گھبراہٹ سے دڑتا ہوا  
 کپڑوں بھاگتا ہی اور اُسکے منہ پر کسی قدر چھایا ہی \*  
 یقین ہی کہ اُس نے کچھ بُرا کام اور قصور کیا ہوگا کہ گناہ  
 ہمیشہ خواہ نخواستہ اپنے بد لیکا دھیان لاتا ہی اور بے سبب  
 دل پر دھڑکا پہنچا تا ہی \* آخر معلوم ہوا کہ اُس نے شہد  
 کی مکھیوں کا چھتا شہد چرانے کے واسطے اُلت دیا  
 تھا تاکہ اچھا میتھا شہد ہاتھ آوے سو مکھیاں اُسکے  
 گرد پیش گھیرے ہیں اور چار طرف سے بلوا کئے ہیں  
 کہ بد لا اُسکے کام کا دیویں - اُس لڑکے نادان کو معلوم  
 نہ تھا کہ اگرچہ مکھی کے منہ میں شہد ہی لیکن دُم میں  
 دَنک بھی ہی - اور رنج دَنک کا شہد کے منزے سے زیادہ  
 تلخ اور کڑوا ہی (بقول شاعر) گنہہ شہد کی مکھی ہی  
 فی المثل \* کہ ہی دُم میں نیش اور منہ میں عسل \*

سمجھنے کی جگہ ہی کہ جو چیز اس طرح سے مفت  
 اور غیر واجبی ہاتھ آئی اُس سے خوشی اور چین  
 تھوڑا ملتا ہی لیکن بہت رنج بے شک ہوتا ہی - اگر  
 تم گناہ سے مزہ اور خوشی نہ اُٹھاؤ تو ندامت کا رنج کہ  
 دَنک زہردار ہی وہ بھی تمکو نہ ہوگا \* لڑکے نے نادانی  
 سے شہد کے لالہ سے چوری کا ارادہ کیا اور مکھیوں کا  
 چھتا چھیتا - پس شہد ملنا مشکل تھا لیکن دَنک کی  
 مصیبت جو سرِ دست موجود تھی سو ملی اور درد  
 دیکھا \* اسی عزیزو اس طرح جھوٹے بولنا اور چوری کرنا  
 اور کسی کو فریب دینا اور ہر طرح کے گناہ میں آلودہ  
 ہونا بے لطف ہی اور ندامت اور سیاہی لاتا ہی اور  
 خدا سے شرمندہ کرتا ہی آخر کو دَنک سے دَنک مارا  
 جائیگا \*

تمام شد

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

---

کتب و نسخ  
 جامع  
 ۱- از این کتاب که در کتابخانه  
 مجلس تبحر و تفسیر است  
 ۲- از کتابخانه  
 ۳- از کتابخانه  
 ۴- از کتابخانه  
 ۵- از کتابخانه  
 ۶- از کتابخانه  
 ۷- از کتابخانه  
 ۸- از کتابخانه  
 ۹- از کتابخانه  
 ۱۰- از کتابخانه  
 ۱۱- از کتابخانه  
 ۱۲- از کتابخانه  
 ۱۳- از کتابخانه  
 ۱۴- از کتابخانه  
 ۱۵- از کتابخانه  
 ۱۶- از کتابخانه  
 ۱۷- از کتابخانه  
 ۱۸- از کتابخانه  
 ۱۹- از کتابخانه  
 ۲۰- از کتابخانه  
 ۲۱- از کتابخانه  
 ۲۲- از کتابخانه  
 ۲۳- از کتابخانه  
 ۲۴- از کتابخانه  
 ۲۵- از کتابخانه  
 ۲۶- از کتابخانه  
 ۲۷- از کتابخانه  
 ۲۸- از کتابخانه  
 ۲۹- از کتابخانه  
 ۳۰- از کتابخانه  
 ۳۱- از کتابخانه  
 ۳۲- از کتابخانه  
 ۳۳- از کتابخانه  
 ۳۴- از کتابخانه  
 ۳۵- از کتابخانه  
 ۳۶- از کتابخانه  
 ۳۷- از کتابخانه  
 ۳۸- از کتابخانه  
 ۳۹- از کتابخانه  
 ۴۰- از کتابخانه  
 ۴۱- از کتابخانه  
 ۴۲- از کتابخانه  
 ۴۳- از کتابخانه  
 ۴۴- از کتابخانه  
 ۴۵- از کتابخانه  
 ۴۶- از کتابخانه  
 ۴۷- از کتابخانه  
 ۴۸- از کتابخانه  
 ۴۹- از کتابخانه  
 ۵۰- از کتابخانه  
 ۵۱- از کتابخانه  
 ۵۲- از کتابخانه  
 ۵۳- از کتابخانه  
 ۵۴- از کتابخانه  
 ۵۵- از کتابخانه  
 ۵۶- از کتابخانه  
 ۵۷- از کتابخانه  
 ۵۸- از کتابخانه  
 ۵۹- از کتابخانه  
 ۶۰- از کتابخانه  
 ۶۱- از کتابخانه  
 ۶۲- از کتابخانه  
 ۶۳- از کتابخانه  
 ۶۴- از کتابخانه  
 ۶۵- از کتابخانه  
 ۶۶- از کتابخانه  
 ۶۷- از کتابخانه  
 ۶۸- از کتابخانه  
 ۶۹- از کتابخانه  
 ۷۰- از کتابخانه  
 ۷۱- از کتابخانه  
 ۷۲- از کتابخانه  
 ۷۳- از کتابخانه  
 ۷۴- از کتابخانه  
 ۷۵- از کتابخانه  
 ۷۶- از کتابخانه  
 ۷۷- از کتابخانه  
 ۷۸- از کتابخانه  
 ۷۹- از کتابخانه  
 ۸۰- از کتابخانه  
 ۸۱- از کتابخانه  
 ۸۲- از کتابخانه  
 ۸۳- از کتابخانه  
 ۸۴- از کتابخانه  
 ۸۵- از کتابخانه  
 ۸۶- از کتابخانه  
 ۸۷- از کتابخانه  
 ۸۸- از کتابخانه  
 ۸۹- از کتابخانه  
 ۹۰- از کتابخانه  
 ۹۱- از کتابخانه  
 ۹۲- از کتابخانه  
 ۹۳- از کتابخانه  
 ۹۴- از کتابخانه  
 ۹۵- از کتابخانه  
 ۹۶- از کتابخانه  
 ۹۷- از کتابخانه  
 ۹۸- از کتابخانه  
 ۹۹- از کتابخانه  
 ۱۰۰- از کتابخانه













